إنّ هٰذا لهو القصص الحق (جزء ۳ رکوع ۱۴)

بیشک یہی سچی خبریں ہیں۔

الحمد للہ والمنۃ

سیرت مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

المعروف

مولود حضرت امام مہدی موعودؑ

مؤلفہ

حضرت بندگی میاں شاہ عبد الرحمنؒ ابن حضرت بندگی میاں شاہ نظامؓ

مترجم

باہتمام جمعیتہ مہدویہ دائرہ زمستانپور مشیر آباد حیدرآباد دکن

۱۳۶۸ھ

مطبوعہ

مطبع ابراہیمیہ مشین پریس حیدرآباد دکن

گلشن ہشتم چمن دوم،

حضرت بندگیمیاں شاہ عبدالرحمنؒ نے امامؑ کا یہ مولود امامؑ کے صحابہؓ کے زمانہ میں تحریر فرمایا ہے
تمام سوالید میں سب سے پہلا مولود یہی ہے جو حضور صحابہؓ سے آجتک مسلسل منقول ہوتا آرہا ہے اور صادقین
سے دست بدست پہنچا ہے۔

زمانہ حال میں بعض افراد قوم امامؑ کے مبارک حالات اور آپکے فرامین میں ایسی ہی کمی بیشی کرکے
منظر عام میں لا رہے ہیں جس طرح سے کہ یہود و نصاریٰ نے توریت اور انجیل میں کمی بیشی کر کے منظر عام میں
لایا ہے زمانہ حال کے ان ناعاقبت اندیشوں کی اس جسارت کی وجہ اصل مولود مع ترجمہ ہدیہ ناظرین کیا گیا
ہے لہذا ناظرین کا فرض اعظم ہے کہ جو بات مولود ہذا کے مضامین کے خلاف نظر آئے اسکو شیطانی وسوسہ
خیال کریں۔

از احقر دلاور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

التماس

حضرت ملک سلیمان علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ : -

فرح مبارک میں حضرت بندگمیاں شاہ نظام دریا آشامؒ کے گھر میں بچہ پیدا ہوا اسکی خبر امامؑ کو دیگئی تو امامؑ نے حضرت شاہ نظامؒ کے گھر تشریف لیجاکر بچہ کے دونو کانوں میں سنت اذان واقامت کی ادائی فرمائی اور بچہ کا نام عبد الرحمن رکھا۔ آپکی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا کو فقر وفاقہ کی وجہ دودھ نہیں تھا بدینوجہ حضرت شاہ نظامؒ نے میاں عبد الرحمنؒ کو امامؑ کے پاس لیجاکر امامؑ کے قدموں پر ڈالدیا۔ امامؑ نے اپنے پیر کا انگوٹھا آپ کے منھ میں رکھا تو جس طرح بچے ماں کا دودھ چوستے ہیں اسی طرح آپ امامؑ کا انگوٹھا چوسنے لگے اور جب سیر ہوگئے تو آپ کو گھر لے گئے۔ آپ جب کبھی زاری کرتے تو حضرت شاہ نظامؒ آپکو لیجاکر امامؑ کے قدموں پر ڈالدیتے اور جب آپ امامؑ کا انگوٹھا چوس کر سیر ہوجاتے تو پھر واپس لیجاتے ایک روز حضرت شاہ نظامؒ نے امامؑ سے عرض کیا کہ خوندکار! عبد الرحمن اپنی ماں کا دودھ نہیں پیتے حضرتؑ کے قدوم مبارک کے تبرک پر اکتفا کرتے ہیں تو امامؑ نے فرمایا کہ عبد الرحمن دودھ کیوں پیتے وہ تو نور پیتے ہیں چنانچہ اسی طرح آپ نے دوسال نور سے پرورش پائی۔ آپنے تربیت وتلقین اور کامل صحبت اپنے والد بزرگوار حضرت بندگمیاں شاہ نظامؒ سے پائی۔ امامؑ کی بیحد شفقت اور مرحمت جو آپ پر تھی تمام مہاجران مہدیؑ آپ کو مہاجر فرماتے تھے اور مہاجروں میں سویت دیتے تھے۔ آپ حافظ قرآن بھی تھے اور عربی فارسی میں کامل دستگاہ رکھتے تھے اور آپ نے مولود امام مہدی موعودؑ بہترین عبارت میں تصنیف فرمایا ہے جو گروہ پاک میں بیحد شہرت رکھتا ہے۔ آپکو حضرت خواجہ خضرؑ سے ملاقات تھی اور آپ کی عمر شریف آپکے والد بزرگوار حضرت شاہ نظامؒ کے وصال مبارک کے وقت کم وبیش تیئیس سالہ تھی (ملاحظہ ہو تاریخ سلیمانی)

ابتداء والدہ حضرت میراں علیہ السلام عفیفہ
عابدہ صالحہ زاکیہ زاہدہ مخلصہ رابعہ ساجدہ صائمہ
حنیفہ کریمہ علیمہ عظیمہ اسمہا شریفہ بی بی آمنہ قائم
شب خیز و صائم النہار و قائم اللیل بودند روزے
در شب ثلث معاملہ دیدند کہ ماہ و بروایتے
آفتاب از آسمان فرود آمدہ در گریبان پیراہن
بی بی درآمد و از آستین بیرون رفت ہر چند کہ
بالا می شد تجلی روشن و زیادہ تر می شد فی الحال
بیہوش گشتند و در جذبۂ حق مستغرق می شدند
ایں خبر بہ برادر بی بی رسید نام شاں ملک
قیام الملک کہ بسیار مرد پرہیز گار و عالمی و
عاملی و متشرع و متورع بودند آمدہ گفتند کہ
ہیچ رنجے نیست مگر ایں جذبۂ حق است بعد
از زمانے چونکہ بہوش آمدند ملک مذکور پرسیدند کہ
چہ حال بود کہ در جذبہ و سکر بودید بی بی واقعہ
حال خود یک بیک فرمودند بعد سمع ہم ملک [illegible]
معنی گفتند معلوم میشود کہ انشاء اللہ تعالیٰ در شکم
شما حق تعالیٰ خاتم الاولیاء پیدا خواہد کرد و باز
پابوسی کردہ گفتند اے خواہرم مارا وسعت کرمی

سے ۔ گریبان ۔ کنٹھ (از لغات کشوری)

آغاز کتاب ۔ حضرت مہدیؑ کی والدہ صاحب
عفت عبادت گزار نیک پاکیزہ فطرت پرہیزگار تھا
مخلصاً اللہ کی عبادت کرنیوالی اپنے وقت کی رابعہ
ساجدہ روزے رکھنے والی شر سے راستے سے الگ ہوکر
چلنے والی صاحب کرامت صاحب علم بڑے درجہ والی
جنکا اسم گرامی بی بی آمنہ ہمیشہ راتوں میں عبادت کرنیوالی
دن کو روزے رکھنے والی اور شب بھر اللہ کے ذکر میں
رہنے والی تھیں ایک روز پچھلی رات میں معاملہ دیکھا کہ چاند
اور ایک روایت سے آفتاب آسمان سے نیچے آکر بی بی کے
کرتے کے گریبان میں داخل ہوا اور آستین سے نکل گیا
جس قدر بلند ہوتا تھا تجلی روشن اور زیادہ ہوتی تھی اسی
وقت بیہوش اور جذبہ حق میں مستغرق ہوگئیں یہ خبر بی بی کے
بھائی کو پہنچی جنکا نام ملک قیام الملک تھا بہت پرہیزگار مرد
صاحب علم عمل شرع کے پابند اور پارسا تھے آکر کہا کہ کوئی رنج
نہیں ہے مگر یہ جذبہ حق ہے تھوڑی دیر کے بعد جو ہوش میں
آئیں تو ملک مذکور نے پوچھا کیا حال تھا جو جذبہ و سکر میں تھیں
تو بی بی نے اپنے حال کا پورا واقعہ بیان کیا تو ملک نے
سنکر اسکے متعلق کہا معلوم ہوتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے
شکم سے خاتم الاولیاء کو حق تعالیٰ پیدا کریگا اور پھر قدمبوس ہوکر

سیرتِ حضرت امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الذی ھدینا
لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدینا
اللہ العزیز وباللہ الحمید الذی لہ ملک
السموات والارض واللہ علی کل شیٔ
قدیر والصلوٰۃ علی حبیبہ محمد والہ
واصحابہ واولادہ واحفادہ وازواجہ
اجمعین ثم الصلوٰۃ والسلام علی تابع
الھدی محمد المھدی صاحب الزمان
وارث نبی الرحمن عالم علم الکتاب والایمان
مبین الحقیقۃ والشریعۃ والرضوان
وعلی آلہ واصحابہ واولادہ واحفادہ و
ازواجہ وعلی تابعیہ التامۃ من الناس
الی یوم الدین من الصدیقین والشھداء
والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا ذالک
الفضل من اللہ ان اللہ کان علیما حکیما۔
ذالک نتلوہ علیک من الآیات والذکر الحکیم۔
(جزو ۳، رکوع ۱۴)

ہر تعریف اللہ ہی کو زیبا ہے جو تمام جہان کا پروردگار ہے
جس نے ہم کو اس کی (صراط مستقیم کی) ہدایت کی اور اگر ہم کو اللہ بزرگ
ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت پانے والے نہ ہوتے اور شروع کرتا ہوں
سزاوار حمد اللہ کے نام سے کہ اسی کی بادشاہت ہے
آسمانوں اور زمین میں اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور درود
نازل ہو اللہ کے حبیب محمدؐ پر اور آپ کی سب آل اور
اصحاب اور اولاد اور احفاد اور ازواج پر پھر درود و
سلام نازل ہو تابع ہدی محمد مہدیؑ پر جو صاحب زماں اور
وارث نبی رحمان علم الکتاب اور علم ایمان کے عالم حقیقت
شریعت اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی کو بیان کرنیوالے
ہیں اور آپ کی آل اور اصحاب اور اولاد اور احفاد
اور ازواج پر اور قیامت تک اُن لوگوں پر جو آپ کی
پوری پوری پیروی کرنیوالے ہیں یعنے صدیقین شہداء
اور صالحین اور یہ لوگ (جنت میں پیغمبروں کے) اچھے رفیق
ہیں یہ اللہ کا فضل ہے بیشک اللہ جاننے والا حکمت والا ہے
یہ جو ہم تم کو پڑھ کر سناتے ہیں (اے محمدؐ) آیتیں اور حکمت بھرا ذکر

ولا بخلجی چوں ایں آواز بہ گوش افضل الزماں
و مرشد المکاں میاں شیخ دانیالؒ کہ ساکن بلدہ
جون پور بودند رسید و معلوم شد کہ تباں در
تنجا نہا در افتادند آں زماں در ضمیر منیر حضرت
شیخ گذشت کہ امروز مرد عزیز دریں شہر متولد
شدہ است پس شیخ مذکور در تفحص افتاد از
بعضے مردم خبر یافتند کہ میر السید عبداللہ را خدا تعالیٰ
بفضل و کرم خویش پسرے بخشیدہ است چوں
فرمودند نعم الیوم و یوم الموعود وکان تولدہ
شہیدا۔ پس میر السید عبداللہ را طلبیدہ
استفسار فرمودند کہ تولد آں طفل و ماہیت آں
اظہار فرمائید میر السید عبداللہ مضمون آں را بیان
تقریر او کردند کہ چوں آں طفل از بطن مادر خود
بیروں آمد از خون و از کثافت منزہ بود ہم دراں
شب کہ تولد آنحضرتؑ شد مصابیح جمیع البیوت
قد انطفئت۔ بسعی الناس بالتجلی والنور

مرشد دوراں میاں شیخ دانیالؒ ساکن شہر
جونپور کے کان میں جاء الحق کی آواز پہنچی اور
آپ کو معلوم ہوا کہ بت خانوں میں بت گر پڑے تو
شیخ کے روشن دل میں یہ بات آئی کہ آج کوئی مرد
عزیز اس شہر میں پیدا ہوا ہے پس شیخ مذکور اسی
کھوج میں تھے بعض اشخاص سے آپ کو خبر ملی
کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میر السید
عبداللہؒ کو لڑکا عطا کیا ہے اس کے جواب میں
شیخ نے فرمایا کہ اچھا ہے دن مہدی موعودؑ کی
ولادت کا دن اور مہدی موعودؑ کی ولادت اللہ
کے گزشتہ خلیفوں کی گواہ ہے پس شیخ نے
میر السید عبداللہؒ کو طلب کر کے فرمایا کہ اس بچہ کا حال اور اس کی
ماہیت ظاہر فرمایئے تو آپ نے فرمایا کہ وہ بچہ جب ماں کے پیٹ
سے باہر ہوا تو خون اور کثافت سے پاک و صاف تھا اور
حضرت مہدی علیہ السلام کی ولادت کی رات میں تمام
گھروں کے چراغ بجھ گئے دوڑ رہے تھے لوگ تجلی میں[1]

---

[1] حضرت مہدی علیہ السلام کی ولادت کے وقت سارے جونپور میں ایک تجلی نما روشنی پیدا ہوئی جس سے در و دیوار شجر و حجر روشن ہو گئے لوگ اس تجلی کو دیکھ کر حیرت سے ادھر ادھر دوڑ رہے تھے اور چراغ تو بجھ گئے تھے جو صبح تک روشن نہ ہو سکے یہ حضرت مہدی علیہ السلام کی ولادت کا معجزہ ہے۔

مارا بیشتر ازیں بتواغنی فاما شرط آنست کہ اظہار
نباید کرد از بیگانہ و بیگانہ۔ فی الجملہ بعد مدت چہار
ماہ گاہ گاہ در شکم خود بی بی آواز می شنیدند کہ
مہدی موعود حق است و پس از مدت معین
دریں عالم فی یوم الاثنین بعد از حضرت رسالتپناہ
کہ ہشت صد و چہل و ہفت سال انصرام گشتہ
در بلدہ جون پور کہ تعلق آں بہ ہندوستان وارد
تولد مظہر خاتم الولی اظہار یافت چنانچہ تولد مظہر
خاتم النبی علیہ السلام فی یوم الاثنین شدہ بود۔
کما قال النبی انا ولدت فی یوم الاثنین
ا ح مد - ان اجوع یوما و اشبع یوما و انا
ادعی فی یوم الاثنین و انا اموت فی یوم
الاثنین۔ آں روزیکہ حضرت میراں سید محمد
مہدی موعودؑ متولد شدند در آں روز جملہ بتاں
و دیواں کہ در بتخانہا بودند بر روے زمین برہم
افتادند پس ہاتف آواز داد کہ جاء الحق و زھق
الباطل ان الباطل کان زھوقا (جز ۱۵ رکوع ۹)
وقال النبیؐ المھدی منی الله یقفو اثری

کہا اے میری بہن تونے ہم کو اور ہماری سات کرسی بلکہ
اس سے زیادہ کو سرفراز کیا لیکن شرط یہ ہے کہ اپنے پرائے پر
ظاہر نہ کریں حاصل کلام چار ماہ کے بعد بی بی کبھی کبھی اپنے
شکم میں آواز سنتی تھیں کہ مہدی موعود حق ہے اور حمل
کی مدت معین پر پیر کے دن حضرت رسالت پناہؐ کی
ہجرت کے آٹھ سو سینتالیس سال بعد شہر جونپور میں کہ جس کا
تعلق ہندوستان سے ہے خاتم الولی علیہ السلام کے تولد
مظہر کا ظہور اس عالم میں ہوا جیسا کہ خاتم النبی علیہ السلام
کا تولد پیر کے دن ہوا چنانچہ نبی صلعم نے فرمایا کہ میں
پیر کے دن پیدا ہوا میں ایک دن بھوکا رہنے اور ایک
دن پیٹ بھر کھانے کو دوست رکھتا ہوں اور میں
بلایا جاؤنگا دوشنبہ کے دن اور میں دوشنبہ ہی کو مرونگا
حضرت میراں سید محمد مہدی موعودؑ کی پیدائش کے دن بتخانوں
میں تمام دیو اور بت زمین پر اوندھے گر پڑے
اور فرشتہ غیبی نے ندا کی کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا
بیشک باطل مٹنے والا ہی تھا۔ نبی صلعم نے فرمایا ہے
مہدی مجھ سے ہے بیشک وہ میرے قدم بقدم
چلیگا اور خطا نہیں کریگا۔ جب افضل زماں

سے۔ آیت ہذا جاء الحق و زھق الباطل الخ فرشتہ غیبی نے بلند آواز سے کہا۔

دہلی عزیز محمد رسول اللہ قدعاد بمرتبہ اخری
و مردماں در شک وارتیاب گشتی واز این و
آں اقرار نبوت برآمدی اما بندہ بتوفیق اللہ تعالیٰ
ہضم کرد زیرا چہ بندہ را حال اثقال ولایت
محمدی حق تعالیٰ بیافریدہ است باز نقل است
کہ حضرت میراںؑ فرمودند کہ میفرماید اللہ تعالیٰ
اے سید محمد خاص ذات ترا برائے حالت ولایت
حبیب من آفریدیم بداں سبب از تو بالکلیہ جملہ
آداب شریعت تمام می شود ہم ایں کرم و فضل
ماست و نیز نقلست حضرت میرانؑ علیہ السلام
فرمودہ اند کہ ہر چہ خدا تعالیٰ بہ محمدؐ داد بمن داد
و ہر چہ بمن داد بہ محمدؐ داد نہ قبل محمدؐ کس را دادہ
نہ پس بندہ کس را دادہ شود۔ فی الجملہ سید عبداللہ
گفتند کہ آں ذات مبارک چوں متولد شد ہر دو
دست مبارک بر شرمگاہ خود می نہادند چوں
بر بدن شریف جامہ پوشانیدند دستہائے خود
جدا ساختند و باز گاہے کہ جامہ از تن مبارک
دور می کنند بطور سابق دستہائے خود بر شرمگاہ
می نہند و گریۂ آں ذات فائض البرکات ہمچوں

کہ بیرو عزیز محمد رسول اللہ ہے کہ مکرر ظہور فرمایا ہے اور
لوگ شک و شبہ میں پڑجاتے اور عام و خاص نبوت کا
اقرار کرنے لگتے لیکن بندہ نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے
ہضم کیا اس لئے کہ حقتعالیٰ نے بندہ کو محمدؐ کی ولایت
کے بوجھ کو اٹھانے کے لئے پیدا کیا ہے نیز نقل ہے
حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے
سید محمد ہم نے خاص تیری ذات کو اپنے حبیب کی ولایت
کا بار اٹھانے کے لئے پیدا کیا ہے اسی لئے جملہ شریعت
کے آداب بالکلیہ تجھ سے پورے ادا کراتے ہیں یہ ہمارا
فضل و کرم ہے اور نیز نقل ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا
ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو کچھ محمدؐ کو دیا مجھ کو دیا اور جو کچھ
مجھ کو دیا محمدؐ کو دیا نہ محمدؐ کے پہلے کسی کو دیا تھا اور نہ بندہ
کے بعد کسی کو دیا جائیگا۔ حاصل کلام سید عبداللہ نے
شیخ سے کہا کہ وہ ذات مبارک جب پیدا ہوئی تو
دونوں ہاتھ اپنی شرمگاہ پر رکھے ہوئے تھے جب جسم
شریف پر کپڑے پہنانے گئے تو شرمگاہ سے اپنے
ہاتھ اٹھائے جب کبھی تن مبارک سے کپڑے نکالتے
تو پہلے کی طرح اپنے ہاتھ شرمگاہ پر رکھ لیتے اس ذات
فائض البرکات کا رونا بچوں کے رونے کی طرح

حتی السحر زیراکہ مصباح جمیع الاولیاء والمومنین
پیدا شد وافروختہ گشت مت نور الولایۃ
المحمدیۃ کما قال اللہ تعالیٰ اللہ نور
السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ
فیہا مصباح الایۃ قولہ تعالیٰ واللہ یختص
برحمتہ من یشاء (جز ۳ رکوع ۱۶) ای
بالنبوۃ والولایۃ وہما واحد فی کل زمان
ومکان بالاقوال والافعال والاحوال
از بندگیمیاں ولاور رضی نقل است کہ فرمودند بندہ
از شکم مادر بیروں شد فرمان رسید مرا کہ ھو
الاول والآخر والظاہر والباطن (جز ۲۷ رکوع ۱۷)
ودیگر فرمودند کہ حقتعالیٰ بندہ را درہماں زمانہ
چہار کتاب تعلیم کرد بلا مثال اگر بندہ توریت
خواندی مردماں تحیر وار انی للک ھذا گفتندے
کہ باز کرت دیگر موسیٰ اظہار نمودہ بندہ ہضم میکرد
واگر بندہ انجیل را خواندے مردماں گفتندے
کہ کرت دوم مسیح ابن مریم استظہار کردہ ہمیں منوال
اگر بندہ زبور خواندی گفتندے داؤد است
اگر بندہ کلام اللہ خواندی مردماں گفتندی ھذا

اور نہیں روشن ہوسے چراغ صبح تک کیونکہ ولایت
محمدیہ کے نور سے روشن کیا ہوا تمام اولیاء اور مومنین
کا چراغ پیدا ہوا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ
نور ہے آسمانوں اور زمین کا اور اس کے نور کی
مثال ایسی ہے جیسے ایک طاقچہ ہے اس میں چراغ
ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اللہ خاص کر لیتا ہے
اپنی رحمت سے جسکو چاہتا ہے اپنی رحمت سے یعنی
نبوت اور ولایت سے اور وہ دونوں خاتم نبوت
اور خاتم ولایت ہر زماں اور ہر مکاں میں تمام اقوال
افعال اور احوال میں برابر ہیں حضرت بندگیمیاں ولاور رضی
سے نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ نے فرمایا بندہ ماں کے پیٹ سے
باہر ہوتے ہی مجھکو فرمان ندا ہوا کہ وہی اول وہی آخر
وہی ظاہر وہی باطن ہے اور نیز فرمایا کہ اسی وقت بندہ
کو خود حقتعالیٰ نے چاروں کتابوں کی تعلیم دی اگر بندہ
توریت پڑھتا تو لوگ متحیر ہو کر کہتے کہ تجھکو کیونکر معلوم
ہوا اور سمجھتے کہ پھر موسیٰ کا ظہور ہوا اگر بندہ نے ہضم کیا
اور اگر بندہ انجیل پڑھتا تو لوگ کہتے کہ مسیح ابن مریم کا
ظہور مکرر ہوا ہے اسی طرح اگر بندہ زبور پڑھتا تو
کہتے کہ داؤد ہے اگر بندہ کلام اللہ پڑھتا تو کہتے

خواہد کرد و ایں باران رحمت کافۂ خلائق را شفا
ابدی از اقسام بدی مبدل خواہد ساخت یملأ
الارض قسطا و عدلا کما ملئت جورا و
ظلما بدعوت او ، و خواہد نمود بلکہ ملک عرب و
عجم چنانکہ انبیا را بود خواہد کشود اکنوں حلیۂ آنحضرتؑ
بشنوید کہ صورت و سیرت آنحضرتؑ بعینہ
ہمچوں خاتم النبیؐ بود چنانچہ آنحضرتؐ فرمود اگر
بندہ و حضرت ابراہیم خلیل اللہ و حضرت مصطفیٰؐ

تقسیم کریگا اور یہ باران رحمت تمام مخلوق کی برائیوں
کو شفا ، ابدی سے بدل دیگا حدیث شریف ہذا ۔
بھر یگا زمین کو عدل و انصاف سے جس طرح کہ جور
ظلم سے بھری گئی کا ظہور اس کی دعوت سے ہوگا
بلکہ ملک عرب عجم کے لئے جیسا کہ انبیاءؑ کا طریقہ تھا
قلوب کو کھولدیگا ۔ اب حضرت مہدیؑ کے حلیہ مبارک
کی کیفیت سنو کہ حضرت مہدیؑ کی صورت و سیرت خاتم النبیؐ
کی صورت و سیرت کی جیسی تھی چنانچہ حضرت مہدیؑ نے

سه ۔ حضرت بندگی عبد الملک سجاوندی عالم باللہ نے تحریر فرمایا ہیکہ اور منجملہ اُن کے وہ ہے جو علی ابن ہلالی کی روایت سے اور وہ اپنے باپ کی روایت سے کہا داخل ہوا میں رسول اللہؐ کے پاس اور آپ اس حالت میں تھے جس حالت میں کہ آپ کی روح مبارک قبض کیگئی پس کیا دیکھتا ہوں کہ بی بی فاطمہؓ آپ کے سرھانے ہیں اور حدیث طویل ہے اس حدیث کے آخر میں ذکر کیا گیا ہے کہ اے فاطمہ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے بھیجا حق کے ساتھ کہ اس امت کا مہدیؑ اسی سے ہے (فاطمہؓ سے ہے) جبکہ ہو جائیگی دنیا غافل اور فتنے ظاہر ہو جائیں گے اور راستے کٹ جائیں گے ایکدوسرے پر لوٹ مار کریں گے نہ بڑا چھوٹے پر رحم کریگا اور نہ چھوٹا بڑے کی عزت کریگا پس بھیجیگا اللہ ایسے وقت میں اس امت میں سے من یفتح حصون الضلالۃ و قلوبا غلفا ۔ اس شخص کو جو فتح کریگا گمراہی کے قلعوں کو اور بند دلوں کو ۔ قائم کریگا دین کو آخر زمانہ میں جیسا کہ قائم کیا میں نے اس کو اول زمانہ میں سند سے بیان کیا اس کو حافظ ابو نعیم اصفہانی نے مہدیؑ کی صفت میں ۔ پس دیکھ اے منصف نبیؐ کے قول قلوبا غلفا کو یہ قول عطف تفسیر ہے نبیؐ کے قول حصون الضلالۃ پر پس معلوم ہوا کہ مہدیؑ کھولدیگا بند دلوں کو اپنے فیض سے اور بھر دیگا دلوں کو اپنے عدل سے اور یہی معنی ہیں یملأ الارض قسطا و عدلا کما ملئت جورا و ظلما کے ۔ (ملاحظہ ہو سراج الابصار مولفہ حضرت عالم باللہ رح)

کودکان نیست بلکہ آواز آن طفل خداوند عقل جمیع
سامعان را جاذب می سازد شیخ الاسلام پرسیدند
کہ نام مبارک آن طفل صاحب فضل چہ نہادید فرمودند
کہ امشب معاملہ دیدم کہ حضرت رسالت پناہ آمدہ
فرمودند کہ این طفل را من نام خود نہادہ ام بنا بر بشارت
آنحضرتؐ نام طفل مذکور را میران سید محمد خواندم چنانچہ
رسالت پناہ فرمودند المہدی منی یکون من
بعدی اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی
واسم امہ اسم امی باز شیخ علیہ الرحمۃ پرسیدند
اصول و لون آن طفل بچہ نوع است سید عبداللہ
فرمودند کہ لون او گندم گون و روشن پیشانی و بلند
بینی و متوسط ابرو یعنی پیوستہ کما قال النبیؐ
المہدی منی اجلی الجبہۃ اقنی الانف
مقرون الحاجبین بشیخ رضوان اللہ علیہ
سید عبداللہ را مبارکباد دادہ وداع کردند اما
در وقت شیرخوارگی چندان معجزہا از وجود آنذات
موجود گشتند کہ مردمان عارفان بیقین گفتند فیہ
سر عظیم بلکہ بسیار خلائق منتظر بظہور این مستور بودند
شک نیست کہ این خزانہ غیب لاریب قسمت

ہنیں بلکہ اس صاحب عقل طفل کی آواز تمام سامعین
کو جاذب بنا دیتی ہے شیخ الاسلام نے پوچھا کہ
اس صاحب فضیل طفل کا نام کیا رکھے ہو تو فرمایا
کہ آج کی رات میں نے معاملہ دیکھا کہ حضرت رسالت پناہؐ
نے تشریف لا کر فرمایا کہ اس طفل کا نام میں نے اپنا
نام رکھا ہے پس آنحضرتؐ کی اس بشارت کی بنا
پر طفل مذکور کا نام میراں سید محمد رکھا ہوں چنانچہ
رسالت پناہؐ نے فرمایا ہیکہ مہدی مجھ سے ہے میرے بعد
ہوگا اس کا نام میرا نام اسکے باپ کا نام میرے باپ کا نام اور اس کی
ماں کا نام میری ماں کا نام ہوگا شیخ علیہ الرحمۃ نے پوچھا کہ
اس طفل کا حلیہ و رنگ کیسا ہے تو سید عبداللہ نے فرمایا
کہ وہ گندم گوں روشن پیشانی بلند بینی اور جڑے بھوں
رکھتا ہے چنانچہ نبیؐ نے فرمایا کہ مہدی مجھ سے ہو روشن پیشانی
بلند بینی اور جڑے بھوں والا ہوگا شیخ رضوان اللہ علیہ نے
سید عبداللہ کو مبارکباد دیکر رخصت فرمایا لیکن شیرخوارگی
کے زمانہ میں اس ذات کے وجود سے اتنے معجزے
ظاہر ہوئے کہ عارفین نے یقین سے کہا کہ اس طفل
میں بڑا راز ہے بلکہ بہت سے لوگ اس راز کے ظاہر
ہونے کے منتظر ہوگئے بیشک یہ طفل خزانہ غیب لاریب

نرم آواز فصیح اللسان کہ ہرگز سامع را سیری
نگردد ملیح رو حسن صورت با لطافت منکسر المزاج
کثیر البکا قلیل الضحک سراپا لطافت تمام اما
باہیبت و احتشام کلامش با حکمت در علم وافر
وہمیشہ حلم متکاثر مجلسش دلربا صحبتش باطن کشا
عقیدہ اش[1] ایمان بخش من اللہ تبسم افزوں و مروت
از حد بیروں شجاعت کامل سخاوت شامل صورت
و قامتش معتدل و نرم اما باہیبت و کرم عظمت وافر
آداب متکاثر صادق الاقوال ہمیشہ افعال قائم
الحال بر حبل المتین اما معجزہ آنکہ از ہمہ بلندان
خاستہ و نشستہ بلندی نمود کتف او از ہمہ بالا
قلیل المنام قلیل الکلام قلیل المخالطت رافع
الآثام کثیر البیان معدن مروت مخزن فتوت
غافر الذنوب ساتر العیوب قدمش مسعود دیر
خشم زود خوشنود سخن شنو حقگو حامی دین و سنت
ماحی جمیع رسم و عادت و بدعت نہ ہیچو بعضے اولیا
کہ در حسنہ و سیئہ تمیز کردند بلکہ حضرت میر علیہ السلام
فرمودند ہیچ حسنہ با ربتعالی از محبوب خود پوشیدہ

[1] عقیدہ ۔ مذہب (از لغات کشوری)

منظر مبارک کا مطالعہ باعث فرحت دل لیکن با وجود ان
خوبیوں کے کامل عظمت کیساتھ پیدا وقار شیریں سخن نرم آواز
زبان مبارک میں فصاحت ایسی سننے والا جسقدر بھی سنے
سیری نہو چہرہ بینک اور خوبصورتی نہایت کیساتھ منکسر المزاج
بہت رونے والے کم ہنسنے والے سراپا کامل نہایت لطافت لیکن ہیبت
اور دبدبہ کیساتھ کلام پاک میں حکمت بھری ہوئی جس میں بہت
زیادہ معلومات کا خزانہ اور ہمیشہ بہت بردبار آپکی
مجلس مبارک دلربا آپکی صحبت مبارک دلکشا آپکا مذہب منجانب اللہ
ایمان بخشنے والا اکثر مسکراتے مروت حد سے زیادہ کامل بہادری
سخاوت کا پہلو لی ہوئی صورت و قامت معتدل اور نرم لیکن ہیبت
وکرم کیساتھ جسمیں وافر بزرگی اور بہت آداب صادق الاقوال
ہمیشہ افعال آپکا حال قرآن شریف کے موافق لیکن معجزہ یہ کہ
تمام کھڑے اور بیٹھے ہوئے اونچوں سے اونچے نظر آتے آپکا شانہ
سب سے اونچا معلوم ہوتا کم سوتے اور کم گفتگو فرماتے کم میل جول رکھتے
آپ سے ملنے والے کے گناہ دھلجاتے قرآن شریف کا بیان کثرت
سے فرماتے مردانگی کے معدن جوانمردی کا خزانہ تھے اگر کوئی
گناہ کرتا تو اس کو فنا کر دیتے لوگوں کی عیب پوشی فرماتے آپ
جہاں تشریف لیجاتے سعادت آپکے قدموں پر لوٹتی رہتی

دریک زماں بودندے ہیچکس درمیان ما تمیز کردن
نتوانستے اکنوں بشرح بشنوید درخشندہ رو
وپیچیدہ مونہ درازونہ کوتاہ بزرگ سر کشادہ جبہہ
روشن روی ہمچوں ماہ شب چہاردہم چشماں چوں
چشمہاے بنی اسرائیل یعنی بزرگ بسا آبدار سیاہ
دیدہ وسفیدی چشم بغایت روشن اندکے مائل بہ
سرخی پیوستہ ابرو فراخ جبین دراز مژگان انبوہ
ریش سرخ عذار روشن رخسار بلند بینی متوسط
گوش درست سر وموے نہ دراز نہ کوتاہ سیاہ گردن
دراز بازو کشادہ کتف درست قبضہ دراز انگشت
بر رخسار راست خال سیاہ فراخ شانہ بر شانہ
راست مہر ولایت متوسط پشت کشادہ سینہ
سرین گاہ متوسط ساق درست قدم پہن استخواں
نرم بر اعضا عرق خوشبو مثل گلاب لعاب مانند
مشک وعنبر معطر الاعضا چنانکہ استعمال خوشبوی
کردہ باشد روشن بشرہ پیشانی تاباں روے
دافع البلاے سیارہ مشاہدہ طلعتش موجب
راحت سینہ مطالعہ منظرش مستوجب فرحت
درونہ اما با مہابت تام عظمت تمام شیریں سخن

فرمایا کہ اگر بندہ اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور محمد مصطفیٰ
ایک زمانے میں ہوتے تو کوئی شخص ہمارے درمیان تمیز
نہ کر سکتا اب حلیہ مبارک کو واضح طور پر سنو چمکدار چہرہ
گھونگر والے متوسط بال سر بڑا کشادہ پیشانی بدر سا
روشن چہرہ بنی اسرائیل کی آنکھوں کی جیسی آنکھیں یعنی
بڑی اور بہت آبدار پتلیاں کالی آنکھوں کی سفیدی
بہت روشن قدرے سرخی مائل جڑے ہوں کشادہ خوبی
کے ساتھ پلکیں لانبی گھنی داڑھی سرخ چہرہ روشن گال
بلند بینی متوسط کان سر مبارک نہایت موزوں بال
نہ لمبے نہ کوتاہ گردن سیاہ بازو مبارک لمبے لمبے کندھے کشادہ
پنجہ نہایت مضبوط انگلیاں لمبی لمبی سیدھے رخسار مبارک پر
کالی تل شانہ کشادہ سیدھے شانہ پر مہر ولایت پشت مبارک
متوسط سینہ مبارک کشادہ سرین گاہ متوسط پنڈلی مبارک
نہایت موزوں قدم مبارک فراخ استخوان مبارک نرم
اعضاء مبارک پر پسینہ کی خوشبو گلاب کی مانند لعاب دہن
مبارک مشک وعنبر کی طرح اعضاء مبارک معطر ایسے جیسا
کہ کسی نے خوشبوی کا استعمال کیا ہو روشن بشرہ پیشانی
مبارک تاباں چہرہ مبارک دیکھنے والے کی بلاؤں کا دفع کرنے والا
آپ کی طلعت مبارک کا مشاہدہ باعث راحت سینہ آپکے

دعوت او احکم الحاکمین طبیعت او ارحم الراحمین
صبح خنداں از نور روی او مشک و عنبر مقتبساں
از بوی او شاہان جہاں ہمچو گدائے کوئی او مشرق
و مغرب بستۂ یکتار موی او جمیع تاجداران باطن
بصداقت سوی او خسوف یاتی اللّٰہ بقوم
نعت گروہ او افمن کان علی بینۃ من
ربہ عین گلدستہ او قل ھٰذہ سبیلی
ادعوا الی اللّٰہ علی بصیرۃ ومن اتبعنی
وابستہ او حسبک اللّٰہ ومن اتبعک
من المومنین بشارت او جمیع اولوالالباب
اشارت گروہ او وجمیع نقبا و نجبا خوشہ چین
خرمن او و قطب و غوث درمقتدان او ابدال
و اوتاد درمعتقدان او و جمیع اولیا خواہندگان
فیض ولایت از ولایت او کہ ولایت محمد
علیہ السلام تمام است انا من نور اللّٰہ او

(دنیا ذکر کرنیوالے) آپکا سینہ اللہ کا خزانہ آپکا دل اللہ کا گھر آپکی
روح مبارک اللہ کا راز آپکا رنگ اللہ کا رنگ آپکے موی مبارک
اللہ کے بھیدوں کی کمند آپکی نسیم سحری آپکا چہرہ عین جلیہ لیراً ایکا
قد مبارک غیب کے چمنوں کا سرو بلند آپکی پیشانی آفتاب سے زیادہ روشن
آپکا محل بیشک تبارک اللّٰہ احسن الخالقین (بڑی برکت اللہ کی جو
(جزء ۱۸ رکوع ۱)
سب سے بہتر بنانیوالا) آپکی دعوت احکم الحاکمین (سب سے بڑا حاکم) آپکی
(جزء ۱۲ رکوع ۴)
طبیعت ارحم الراحمین (سب مہربانوں سے زیادہ مہربان) صبح آپکے چہرہ کے نور
(جزء ۱۳ رکوع ۱)
سے خنداں مشک و عنبر آپکی بوی مبارک سے فیض لیتے ہیں دنیا کے
بادشاہ آپکی گلی کے گدا مشرق و مغرب آپکے ایک تار موسے بندھے ہوئے
باطن کے تمام تاجدار سداقت کیساتھ آپکی طرف آتے ہیں فسوف یاتی اللّٰہ
بقوم (قریب ہے لائیگا اللہ ایک قوم کو) آپکے گروہ کی تعریف افمن کان علی
بینۃ من ربہ (کیا پس جو شخص ہو اپنے رب کی طرف سے بینہ پر ہو)
آپکے گلدستہ کا ایک خوشنما پھول قل ھٰذہ سبیلی الخ (کہدے محمد یہ
میری راہ ہے بلاتا ہوں مخلوق کو خالق کیطرف میں اور میرا قائم مقام) آپ سے
وابستہ ہے حسبک اللّٰہ ومن اتبعک الخ (اے محمد کافی ہے تیرے لئے خدا

ل۔ لاولی الالباب الذین یذکرون اللّٰہ قیاما و قعودا و علی جنوبھم۔ (بہتیری نشانیاں ہیں) عقلمندوں
کیلئے جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہوے۔ حضرت مہدیؑ سے مروی ہے آپنے فرمایا کہ مجھے اللہ کا حکم ہوا ہے کہ اولی الالباب سے مراد
فقط میری قوم ہے (ملاحظہ ہو انوار العیون مولفہ حضرت مجتبیٰ گروہ مہدیہ) اللہ تعالیٰ کے فرمان کی مراد امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ مراد اللہ کے بیان سے ظاہر ہے کہ امام کی
قوم کی صفت کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہوے اللہ کے ذکر میں لگے رہنا ہے۔

نداشت آں کدام حسنہ باشد کہ رسول خدا نہ کردہ[۲]
باشد مشتری طالبان مریخ مخالفان گلدستہ
باغ فتوت غنچہ گلہای گلزار نبوت نطق او
کلام ربانی حکم او امر سبحانی دل او گنج اسرار فرقانی
تن او حامل بار امانت رحمانی حدیث او صحت
دردمندان الفاظ او انیس غمگینان محبت او
بر کافہ خلائق دعوت او بر ترک علائق مفترض
الطاعت للجن والانس محکمۃ البیان علی من انکر
واطاع روشن وجود خطابش مہدی موعود ہمسر
وہمرتبہ محمد محمود زیرا چہ او تابع تام است وبعثت
او بر خاص وعام است شیریں سخن نرم آواز مونس
غریبان غمگسار یتیماں معز فقیراں عدیم مقابلہ
سفیہاں عیادت کنندہ مریضان سینہ
او خزائن اللہ دل او بیت اللہ روح او امر
اللہ رنگ او صبغۃ اللہ موی او کمند فتراک اللہ
بوی او نسیم سحر روی او عین حلیہ دلبر قد او
سرو سرافراز ریاض غیب جبینش روشن تر
از آفتاب لاریب محل او تبارک اللہ احسن الخالقین

آپکو غصہ بہت دیر میں آتا اور پھر بہت جلد خوش ہوجاتے معروضہ
کان لگا کر سنتے اور جو بات حق ہے وہی فرماتے دین خدا اور
سنت رسول اللہ ﷺ کی حمایت فرماتے اور تمام رسوم وعادات
و بدعتوں کو مٹاتے نہ مانند بعض اولیاء کے کہ انھوں نے
بدعت حسنہ وسیئہ میں تفریق کی بلکہ حضرت مہدی علیہ السلام نے
فرمایا کوئی حسنہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سے پوشیدہ نہ رکھا وہ
کونسا حسنہ ہے کہ جسکو رسول خدا صلعم نے نہ کیا ہو طالبان خدا کے حق
میں مشتری مخالفان دین کے حق میں مریخ آپ کی ذات مبارک جو انمردی
کے باغ کا گلدستہ گلزار نبوت کے پھولوں کا غنچہ آپکا نطق کلام ربانی
آپکا حکم حکم سبحانی آپکا دل اسرار قرآنی کا خزانہ آپکا جسم مبارک امانت
رحمانی کے بوجھ کا اٹھانے والا آپکی گفتگو دردمندان محبت کیلئے
باعث صحت آپکے الفاظ غمگینان جدائی کیلئے باعث انست
آپکی محبت تمام خلائق پر اور آپکی دعوت ترک علائق پر[۱] آپکی اطاعت
جن وانسان کے لئے فرض آپکا بیان منکروں اور مطیعوں کے لئے محکم آپکا
وجود مبارک روشن آپکا خطاب مبارک مہدی موعود ہمسر وہمرتبہ محمد محمود
کیونکہ آپ آنحضرت کے تابع تام ہیں اور آپ کی بعثت خاص عام پر ہے
آپکی بات میں شیرینی آپکی آواز میں نرمی غریبوں کے مونس یتیموں کے
غمخوار فقیروں کو عزت دینے والے احمقوں سے مقابلہ نہیں کرنیوالے بیماروں کی

۱۔ آپکی دعوت ترک علائق پر یعنے آپکی دعوت روزی حاصل کرنیکے ذریعوں کو ترک کرنے روزی دینے والے خدا پر بھروسہ کرنے پر تھی

دیده می‌شود که بر پشت مبارک او گاہے مانند مہر
در نظر می آید و اصلا بول و غایط نیافتیم اگرچہ قصد
دیدن بسیار کردیم و لیکن نمی بینیم پس در خاطر
انور شیخ گذشت کہ ایں زمانہ قریب بظہور
مہدیؑ است اکثر و اغلب ایں طفل مہدی موعودؑ
است پس سید عبد اللہ را بارک اللہ و مرحبا
فرمودند و وداع کردند دیگر در شہر جونپور در خانقاہ
شیخ مدرسہ می شد و میراں سید احمد کہ برادر کلاں
حضرت میراںؑ بودند او شاں برائے تحصیل علم بحضور
شیخ میرفتی یکروز شیخ فرمودند کہ برادر را کہ میراں سید محمد
اسم مبارک آنحضرت است ہمراہ خود بیارید پس
برادر کلاں حضرتؑ را ہمراہ خود گرفتہ بملازمت شیخ
رواں شدند چوں بقریب رسیدند نظر شاہ
دانیال بر شہنشاہ گیتی پناہ افتاد مجرد از سجادہ
خویش برخاستند و چند قدم استقبال کردہ بسیار
تعظیم و تکریم نمودہ بر سجادہ خود نشانیدند و خود
پایاں نشستہ تکلیف ضیافت آنحضرت بسیار
کردند چوں حضرت میراںؑ توجہ رخصت نمودند بہزار
تواضع و خلق چند اقدام بر زمین پائے برہنہ رفتہ

غریب صفتیں دکھائی دیتی ہیں کہ اس کی پشت مبارک
کبھی مہر کے مانند نظر آتا ہے اور ہم اس بچہ کا پیشاب اور
پاخانہ بالکل نہیں پاتے اگرچہ کہ دیکھنے کا قصد بہت کچھ
کرتے ہیں ولیکن نہیں دیکھتے ہیں۔ پس شیخ دانیالؒ کے
دل میں آیا کہ یہ زمانہ مہدیؑ کے ظہور کا ہے یقیناً یہ بچہ
مہدی موعودؑ ہے پس سید عبد اللہ کو بارک اللہ اور مرحبا
فرماکر رخصت کیا نیز شہر جونپور میں شیخ کے خانقاہ میں
لوگ پڑھتے تھے اور میراں سید احمد جو حضرت مہدیؑ کے
بڑے بھائی تھے یہ بھی تحصیل علم کے لئے شیخ کے حضور میں
جاتے تھے ان سے ایک روز شیخ نے فرمایا کہ تم اپنے بھائی
کو جنکا نام مبارک میراں سید محمد ہے اپنے ساتھ لاؤ پس
انھوں نے حضرتؑ کو اپنے ہمراہ لیکر شیخ کی طرف روانہ
ہوئے جب قریب پہنچے تو شاہ دانیال کی نظر شہنشاہ
گیتی پناہؑ پر پڑتے ہی اپنے سجادہ سے اٹھکر چند قدم
استقبال کرکے بہت تعظیم و تکریم کیا اور حضرت کو اپنے
سجادہ پر بٹھائے اور خود سجادہ کے نیچے بیٹھکر آنحضرتؑ
کی بہت تواضع فرمائی جب حضرت مہدیؑ نے رخصت کی
طرف توجہ فرمائی تو شیخ نے بہزار تواضع و اخلاق چند قدم
زمین پر برہنہ پاؤں جاکر رخصت دی اور شیخ اس قدر

قوام است دعوت او بر جمیع خلائق ذکر دوام
نیل او همیشه بر انام است و سویت او در فقراء
خاص و عام است و اتباع خاتم انبیاءؑ در وی
تمام است مهدی موعود او را نام است منکر
او را ارغام است اللهم احینی فی
هذه الطائفة و امتنی فی هذه
الطائفة و احشرنی یوم القیامة فی
هذه الطائفة بحرمة الکلمة الطیبة
و التصدیق فی الجملة تا که میرانؑ هنگام
سخن گوئی شدند اول بر زبان مبارک آنحضرتؑ
همین سخن جاری شد که مهدی موعود آمد وقت
بوقت همین گفتندے یکروز باز شیخ دانیالؒ
میران سید عبد الله پرسیدند که میران
سید محمد خوشحال اند گفتند آرے باز پرسیدند
کردار و رفتار میران سید محمد چه نوع است
سید السادات فرمودند که اقوال و افعال او
موافق شریعت مصطفی می نماید دعوت آن طفل
بر آنست که مطلق آن بر زبان آمدن امکان
ندارد و دیدن ذات صفت ہائے عجائب

اور اسکی نبیؐ جو پیرا تابع تام ہے آپکے نبیؐ بشارت ہے اعداء اولیا للنار
آپکے گروہ کی طرف اشارہ ہے تمام نقبا و شرفا آپکے خرمن کے خوشہ چین
ہیں قطب اور غوث آپکے معتقدین ہیں ابدال اور اوتاد آپکے
معتقدین ہیں اور تمام اولیاء اللہ آپکی ولایت سے (مہدیؑ
کی ولایت سے) جو محمدؐ کی تمام ولایت ہے ذرہ رسول ہیں اللہ کے نور
سے ہوں اسکا قوام ہے آپکی دعوت تمام مخلوق پر ذکر دوام کی
ہے اور آپکی سخاوت ہمیشہ تمام مخلوق پر ہے اور آپکی سویت فقیروں
میں خاص و عام ہے اور خاتم انبیاءؐ کی پیروی آپ ہی میں پوری
پوری ہے مہدی موعودؑ آپکا نام ہے اور آپکے منکر کیلئے ناک گھسنی
ہے (ذلت ہے) اے اللہ مجھے اس جماعت مہدیہ میں جلا اور اسی
جماعت میں مار اور قیامت کے دن اسی جماعت میں میرا حشر کر کلمہ طیبہ
اور تصدیق کی حرمت سے حاصل کلام سید محمد امام علیہ السلام کے بات
کرنے کا زمانہ آیا تو پہلی بات جو آپکی زبان مبارک پر آئی یہی تھی
کہ مہدی موعود آیا کبھی کبھی یہی فرماتے ایک روز شیخ دانیالؒ
نے میران سید عبد اللہ سے پوچھا کہ میران سید محمد خوشحال ہیں تو کہا
ہاں پھر پوچھا کہ میران سید محمد کی چال چلن کیسی ہے تو سید السادات
نے فرمایا کہ میران سید محمد کے اقوال و افعال مصطفیٰ کی شریعت
کے موافق نظر آتے ہیں اس بچہ کی دعوت اس بات پر ہے کہ
اسکا حال زبان پر نہیں آسکتا اور اس ذات میں عجیب

نیز خواجہ الیاس مہتر عیسیٰ و مہتر ادریس بہ زینہار
حقتعالیٰ حاضر شدہ بودند چوں وقت بسم اللہ
گویانیدن آمد شاہ مذکور التماس بہ خواجہ
می نمودند کہ خوندکار بہ زبان اسعد خود حضرتؑ
را بسم اللہ گویانند خواجہ جواب فرمودند کہ شما بسم اللہ
گویانید ایزد تعالیٰ مرا مخصوص بہ ایں کار فرستادہ
است کہ امروز حبیب من بسم اللہ میگوید تو برو آمین
بگو بنابراں شاہ دانیال بسم اللہ گویانید حضرت
خواجہ بصوت اعلیٰ آمین گفتند بعدہ حضرت میراںؑ
را در مکتب نشانند پیش شاہ مذکور کہ علما باللہ
و استاد شریعت و پیر طریقت بودند ہر وقتیکہ
حضرت میراںؑ برائے تحصیل علم در مدرسہ بیاملے
شاہ دانیال بسیار اکرام نمودہ بحضور خود بہ نشانند
برائے تعظیم آنحضرت دیگراں را نیز فرمودے سید احمد
برادر کلاں حضرت اندکے رشک بردند کہ مرا گاہی
چنیں تعظیم نمی کنند تا یک روز خواجہ خضرؑ برائے ملاقات
شاہ دانیالؒ آمدہ بودند بعد رفتن خضرؑ سید احمد
را برائے امتحان پرسیدند کہ ایں کدام کس بود جواب
دادند من نمی دانم بعدہ حضرت میراںؑ را پرسیدند

بٹھائے اور خود تخت کے نیچے بیٹھے اور نیز خواجہ الیاس
و مہتر عیسیٰ و مہتر ادریسؑ بھی اللہ کے حکم سے حاضر ہوگئے تھے
جب بسم اللہ پڑھانے کا وقت آیا شاہ مذکور نے خواجہ سے
عرض کیا کہ خوندکار اپنی زبان مبارک سے حضرتؑ کو بسم اللہ
پڑھائیں تو خواجہ نے جواب دیا کہ آپ بسم اللہ پڑھائیے کیونکہ
اللہ تعالیٰ نے مجھکو خاص اس کام کیلئے بھیجا ہے کہ آج
میرا حبیب بسم اللہ پڑھتا ہے تو جا اور آمین بول بنابراں
شاہ دانیال نے بسم اللہ پڑھائی اور حضرت خواجہ نے
بلند آواز سے آمین کہا اس کے بعد حضرت مہدیؑ کو
شاہ مذکور کے پاس جو عالم باللہ استاد شریعت اور
پیر طریقت تھے مدرسہ میں بٹھائے جس وقت کہ حضرت
مہدیؑ تحصیل علم ظاہری کیلئے مدرسہ میں آتے شاہ رح
بہت تعظیم کیساتھ اپنے پاس بٹھاتے اور دوسروں کو بھی
حضرت کی تعظیم کیلئے ہدایت فرماتے حضرتؑ کے بڑے
بھائی سید احمد کچھ رشک کرنے لگے کہ کبھی میری تعظیم ایسی
نہیں کرتے یہاں تک کہ ایک روز خواجہ خضرؑ شاہ دانیالؒ
کی ملاقات کے لئے آئے خضر کے جانے کے بعد شاہ رح نے
امتحان کے لئے سید احمد سے پوچھا کہ یہ کون صاحب تھے
جواب دیا کہ میں نہیں جانتا اسکے بعد حضرت مہدیؑ سے

آنحضرت عالیہ رجب را رخصت نمودند و چناں
شاد و مسرور گشتند گویا دیدار انور ذات موصول گشتند
چوں وقت بمکتب نشستن میرانؑ رسید چہار سال و چہار
ماہ و چہار روز بعمر مبارک حضرت شدہ میراں سید عبداللہ
تشریع ضیافت نمودہ میاں شاہ دانیال گویا رسیدند
کہ امروز مکتب میراں سید محمد است باید کہ آمدہ بزبان
مبارک خود بسم اللہ گویانند پس شیخ در حال بر مکان
سید عبداللہ آمدہ حضرت میراں را بر اورنگ کلاں
بہ نشانند و خود پایان تخت ایستادند و نیز حوالی
تخت اکثر الناس من العلماء والفقہا والصلحا
والاتقیا والعرفا والوزرا والنسا کرا ستادہ بودند
ہمدراں وقت حضرت خضرؑ قدوم فرمودند در انجماعت
کسی خضرؑ را نہ شناخت مگر حضرت میراں علیہ السلام
استادہ تعظیم کردند جملہ خاص عام را بسیا تعجب آمد کہ محبوب
خورد سالہ بکدام تعظیم کرد پس درانزماں شا دانیال
سراز مراقبہ برآوردہ دیدند کہ در جماعت جمیع الناس
عموم خضرؑ استادہ اند بعدہ بجانب حضرت خواجہ التماس
بہ نیازمندی نمودہ خواجہ و شاہ ہر دو کساں حضرت
میرانؑ را بہ نشانند و خود پایان تخت نشستند

خوش ہوئے گویا کہ ذات انور (خدا کے) دیدار کو پہنچ
جب حضرت مہدیؑ کے لئے مدرسہ میں بیٹھنے کا وقت
پہنچا آپکی عمر مبارک چار سال چار مہینے اور چار دن کی
ہوئی میرانسید عبداللہؒ نے ضیافت کا اہتمام کرکے
میاں شاہ دانیالؒ کو کہلا بھیجا کہ آج میرانسید محمدؑ کی
تسمیہ خوانی ہے لہٰذا آپ آکر اپنی زبان مبارک سے
بسم اللہ پڑھائیں پس شیخؒ نے اسی وقت سید عبداللہؒ
کے گھر آکر حضرت مہدیؑ کو بڑے تخت پر بٹھایا اور خود
تخت کے نیچے کھڑے ہوگئے اور نیز اکثر لوگ یعنی علماء
فقہا صلحا اتقیا عرفا وزرا عسا کر تخت کے اطراف
کھڑے ہوئے تھے اسی وقت حضرت خضرؑ بھی تشریف لائے
لیکن اس جماعت میں کسی نے خضرؑ کو نہ پہچانا مگر حضرت
مہدیؑ نے کھڑے ہو کر خضرؑ کو تعظیم دی تمام خاص و
عام کو بہت تعجب ہوا کہ خرد سالہ محبوب نے کس کو تعظیم
دی پس اس وقت شاہ دانیال نے مراقبہ سے سر
اٹھا کر دیکھا کہ تمام عام لوگوں کی جماعت میں خضرؑ کھڑے
ہوئے ہیں اس کے بعد نزدیک آنے کیلئے حضرت
خواجہ خضرؑ سے عاجزی سے التماس کرکے خواجہ خضرؑ
اور شاہ دانیالؒ دونوں حضرات حضرت مہدیؑ کو تخت پر

هر چند میخواهیم وحی جوئیم لیکن از علما حل مشکلات
نمی شود بحکم حضرت خواندند فی الوقت حل مشکل شده
بمراد پیوستند بلکه شیخ مذکور نیز مشکلات
خود از آنحضرتؑ صحیح میکردند بنا بران همه
علماء اتفاق کرده اسد العلماء گفتند
فی الجمله چونکه حضرت میرانؑ را در مکتب نشاندند
ازاں روز خواجه خضرؑ همیشه بروز پنجشنبه
بلا افراط و تفریط در مدرسه آمدی و چند
سوالها کردے بطریق امتحان هرگاه شاه
دانیال از جواب عاجز آمدی آنگه خواجه بحضرت
میرانؑ التماس نمودی آنحضرتؑ همه
سوالهای خواجه بیک جواب حل کردی فی الجمله
اذا اکمل اثنا عشر سنین مناسب حال یافته
خواجه خضرؑ می خواستند که حق حقدار رارساند
فلهذا با میاں شاه دانیال گفتند مسجد که
در صحرا واقع است جای درست و جوی رواں
همچوں روضهٔ جناں و ساقی محنت کشاں و
شافی روشن دلاں نقش کهو کری مسجد
حضرت میرانؑ وشما در انجا بیائید شیخ مذکور

عالموں نے کہا کہ میرانجی بہت عرصہ سے ہم بہت چاہتے
ہیں اور جستجو کرتے ہیں لیکن ہمارے مشکلات کسی عالم
سے حل نہیں ہوتے ۔ انھوں نے اپنے مشکل نکتوں کو
حضرت مہدیؑ کے حکم سے پڑھا اسی وقت وہ مشکل مسئلے
حل ہوگئے اور وہ اپنی مراد کو پہونچے ۔ بلکہ شیخ دانیالؒ
بھی اپنے مشکلات کو آنحضرتؑ سے حل کرتے تھے بنا بریں
تمام علماء نے بالاتفاق حضرت مہدیؑ کو اسد العلماء کہا
حاصل یہ کہ جس دن حضرت مہدیؑ کو مدرسہ میں بٹھلائے
اس دن سے خضرؑ ہمیشہ جمعرات کے دن بلا تفریط و
افراط مدرسہ میں آتے اور امتحان کے طور پر چند سوالات
کرتے جب شاہ دانیالؒ جواب دینے سے عاجز ہوتے
اس وقت خضرؑ حضرت مہدیؑ سے عرض کرتے اور آنحضرتؑ
خضرؑ کے تمام سوالات کو ایک جواب میں حل فرما دیتے پس
جب حضرتؑ کی عمر شریف بارہ سال ہوئی تو مناسب
حال پاکر خضرؑ نے چاہا کہ حقدار کو حق پہنچے اسی لئے میاں
شاہ دانیالؒ سے کہا کہ جو مسجد جنگل میں واقع ہے مقام
اچھا اور ندی جاری ہے جنت کے باغ کی طرح زینت
کرنے والوں کو شراب محبت پلانیوالی اور روشن دلوں
کو شفا دینے والی جس کا لقب کھو کری مسجد ہے حضرت مہدیؑ

حضرت امیر فرمودند کہ خواجہ خضرؑ بودند شاہ دانیالؒ
دل داشتگی کردہ فرمودند کہ این برادر شما مرد عظیم است
وانچہ شرف از باری الغفار کہ دارد از آن شرف
شما آگاہ نیستید انشاء اللہ آنرا معلوم خواہید کرد
از آن روز سید احمد اشرف آنحضرت واضح گشت
روز بروز تواضع وادب وخدمت زیادت میکردند
چون شاہ دانیال تعلیم قرآن شریف بہ یک رکوع
دادے حضرت میرانؑ قبل از تعلیم خود یک جزو خواندے
تا در ہفت سالگی تمام قرآن حفظ کردند بعدہ تعلیم
یک جزو دادے حضرت میرانؑ تمام کتاب واضح
با سوال وجواب مع مراد وماہیت آن بخواندے
تا کہ بہ ہنگام دوازدہ سالگی رسیدند چون وقتی در
مدرسہ پیش حضرتؑ حل مشکل ودقیقہ افتادے پس
ہمہ علمای مدرسہ دقیقہ مالا ینحل خود از آن حضرتؑ
حل کردندے نقل است کہ دو علماء
مدام تا شش ماہ در دقیقہ علوم گرفتار بودند
لیکن مشکلات حل نمی شد وکسے حل آن نمی کرد
روزے حضرت میرانؑ پرسیدند کہ برائے
چہ در تنگنا شدہ اید گفتند میرانجی مدتے شدہ کہ

پوچھا تو حضرتؑ نے فرمایا کہ خواجہ خضرؑ تھے پس شاہ دانیالؒ
نے سید احمد کو تسلی دیکر فرمایا کہ یہ تمہارا بھائی مرد عظیم ہے
اور منجانب اللہ جو کچھ شرف رکھتا ہے اس سے تم آگاہ
نہیں ہیں انشاء اللہ تعالیٰ اس سے آگاہ ہو جاوگے
اس روز سید احمد پر آنحضرتؑ کا شرف ظاہر ہوا اور روز
بروز تواضع ادب اور خدمت زیادہ کرنے لگے جب
شاہ دانیالؒ قرآن شریف کے ایک رکوع کی تعلیم دیتے
تو حضرت مہدیؑ تعلیم سے پہلے خود ایک جزو پڑھ دیتے
یہاں تک کہ سات سال کی عمر میں تمام قرآن شریف حفظ
فرمالیا اس کے بعد شاہ کسی کتاب کے ایک جزو کی تعلیم دیتے
تو حضرت مہدیؑ تمام کتاب کے سوال وجواب مع اس کی
مراد اور ماہیت کے واضح فرمادیتے۔ یہاں تک کہ آپکی
عمر شریف بارہ سال کی ہوئی۔ جب کبھی حضرت مہدیؑ
کے روبرو کسی مشکل یا کسی نکتہ کے حل کی ضرورت ہوتی
تو مدرسہ کے تمام علماء اپنے لاینحل نکتوں کو آنحضرتؑ
سے حل کرتے۔ نقل ہے کہ دو عالم مسلسل چھ مہینے علمی
نکتوں کے حل کرنے میں گرفتار تھے لیکن مشکل مسئلے حل
نہ ہو سکے اور نہ کسی عالم نے حل کیا ایک روز حضرت مہدیؑ
نے اُن سے پوچھا کہ تم کس لئے متفکر ہو۔ تو ان دونو

فرمودند پس خضرؑ از خلوت بجلوت نزد شاہ دانیالؒ
آمده گفتند که این ذات مہدی موعودؑ است
من تصدیق کردم و تلقین شدم شما ہم تصدیق
کنید و تلقین شوید پس ازاں پیش حضرتؑ
میاں شاہ دانیال مرید گشتند و میاں سید احمد
نیز تلقین شدند و قتی که حضرت رسالت پناہؐ
خضرؑ را بار امانت ولایت خویش سپردند ہماں
وقت یکی خرما با لعاب خویش تر ساختہ بہ خواجہؑ
دادہ فرمودند که این خرما با مام آخر الزماں
برسانید ہم آرند که خواجہ خضرؑ چوں حضرت میراںؑ
را بخلوت بردند بعد تفویض امانت خرمای مذکور
که بمغز سر خویش داشتہ بودند برآوردہ پیش حضرتؑ
نہادند و گفتند که ھٰذا سور النبی فَاَخذہٗ قال
نعم . باز گفتند که شمارا فرمان حقتعالیٰ برین
منوال است ہر که بخواہش و آرزوے مرید شدن
بدرگاہ شریف خدام می آید اورا ذکر خفی تلقین کنید
بعدہٗ نسبت زوجیت حضرت میراںؑ با دختر عموی خود
که نام میاں سید جلال الدین مسماۃ حضرۃ بی بی
الہدتی رضی اللہ عنہا شد این معصومہ با آنحضرت

ذکر خفی کی تلقین فرمائی پس خضرؑ نے خلوت سے باہر آکر شاہ
دانیالؒ سے کہا کہ یہ ذات مہدی موعودؑ ہے میں نے تصدیق
کی اور تربیت بھی ہوا تم بھی تصدیق کرو اور تربیت ہو جاؤ
اس کے بعد میاں شاہ دانیالؒ حضرت مہدیؑ کے حضور میں
مرید ہوئے اور میاں سید احمد بھی تربیت ہوئے جس وقت
حضرت رسالت پناہؐ نے اپنی ولایت کی امانت کا بار خضرؑ
کے حوالہ کیا اسی وقت ایک کھجور اپنے لعاب مبارک سے
تر کرکے خواجہؑ کو دیکر فرمایا کہ یہ کھجور امام آخر الزماں کو
پہنچاؤ نقل لاتے ہیں کہ خواجہ خضرؑ حضرت مہدیؑ کو خلوت میں
لیجاکر امانت حوالے کرنیکے بعد مذکورہ کھجور جو اپنے سر پر محفوظ
رکھتے تھے نکالکر حضرت مہدیؑ کے حضور میں پیش کیا اور کہا کہ
یہ نبیؐ کا پسخوردہ ہے اسکو آپ لیجئے تو امامؑ نے فرمایا کہ ہاں۔
خواجہؑ نے کہا کہ آپکو اللہ تعالیٰ کا فرمان اس طرح ہوا ہے کہ
جو شخص مرید ہونیکی آرزو اور خواہش سے آپکی درگاہ شریف
میں حاضر ہو اس کو ذکر خفی کی تلقین فرمائیں اس کے بعد
حضرت مہدیؑ کے لئے آپ کے چچا میاں سید جلال الدین کی
صاحبزادی مسماۃ حضرۃ بی بی الہدتیؓ سے زوجیت کی نسبت
قرار پائی اس معصومہ کا عقد حضرت مہدیؑ کے ساتھ ہوا
اس زمانہ میں میاں شاہ دانیالؒ حضرت مہدیؑ کو سید الاولیاء

حضرت میرانؑ را و برادر کلان میرانسید احمد را ہمراہ
گرفتہ برائے نمایش و کمالیت حضرتؑ چوں
بوعدہ گاہ رسیدند خواجہ آنجا ہم چند سوالہا با میاں
شاہ دانیال کردند او شاں ہیچ جواب
ندادند باز التماس بہ میرانؑ کردند حضرتؑ
تمامہا را بیک جواب حل فرمودند بعد از ان خواجہؒ
با حضرتؑ در خلوت نشستہ آنچہ بار امانت
جد امجد حضرت محمد مصطفیٰؐ بود بہ حضرت مہدی موعودؑ
رسانیدند و گفتند کہ ایں عطاء بار امانت است
انا عرضنا الامانۃ علی السمٰوات والارض
والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن
منہا وحملہا الانسان انہ کان ظلوماً
جہولاً (جز ۲۲ رکوع ۶) بر شما تمام دادہ شدہ است
و باز بہ نیاز عرض نمودند کہ اذن خدائے تعالیٰ
است بدیں امانت جد خود کہ محمد مصطفیٰؐ است
تلقین کنید ایں بار کہ ذکر خفی است امانت
داری عندنا بود بحضرت رسانیدہ ایم
و چیزے حامل اثقالہم را می باید بعد از ان
حضرت میرانؑ خواجہ خضرؑ را تلقین ذکر خفی

اور آپ وہاں آئے پس جب شیخ مذکور حضرت مہدیؑ کو اور
آپ کے بڑے بھائی میرانسید احمدؒ کو ہمراہ لیکر حضرت
مہدیؑ کا کمال دکھانے کیلئے وعدہ کے مقام پر (ٹھوکری
مسجد کے پاس) پہنچے خواجہؒ نے ٹھوکری مسجد کے پاس بھی
میاں شاہ دانیالؒ سے چند سوالات کئے انھوں نے کوئی
جواب نہیں دیا پھر حضرت مہدیؑ سے عرض کئے تو حضرتؑ
نے تمام سوالات کو ایک جواب میں حل فرما دیا اس کے بعد
خواجہؒ حضرت مہدیؑ کے ساتھ خلوت میں بیٹھکر حضرتؑ کے
جد امجد حضرت محمد مصطفیٰؐ کا جو کچھ بار امانت تھا حضرت مہدی
موعودؑ کو پہنچا دیا اور کہا کہ یہ بار امانت کی عطا ہے (اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ) ہم نے پیش کیا امانت کو آسمانوں اور زمین
اور پہاڑوں پر تو انھوں نے اس بات سے انکار کیا کہ
اس کو اٹھائیں اور اس سے ڈر گئے اور اس کو اٹھالیا
انسان نے بیشک وہ بڑا بیباک نادان تھا۔ آپ کو تمام
دیا گیا ہے اور پھر خواجہؒ نے عاجزی سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ
کا حکم ہے کہ آپ اپنے جد محمد مصطفیٰؐ کی اس امانت سے
لوگوں کو تلقین کریں یہ ذکر خفی کا بار ہے۔ ہمارے پاس
امانت تھا آپ کو پہنچا دیا یہ بار اٹھاکر لانے والے کو بھی
کچھ عطا ہوا اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے خواجہ خضرؑ کو

میکند الحال اگر میرانؑ بر سر ما دست کرم بہ نہند
من ہرگز مطیع بادشاہ کافر نخواہم شد فرمودند حق تعالی
دین خود را نصرت خواہد داد سلطان بہ امید نصرت
دین چند لک تنکہ زر برائے استعداد غازیان بحضور
آنحضرت حاضر کرد وگفت کہ رسولؑ برائے استعداد
غازیان قبول فرمودہ اند۔ وچند مردمان صالح برائے
خدمت آنحضرتؑ تعین نمود کہ بخدمت شریف حاضر
باشند۔ ایضاً یکروز از روح مقدس حضرت رسالت پناہ
معلوم شد کہ اقلیم گوڑ شما دادیم وسلطان مذکور را
ہم آگاہی گشت کہ فتح گوڑ است فی الحال پیش
حضرت میرانؑ آمدہ عرض رسانید کہ در معاملہ حضرت
رسالت پناہ را دیدم کہ میفرمایند کہ ترا فتح گوڑ دادہ
شدہ است و آنحضرتؑ بزبان درفشاں ودربار
گوہر نثار فرمودند کہ ما ہم معلوم شد کہ فتح گوڑ است بعد
حضرت میرانؑ وسلطان بطرف گوڑ انتقال فرمودند
درآں جا کافر غلیظ وشدید نامش دلیت رائے
بود از جا خود پیش آمدہ بقدر ہفتاد کروہ مقابلہ نمود
باسہ لک سوار جنگی کار آزمودہ وجانباختہ ہمیشہ
فتح یافتہ بجنگ آوری چناں کوشید کہ لشکر اسلام

کا ہرگز مطیع نہوں گا۔ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ حقتعالیٰ
اپنے دین کی مدد فرمائیگا۔ سلطان نے دین کی نصرت کی امید
پر چند لاکھ تنکہ زر غازیوں کی استعداد کے لئے حضرت کے
حضور پیش کئے اور کہا کہ رسولؑ نے بھی غازیوں کی استعداد
کیلئے قبول فرمایا ہے۔ اور سلطان نے چند صالح مردوں کو
آنحضرتؑ کی خدمت کیلئے مقرر کیا کہ وہ حضرتؑ کی خدمت
شریف میں حاضر رہیں نیز ایک روز حضرت رسالت پناہ
کی روح مقدس سے حضرت مہدیؑ کو معلوم ہوا کہ ہم نے
تم کو اقلیم گوڑ دیا اور سلطان مذکور کو بھی معلوم ہوا کہ گوڑ کی فتح
ہے اسی وقت حضرت مہدیؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض
کیا کہ میں نے حضرت رسالت پناہ کو معاملہ میں دیکھا فرماتے ہیں کہ تجھکو گوڑ کی
فتح دیگئی ہے اور حضرت مہدیؑ نے زبان درفشاں دربار گوہر نثار
سے فرمایا کہ ہمکو بھی معلوم ہوا ہیکہ گوڑ کی فتح ہے۔ اس کے
بعد حضرت مہدیؑ اور سلطان گوڑ کی طرف روانہ ہوئے
وہاں ناپاک اور سخت کافر جس کا نام دلیت رائے تھا۔
اپنے مقام سے ستر کوس کے فاصلہ پر آکر مقابلہ کیا تین
لاکھ تجربہ کار جنگی سوار اور جان پر کھیلنے والوں ہمیشہ فتح
پانیوالوں کے ساتھ جنگ کرنے میں ایسی کوشش کی کہ اسلام
کے لشکر کو شکست ہوئی مگر حضرت مہدیؑ تین سو تیرہ

عقد بستند دراں زماں میاں شاہ دانیال حکم
حضرتؑ را سید الاولیا میکردند روز بروز ولایت
آنحضرتؑ ظاہر میشد فی الجملہ بعد از مدتے
سلطان حسین شرقی بادشاہ آں مقام کہ بمرتبہ ولی کامل
وامیر عادل بود واز آں حضرت بسیار اخلاص و اعتقاد
می نمود چنانکہ قوت و حیات بجز ملاقات آنحضرت سید الاولیاءؑ
نور زیدی و تلقین ہم بہ آں ذات عالی درجات بود سلطان
مذکور ہرگز بجز حضرت میرانؑ آگاہی جنگ نکردی بلکہ
بغیر از معلومیت ارواح رسولؑ وقتی جنگ نکردی
ہمیں نوع ہفت جنگ کرد کہ اول آنحضرتؑ را
معلوم می شد بعدہٗ سلطان حسین را نیز آگاہی
شدے روزے سلطان بارادۂ نصیحت و وعظ
بیامد آنحضرتؑ نصیحت دینی شروع فرمودند ہم
دراں وعظ فرمودند کہ مطیع الاسلام شدن جائز
است لیکن مطیع الکفر شدن جائز نیست ازیں
نصیحت سلطان دلگیر شد زیرا کہ او مالگزار بادشاہ
کافر بود عرض رسانید کہ آنچہ حضرت فرمودند
حق است اما معذوریم کہ آں بادشاہ بتغلب
قوت و شوکت خود کافہ مسلماناں را تاخت و تاراج

فرماتے تھے اور دن بہ دن حضرت مہدیؑ کی ولایت کی
شہرت ہونے لگی حاصل یہ کہ ایک عرصہ کے بعد جونپور کا
بادشاہ سلطان حسین شرقی جو ولی کامل اور امیر عادل کے
مرتبہ میں تھا اور حضرت مہدیؑ سے بہت اخلاص و اعتقاد
رکھتا تھا یہاں تک کہ اس کی قوت و حیات آنحضرت
سید الاولیاءؑ کی ملاقات کے بغیر دشوار تھی اور اس ذات عالی
درجات سے تربیت بھی ہوا تھا اور سلطان مذکور حضرت
مہدیؑ کے بغیر کبھی کفار سے جنگ نہیں کرتا تھا بلکہ ارواح
رسولؑ سے معلومات کے بغیر جنگ نہیں کرتا تھا اسی طرح
سات بار جنگ کیا تھا اول حضرت مہدیؑ کو آنحضرتؑ
کی ارواح سے معلوم ہوتا اس کے بعد سلطان حسین کو بھی
آگاہی ہوتی ایک روز نصیحت اور وعظ سننے کے لئے آیا
تو حضرت مہدیؑ نے دینی نصیحت شروع فرمائی اور اسی
وعظ میں فرمایا کہ اسلام کے مطیع ہونا جائز ہے کافر کے
مطیع ہونا جائز نہیں اس نصیحت سے سلطان رنجیدہ
ہوا کیونکہ کہ وہ بادشاہ کا مالگزار تھا عرض کیا کہ حضرتؑ
نے جو کچھ فرمایا حق ہے لیکن ہم معذور ہیں کہ وہ بادشاہ
اپنی شوکت اور قوت کے غلبہ سے تمام مسلمانوں کو تباہ
کر دیتا ہے اگر حضرتؑ ہماری مدد فرمائیں تو بہت زیادہ اچھا

لا یلتفتون بعضهم الی بعض و لا یرجع صغیر
الی کبیر و لا یرجع کبیر الی صغیر۔ الا اولیت رائے
مذکور کہ نزدیک قلعہ رسیدہ بود باز گردیدہ
با حضرت میرانؑ مقابل شدہ شمشیر بزد برگردن
اسپ حضرتؑ بیامد و لم یقطع بعدہ حضرتؑ
تیغ از نیام کشیدہ بر تنفش زدند دو نیم شدہ
بیفتاد و بطریقیکہ دل او بیرون آمدہ بود کہ آنہم
دو نیم شدہ بود کقولہ تعالیٰ فقطع دابر القوم
الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین
(جزء ۷، رکوع ۱۱) ہمہ نقش بت کہ او پرستش آں
کردہ بود اثر آں بر دلش پیدا شدہ بود آواز
از جانش بنام آں بت برآمد چونکہ نقش
و آں آواز بحضرت معائنہ شد در عبرت
و کشایش دقیقہ بصفای باطنی کہ بجلائی
قربت حضرت صمدیت متجلی بود نصب نمودہ
شد در انحال چناں حالتے پیدا شد کہ
بر دل کافر کذب چنیں تاثیر گرفتہ پس نقشی کہ
حق است بر دل مومن چہ نوع تاثیر خواہد
گرفت فرمان حضرت صمدیت در رسید

اپنے رب کے حکم سے۔ اور حضرت مہدیؑ نے سخت کافر
کو قتل کیا اور نہیں متوجہ ہوئے انہیں کے بعض بعض
کی طرف اور نہ متوجہ ہوا چھوٹا بڑے کی طرف اور نہ
بڑا چھوٹے کی طرف مگر دلیت رائے مذکور جو قلعہ
کے قریب پہنچ چکا تھا پلٹ کر حضرت مہدیؑ کے
مقابل ہو کر شمشیر چلایا حضرتؑ کے گھوڑے کی گردن
پر آئی اور نہیں کاٹی اس کے بعد حضرتؑ نے میان سے
تیغ کھینچکر اس کے تنہڈے پر ماری دو ٹکڑے ہو کر
گرا اس طرح سے کہ اس کا دل بھی باہر آگیا تھا اور وہ بھی
دو ٹکڑے ہو گیا تھا مانند قول اللہ تعالیٰ کے پھر جڑ
کٹ گئی ظالم لوگوں کی اور ہر تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے
بت کا تمام نقش جس کی وہ پرستش کرتا تھا اس کا اثر
اس کے دل پر پیدا ہو گیا تھا۔ اور اس کی جان سے
اس بت کے نام سے آواز نکلی جب وہ نقش حضرتؑ
کو دکھائی دیا اور وہ آواز آپ نے سنی تو عبرت اور دقیقہ
کشائی کا دروازہ آپ کے باطن کی صفائی سے جو حضرت
صمدیت کے قرب کی جلا سے روشن تھا کھل گیا۔ اس
وقت آپ پر ایسی حالت طاری ہوئی کہ کافر کے دل پر
جھوٹ کا ایسا اثر ہوا تو جو نقش کہ حق ہے مومن کے دل پر

منہزم شد مگر حضرت میرانؑ با سہ صد و سیزدہ
تن بجای خود مستقیم بودند دریں اثنا سلطان چند بار
مردمانرا فرستاد کہ ما ہزیمت خوردیم حضرت ہم بیایند
فرمودند کہ انشاء اللہ تعالیٰ امروز فتح ماست باری
اندکی آہستہ باشید ہرگاہ کہ علم دولت دلیپت رائے
پیش آنحضرتؑ عنقریب رسید پس بزبان مبارک
نصر من اللہ فتح قریب خواندہ اسپہا
راندند چونکہ پیشتر شدند یکی فیل سنگلی کہ بزرگ سفید
بود بسیار کلاں و دلیر تر بدست زنجیر زر گراں بار
گرفتہ ہمہ جمعیت اعدا را شکست میداد چنانچہ
پیش حضرت میرانؑ شدہ حملہ آورد حضرت بسم اللہ
گفتہ تیر زدند کہ درمیان سر فیل غرق شدہ سوفار
می نمود پس فیل رو گردانیدہ افتاد و مرد و
حضرت میرانؑ با مردان عاشقان حق واصلان
ذات مطلق قاتلان کفار مثل کم من فئة قلیلة
غلبت فئة کثیرة باذن اللہ (جزء ۲ رکوع ۱۷)
غالب آمدند۔ ویقولون ربنا ثبت اقدامنا
وانصرنا علی القوم الکافرین فہزموہم
باذن ربہم وقتل المہدیؑ للکافرین شدید

اشخاص کے ساتھ اپنے مقام پر مستقیم تھے اس اثنا میں
سلطان نے چند بار اپنے آدمیوں کے ذریعہ کہلا بھیجا کہ
ہمکو شکست ہوئی حضرتؑ بھی تشریف لائیں مہدیؑ نے
فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ آج ہماری فتح ہے تھوڑی دیر
سکوت کرو جب دلیپت رائے کی دولت کا جھنڈا حضرت
مہدیؑ کے روبرو عنقریب پہنچا پس زبان مبارک سے
نصر من اللہ فتح قریب پڑھکر گھوڑوں کو دوڑائے
جب گھوڑے آگے بڑھے ایک ہاتھی سنگلی سفید بہت
بڑا اور زیادہ دلیر سونے کی بہت وزنی زنجیر سونڈھ
میں لیا ہوا دشمنوں کی جمعیت کو شکست دے رہا تھا
چنانچہ حضرت مہدیؑ کے سامنے آکر حملہ کیا تو حضرتؑ
نے بسم اللہ کہکر تیر چلایا یا ہاتھی کے سر میں گھس گیا
تیر کا دہن نظر آرہا تھا پس ہاتھی منہ پھیر کر گرا اور مر گیا
اور حضرت مہدیؑ عاشقان حق واصلان ذات مطلق
قاتلان کفار مردان خدا کے ساتھ آیت ہذا اکثر تھوڑی
سی جماعت غالب آگئی ہے بڑی جماعت پر اللہ کے
حکم سے۔ کے موافق کفار پر غالب آگئے۔ اور کہنے لگے
اے ہمارے پروردگار ہمکو ثابت قدم رکھ اور ہماری مدد فرما
کافروں کے مقابلہ میں پس انھوں نے ان کو شکست دی

می آرند کہ سلطان برائے نگہبانی و خدمت
آنحضرتؓ پانزدہ صد سوار تعین نمودہ بود نام اوشان
ہفت صد و نیم ہامتی و ہفت صد و نیم امتی کہ
ہمچناں در حدیث حضرت رسالت پناہؐ آمدہ
است لیکن بروایت دیگر ہمراہ آنحضرتؓ سہ صد
و سیزدہ تن عساکر بودند ہر یک تن از آں میاں
دو دو شمشیر گرفتے و در ضمیر سلطان گزشت الحق
مقدار استعداد لائق آنحضرتؓ نیست بنابراں
ہفت قصبۂ بزرگ معمور بطریق وظائف نوشتہ
بدست قاضی محمد علی نام پیش حضرت فرستاد
آنحضرتؓ بہ عتاب و زجر واپس کردند باز گردید
و پیش سلطان عرض کرد کہ حضرت میرانؓ بما مطلق
التفات نفرمودند شاید از آں دلگیر شدہ اند کہ
آں خداوند خود نہ رفتند پس سلطان ہماں دم
برخواست و بملازمت حضرت میرانؓ رفت بہ
ایں نیت کہ اگر حضرت میرانؓ تصرف پادشاہی
قبول کنند زود پیش خواہم کرد چونکہ حضرت را
دید از وجود مسعود آنحضرتؓ مقصود چیزے
نیافت بلکہ حال دیگر یافت دراں وقت

سلطان نے آنحضرتؓ کی خدمت اور نگہبانی کے لئے
پندرہ سو سوار متعین کیا تھا کہ انکا نام ساڑھے سات سو
ہیری امت کے اور ساڑھے سات سو میری امت کے
ہے اسی طرح حضرت رسالت پناہؐ کی حدیث میں آیا
ہے لیکن ایک دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؓ
کے ہمراہ تین سو تیرہ سپاہی تھے ان میں سے ہر ایک کے
ہاتھ میں دو دو شمشیریں تھیں اور سلطان کے دل میں
خیال آیا کہ جو رقم غازیوں کے سامان کیلئے آنحضرتؓ
کی خدمت میں روانہ کیگئی وہ حضرتؓ کے لائق نہیں
بنا براں سات قصبے بڑے اور آباد وظیفہ کے طور پر لکھکر
قاضی محمد علی کے ہاتھ سے حضرتؓ کے پاس بھیجا آنحضرتؓ
نے خفا ہوکر واپس فرما دیا قاضی پلٹ گیا اور سلطان سے
عرض کیا کہ حضرت مہدیؓ نے ہماری طرف بالکل توجہ نہیں
فرمائی شاید اس سے رنجیدہ ہوئے ہیں کہ آپ خود
نہیں گئے۔ پس سلطان اسی وقت اٹھا اور حضرت کی
خدمت میں اس ارادہ سے گیا کہ اگر حضرتؓ بادشاہی
تصرف قبول کرتے ہیں تو جلد پیش کر دوں چونکہ حضرتؓ
کو دیکھا تو آپ کے وجود مسعود سے کسی دنیوی چیز کا
مقصود نہ پایا بلکہ حال اور ہی پایا اس وقت سلطان نے

که اے سید محمد ترا برائے این نہ آفریدہ ایم
کہ براسپان سوار شوی و در کر و فر دنیا باشی
بلکہ ترا خالص برائے ذات خویش آفریدہ ایم
اصطنعتک لنفسی (جزء ۱۶ رکوع ۱۱) فی الجملہ
حضرت کہ براسپ سوار بودند فرود آمدند۔ چوں
ایں خبر بسلطان رسید کہ حضرت میرانؑ در
سکر جذبہ بیہوش شدہ اند بجز دخود آمدہ دید
کہ آنحضرتؐ بروئے زمین مقر فرمودہ اند دراں
حال ہر پنج اوالعزم حضرت امیرؑ را ایستادہ
کردند۔ و بصورت حال سلطان مذکور دست
مبارک گرفتہ در سکھاسن خود نشاندہ علم شاہانہ
پیش حضرت میرانؑ داشت و گفت کہ ایں فتح
حضرت میرانؑ است دراں وقت آنحضرتؑ
را چناں حال غالب آمد کہ ازیں عالم ہیچ آگاہی
نماند چنانچہ تا مدت ہفت سال ہمیں حال بود
مگر نماز و روزہ فرض ادا کردے و بجز فرض از سنت
و واجب ہیچ آگاہی نداشتی اما چند لک تنکہ زر کہ
برائے استعداد غازیاں آمدہ بود باز فرستادند و
فرمودند کہ الحال احتیاج ایں متاع ہیچ نیست

کس قدر اثر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان پہنچا کہ اے سید محمد
ہم نے تجھکو اس لئے نہیں پیدا کیا ہے کہ تو گھوڑوں پر
سوار ہو اور دنیا کے کر و فر میں رہے بلکہ ہم نے تجھکو خالص
اپنی ذات کے لئے پیدا کیا ہے۔ اصطنعتک لنفسی
حاصل کلام حضرتؑ جو گھوڑے پر سوار تھے نیچے آگئے۔
جب سلطان کو یہ خبر پہنچی کہ حضرت مہدیؑ جذبہ کے نشہ
میں بیہوش ہوگئے ہیں تو خود آکر دیکھا کہ آنحضرتؑ نے
زمین پر قرار فرمایا ہے اس وقت پانچوں **اولوالعزم**
(آدم۔ نوح۔ ابراہیم۔ موسیٰ۔ اور عیسیٰ علیہما السلام)
حضرت مہدیؑ کو کھڑے کئے اور بظاہر سلطان مذکور
نے حضرتؑ کو اپنی پالکی میں بٹھا کر شاہی علم حضرتؑ کے
روبرو رکھا اور کہا کہ یہ فتح حضرت مہدیؑ کی ہے۔
اس وقت آنحضرتؑ پر ایسا حال غالب تھا کہ آپ
اس عالم کی کوئی خبر نہیں رکھتے تھے چنانچہ سات سال
تک یہی حال رہا مگر نماز روزہ کا فرض ادا فرماتے اور
فرض کے سوائے سنت اور واجب کی بھی آگاہی نہیں
رکھتے تھے لیکن چند لاکھ تنکہ زر جو غازیوں کے سامان
کے لئے آئے تھے حضرتؑ نے واپس فرما دیا اور فرمایا کہ
اب اس پونجی کی کوئی احتیاج نہیں۔ بیان کرتے ہیں کہ

وفرمان حقتعالیٰ میشود کہ اے سید محمد از سبب آنکہ
ترا خاتم ولایت محمدی گردانیدیم فرض ادا میکنانیم
ایں منت وفضل ماست بعدہ ہمچناں بے ہوش
گشتند تا بعد مدت ہفت سال بوقت عشار
آب خواستند بی بی رضؓ بغایت سرور آب آوردند
بے ہوش یافتند بی بیؓ تا بسحر گاہ ہمچناں ایستادہ
بودند کہ حضرت بوقت صبح بشعور رسیدند فرمودند
کہ حالا آب آوردید عرض کردند کہ میرانجیؑ آب از
وقت عشار آوردہ ایستادہ ام پس فرمودند کہ
آب بیارید در حال بی بیؓ آب وضو آوردند فی الحال
پیش ازاں حضرتؑ را ہمیشہ بی بیؓ وضو می کنانیدند
در آں روز حضرت بدستِ خود وضو کردند دوگانہ
شکرانہ ادا کردہ در حق بی بیؓ بحضرت حق تعالیٰ
دعا خواستند کہ بارخدایا چنانچہ ایں زن مرا
مخصوص بہ خدمت آسودہ گردانیدہ است
ہمچناں او را نیز بقرب حضرت مقدس تو آسودہ
ومخصوص گرداں و باز فرمودند کہ از آں ما بی بی
الہدیٰ رضؓ را ثلث حصہ است بعد سبع سنین فی
بین الصحو والسکر حال آنحضرت پیوستہ صحو آں کہ

ہوتا ہے کہ اے سید محمد اس سبب سے کہ ہم نے تجھکو محمدؐ کی
ولایت کا خاتم کیا ہے فرض نماز ادا کراتے ہیں یہ ہمارا فضل
واحسان ہے یہ فرما کر اسی طرح بیہوش ہو گئے سات
سال کی مدت کے بعد عشار کے وقت آپنے پانی چاہا
بی بیؓ نے بہت خوشی سے پانی لائیں حضرتؑ کو بیہوش
پائیں اور بی بی رضؓ صبح کے وقت تک اسی طرح (پانی
کا پیالہ ہاتھ میں لئے ہوئے) کھڑی تھیں حضرتؑ نے
صبح کو ہشیار ہو کر فرمایا کہ اب پانی لائی ہو عرض کیں
میرانجی عشار کے وقت سے پانی لا کر کھڑی ہوں
پس فرمایا کہ پانی لاؤ اسی وقت بی بی رضؓ وضو کیلئے
پانی لائیں حاصل یہ کہ اس سے پہلے ہمیشہ بی بیؓ حضرتؑ
کو وضو کروائی تھیں مگر اس روز حضرتؑ نے اپنی
دانش سے وضو فرمایا اور دوگانہ شکرانہ ادا کر کے
اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں بی بی رضؓ کے حق میں دعا فرمائی کہ
یا اللہ جس طرح اس عورت نے مخصوص مجھکو خدمت سے
آرام پہنچایا اسی طرح تو اس کو اپنی بارگاہ مقدس
میں آسودہ اور مخصوص کر پھر فرمایا کہ ہماری آن سے
بی بی رضؓ کے لئے تین حصے ہیں ۔ سات سال کے بعد
آنحضرتؑ کا حال صحو اور سکر سے ملا ہوا تھا صحو وہ ہے

سلطان ایں رباعی خواند ۔ سہ

ہر کس کہ ترا یافت جاں راچہ کند

فرزند و عیال و خانماں راچہ کند

دیوانہ کنی ہر دو جہاں را بخشی

دیوانۂ تو ہر دو جہاں راچہ کند

پس ازاں بعد ماہ یا دو ماہ ساعت یا کم ازساعت
اندکے بہوش می آمدند باز بے ہوش می شدند
بعد از مدتے یک روز اندکے بہوش آمدہ بود
زوجہ حضرت میرانؑ بی بی الہدیٰ رضی درآں حال
عرض نمودند کہ میرانجی سالہا شدہ اند کہ ہیچ
قوت بہ قالب مبارک نہ رسیدہ است چہ حال
خواہد شد بعدہ حضرت میرانؑ فرمودند کہ آنچہ قوت
ارواح است ہماں قوت قالب گشت پس ہمچناں
بے ہوش گشتند تا مدت دیگر در صحو آمدند درآں وقت
نیز بی بی رضی عرض کردند کہ میرانجی چہ نوع است کہ ازیں
عالم بے ہوش می مانند و حمل و تحمل کردن نتوانند
حضرتؑ در جواب فرمودند کہ چناں پے در پے تجلی ذات
حق میشود کہ بحر عمیق اگر ازیں بحر یک قطرہ بولی کامل
یا بہ نبی مرسل دادہ شود در تمام عمر ہوش ہیچ آگاہی نماند

یہ رباعی پڑھی ۔

جو شخص تجھ کو پایا جان کو کیا کرے

عورت بچے اور سامان کو کیا کرے

تو خدا کا دیوانہ بنا کر دو نو جہاں عطا کرتا ہے

تیرا دیوانہ دو نو جہاں کو لیکر کیا کرے

اس کے بعد مہینہ دو مہینے کے عرصہ میں ایک گھنٹہ یا
اس سے کم کچھ ہوش میں آتے اور پھر بے ہوش ہوجاتے
عرصہ دراز کے بعد ایک روز ہوش میں آئے تو آپکی
بی بی حضرۃ بی بی الہدیٰ رضی نے اس وقت عرض کیں
میرانجی کئی سال گذرے کوئی غذا آپ کے جسم مبارک کو
نہ پہنچی کیا حال ہوگا اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے فرمایا
جو غذا ارواح کی ہے وہی غذا جسم کی ہوگئی یہ فرماکر پہلے
کے جیسے بیہوش ہوگئے پھر عرصہ دراز کے بعد ہوش
میں آئے اس وقت بھی بی بی رضی نے عرض کیں یہ کیسا حال
ہے جو اس عالم سے بیہوش رہتے ہیں اور برداشت
نہیں کرسکتے تو حضرتؑ نے جواب میں فرمایا کہ خدا تعالیٰ
کی ذات کی تجلی پے در پے ایسی ہوتی ہے کہ بحر عمیق
اگر اس بحر سے ایک قطرہ ولی کامل یا نبی مرسل کو دیا جائے
تو ان کو تمام عمر کچھ ہوش نہ رہے اور حق تعالیٰ کا فرمان

اما محاسنه لم یحتاج عن البیان مع ذالک
بندگیمیاں دلاورؓ را پیش حضرت صاحب الزماں
فرستاد که خدا رسانیده است قبول فرمایند
زیرا چه خاتون مذکور بسیار لائقه و عارف الوجود
و تلقین هم از آنحضرت بود دانست که ایں مرد
لائق خدمت حضرت میرانؑ است و در الحال
حضرت میرانؑ برای نماز ظهر وضو میکردند و محل
مسح سر رسیده بودند که ایشاں آمدند فرمودند که
دلاور نیست بلکه شاه دلاور است ما قبول کردیم
و خدا او را مقبول ساخته است پس بعد وضو
دوگانه تحیة الوضو ادا نموده بندگیمیاں دلاورؓ
را پیش طلبیده به ذکر خفی تلقین فرمودند و دست
راست گرفته سه بار فرمودند که مرید الله شوید
و لا الله هوں نہیں فرمودند و باز دست بالا کرده
فرمودند سه بار مکرر که مراد الله شوید و الا الله
توں ہے فرمودند از هر دو دم مبارک آنحضرتؑ
بندگیمیاں دلاورؓ را مکشوف شد از عرش تا ثری الحول
بیش دست داخر دل و ہماں وقت سا در جذبہ حق مستغرق
گشتند چنانچه بدست بر داشته در حجره نشاندند بعده

پائی تو بحروں کو پروانے کا کام ان کے ذمہ کر دیا قصہ طویل ہے
لیکن آنکھ سے دیکھی ہوئی چیز بیان کی محتاج نہیں اس کے
باوجود ضروری بیان یہ ہے کہ بندگیمیاں دلاورؓ کو صاحب الزماں
یعنی امامؑ کے حضور میں بھیجکر کہلا بھیجا کہ خدا تعالیٰ نے بھیجا ہے
قبول فرمائیں کیونکہ خاتون مذکورہ بہت لائق اور عارف
الوجود تھیں اور حضرتؑ سے تربیت بھی ہو چکی تھیں جان گئیں
کہ یہ مرد حضرت میرانؑ کی خدمت کے لائق ہے اور اس وقت
حضرتؑ نماز ظہر کے لئے وضو فرماتے تھے اور مسح سر کے محل
تک پہنچ چکے تھے میاں دلاورؓ آئے تو فرمایا دلاور نہیں ہے
بلکہ شاہ دلاورؓ ہے ہم نے قبول کیا اور خدا تعالیٰ نے بھی اسکو
مقبول بنا دیا ہے پس امامؑ نے دوگانہ تحیة الوضو ادا کر کے
بندگیمیاں شاہ دلاورؓ کو نزدیک بلا کر ذکر خفی کی تلقین فرمائی
اور سیدھا ہاتھ پکڑ کر تین بار فرمایا کہ اللہ کے مرید ہو اور
فرمایا لا الٰہ ہوں نہیں اور پھر ہاتھ اوپر کر کے تین بار مکرر فرمایا
کہ اللہ کی مراد ہو اور فرمایا الا اللہ توں ہے حضرت میرانؑ
کے ہر دو دم مبارک سے ہتھیلی میں رائی کے دانہ کی طرح
عرش سے تحت الثریٰ تک حضرت شاہ دلاورؓ پہ روشن
ہو گئے اور اسی وقت حق کے جذبہ میں مستغرق ہو گئے
چنانچہ ہاتھ سے اٹھا کر حجرہ میں بٹھا دیئے اس کے بعد

درطاعت وعبادت وسکر آں کہ از خویش و
خویشاوندان درمیان پنج سال حساب تمام
قوت آنحضرتؑ کردہ اند کہ حیات یعنی جنس
غلہ و دہن ولحم من دونہ جملہ ہفدہ سیر شدہ
نقل است از بندگیمیاں نظامؓ کہ کسے گفت درمیان
بست وسہ سال قوت حضرت مصطفیٰؐ بمقدار بست
سیر شدہ است فرمودند از آں خوندکار ما را چیزے
کمتر باشد۔ نقلست کہ بندگیمیاں دلاورؓ
خواہرزادہ دلپت رائے بودند بوقت شکست
حرب بدست کسان عساکر سلطان مذکور رسیدند
وسلطان مر خواہر خویش را برائے خدمت نامزد نہادہ
دادہ بود خواہر سلطان مسماۃ سلیم خاتون بجائے
پسر پرورش دادن گرفت اما آنحضرتؓ
بحال جذبہ مستغرق بودند و آں جذبہ از آں سبب
بود کہ در معرکہ نظر شاں بر حضرت میراںؑ افتاد
از آں نظر حلیہ مزکی ومتجلی مغروق فی السکر
جذبہ حق گشتند۔ چوں خاتون مذکورہ خرد شدند
ظاہری درمیان ایشاں یافت بحوالہ
ایشاں گوسفنداں کردہ بود قصہ دراز است

کہ اللہ کی اطاعت اور بندگی میں مشغول رہے اور سکر
وہ ہے کہ اپنی ذات اور عزیزوں سے بے خبر رہے
پانچ سال کے درمیان آنحضرتؑ کی غذا کا حساب کئے
تو اناج گھی گوشت اور دوسری چیزیں ملاکر جملہ سترہ
سیر ہوئے۔ بندگیمیاں نظامؓ سے منقول ہے کہ
کسی نے امامؑ سے کہا کہ حضرت مصطفیٰؐ کی تئیس سالہ
مدت دعوت میں آپ کی غذا کی مقدار بیس سیر ہوئی
ہے تو فرمایا کہ اس خوندکار (آنحضرتؑ کی غذا) سے
ہمارے لئے کچھ کم ہونا چاہیئے۔ نقل ہیکہ بندگیمیاں
دلاورؓ دلپت رائے کے بھانجے تھے جنگ کی شکست کے
وقت سلطان مذکور کے سپاہیوں کے ذریعہ پہنچے اور
سلطان نے اپنی بہن کو خدمت کرنے کے لئے مقرر
کیا تھا سلطان کی بہن مسماۃ سلیم خاتون اپنے بچے
کی طرح پرورش کرنے لگیں لیکن حضرت شاہ دلاورؓ
جذبہ کے حال میں مستغرق تھے اور وہ جذبہ اس سبب سے
تھا کہ میدان جنگ میں حضرت شاہ دلاورؓ کی نظر
حضرت مہدیؑ پر پڑی تھی اس پاک اور روشن نظر کے
سبب سے حق کے جذبہ کے نشہ میں مستغرق ہوگئے جب
خاتون مذکورہ نے حضرت شاہ دلاورؓ میں ظاہری دانائی

بحصیل این ہمہ مہاجران کہ طالبان حق وواصلان ذات
مطلق بودند ہمراہ رکاب سعادت روان شدند وجمع کل
نزول کثیر الناس بحضور پرنور حضرت امیر آمدہ
مرید می شدند وتارک حطام دنیا وطالب لقاء مولیٰ
شدہ ہمراہ آنحضرت روان می شدند چونکہ بہ داناپور
رسیدند دران مقام بی بی الہدتی معاملہ دیدند وآواز
غیب شنیدند کہ شوہر تو کہ سید محمد است او را مہدی موعود
وحامل اثقال ولایت محمدی وخاتم ولایت نبوی کردیم
او صاحب زمان وخلیفۂ ما ست و برا تصدیق کن انکار او
انکار ما وانکار ما انکار او وتصدیقہ فرض
علی کافۃ العالمین ـ وذاتہ رحمۃ للعالمین
است بعدہ بی بی رض آنچہ دیدہ وشنیدہ بودند
بہ عرض حضرت میرانؑ رسانیدند آنحضرتؑ جمیع احوال
واقعہ ثابت وراست داشتہ فرمودند کہ بندہ را
در جمیع اوقات فرمان میشود کہ ترا مہدی موعود
گردانیدہ ایم وقت اظہار آن تعلق برسیدن آن ست
چونکہ اجل در رسد مستظہر خواہد شد بعدہ بی بی رض
پائے بوسی حضرت کردہ عرض کردند کہ میرانجی
پیش ازین چیزے در خدمت تقصیرے کردہ باشم

جو اللہ کے طالب اور اللہ کی ذات میں واصل تھے امامؑ
کے ساتھ ہوگئے اور ہر منزل پر حضرت امامؑ کے حضور پرنور
میں لوگ بکثرت حاضر ہوکر مرید ہوتے اور دنیا کی تھوڑی
پونجی ترک کر کے اللہ کے دیدار کے طالب ہوکر آنحضرتؑ
کے ہمراہ روانہ ہوتے جب امامؑ داناپور پہونچے اس مقام میں
بی بی الہدتی رض نے معاملہ دیکھا اور غیب کی آواز سنی کہ
تیرا شوہر جو سید محمدؑ ہے اس کو ہم نے مہدی موعود اور محمدؐ کی
ولایت کا بار اٹھانے والا اور نبی کی ولایت کا خاتم کیا ہے
وہ صاحب زماں اور ہمارا خلیفہ ہے اسکی تصدیق کر اس کا
انکار میرا انکار ہے اور میرا انکار اس کا انکار ہے اور اس کی
تصدیق فرض ہے۔ تمام عالمین پر اور اس کی ذات رحمۃ
للعالمین ہے۔ اس کے بعد بی بیؓ نے جو دیکھا تھا اور
سنا تھا حضرتؑ سے عرض کیں حضرتؑ نے واقعہ کے
تمام احوال کو ثابت اور درست رکھکر فرمایا کہ بندہ کو
تمام اوقات میں فرمان خدا ہوتا ہے کہ ہم نے تجھکو
مہدی موعود کیا ہے اس کا اظہار وقت پہونچنے سے
متعلق ہے جب وقت پہنچ جائیگا ظاہر ہو جائے گا
اس کے بعد بی بیؓ نے حضرتؑ کی قدمبوسی کر کے عرض کیں
میرانجی اس سے پہلے آپ کی خدمت میں مجھ سے جو کچھ

فرمان حق تعالیٰ در رسید کہ اے سید محمد برائے ما ہجرت کن
فتح بیت الحرام برو ہماں جا دعوت تو روا خواہد داد
بناءً براں حضرت میراںؑ ہجرت کردند دراں زماں
سلطان مذکور بیامد و عرض نمود کہ ایں ہمہ مملکت
سلطنت از آنحضرت است باید کہ بر سر ایں بندہ
ہمیں جا باشند دراں وقت حضرتؑ ایں ابیات خواندند۔

الٰہی دل بجای بستہ گردد
ازاں دلبستگی جاں رستہ گردد
مبادا دل بجائی بستہ گردد
کزاں دلبستگی جاں خستہ گردد

باز سلطان التماس کرد کہ خود ہم ہمراہ شود تا از جرمِ
صغیرہ آمرزیدہ شوم حضرت میراںؑ سلطان را مژدہ
ایمان دادہ فرمودند کہ در آمدن تو باز کفار
بر اسلام غلبہ خواہند کرد و اہل اسلام را بسیار
تفرقہ واقع خواہد شد ایں نصیحت دادہ خود رواں شدند
قاضی علی محمد و میاں ابوبکر داماد حضرتؑ و میاں
سید کریم اللہ و میاں سید سلام اللہ و میاں سید غنی و
بندگی میاں ولاورؓ و میاں جمال و میاں قطب و میاں لاڈو کہ پیش امام
نماز بودند و میاں حاجی محمد و میاں شیخ بھیک و میاں طاہر و میاں

اللہ تعالیٰ کا فرمان پہنچا کہ اے سید محمد ہمارے لئے ہجرت کر
اور کعبۃ اللہ کے حج کے لئے جا وہیں (کعبۃ اللہ میں) تیری دعوت
ظاہر ہو گی بناءً براں حضرت مہدیؑ نے ہجرت فرمائی اس وقت
سلطان مذکور حاضر ہو کر عرض کیا کہ یہ تمام مملکت اور سلطنت
حضرت کی ملکیت سے ہے چاہئے کہ اسی جگہ بندہ کے سر پر
رہیں اس وقت حضرتؑ نے یہ بیتیں پڑھیں۔

یا اللہ دل ایسی جگہ بندھا رہے
کہ اس دلبستگی سے جان نجات پائے
ایسا نہ ہو کہ دل ایسی جگہ بندھا رہے
کہ اس دلبستگی سے جان تباہ ہو

پھر سلطان نے عرض کیا کہ میں بھی ہمراہ چلتا ہوں تاکہ
صغیرہ گناہوں سے بخشا جاوں حضرت مہدیؑ نے سلطان
کو ایمان کی خوشخبری دیکر فرمایا کہ تیرے آنے سے پھر کفار
اسلام پر غلبہ کریں گے اور اہل اسلام میں بہت تفرقہ
ہو گا یہ نصیحت فرما کر خود امامؑ روانہ ہوئے قاضی علی محمد
ابوبکر داماد حضرت امامؑ میاں سید کریم اللہ و میاں سید سلام اللہ
میاں سید غنی بندگی میاں ولاورؓ میاں جمال میاں قطب
میاں لاڈ پیش امام نماز میاں حاجی محمد میاں شیخ بھیک
میاں طاہر اور میاں جمیل رضی اللہ عنہم یہ تمام مہاجرین

مسعود مہدی موعودؑ کہ فی الدارین ممدوح و محمود است
کہ ہمہ مہاجراں بعد رحلت حضرت میراںؑ اتفاق
کردہ خصوصاً میانسید خوندمیرؓ آنحضرتؓ ثانی مہدیؑ
گفتندی مراد آنکہ قال اللہ تعالیٰ ثانی اثنین
اذ ہما فی الغار (جزو ۱۰ رکوع ۱۲) کسے پرسید کہ چگونہ
ثانی مہدی گویند دیگر مہدی چگونہ باشد بندگیمیاں
دلاورؓ فرمودند کہ ثانی مہدی مراد ثانی اثنین است
متصل خیمۂ حضرتؑ در ہنگام دوازدہ سالگی استادہ
بودند ہرگاہ کہ مقالات بی بیؓ و حضرت میراںؑ
بگوش ہوش صدیق ولایت اعنی میراں
سید محمودؓ رسید بجذبۂ حق بے ہوش شدہ
ماندند فی الحال حضرت میراں علیہ السلام
بفرمان خدا تعالیٰ بیروں آمدہ دیدند کہ جاذب
و مستغرق بحق گشتہ اند بکنار شریف خود گرفتہ
درون خیمہ آوردہ فرمودند کہ بی بی بہ بینید قلب
قالب وہمہ گوشت و پوست و استخواں موبموی
بھائی سید محمود الا اللہ شدہ است بعدہ از کنار خود فرود
آوردہ برزانو تکیہ کنانیدہ است دبی بی گرفتہ بر سینہ خود
نہادند و بازدست بر سینۂ میراں سید محمود داشتہ سہ بار مکرر فرمودند

امام مہدی موعود جو دونوں جہاں میں ممدوح اور محمود ہیں
حضرت مہدیؑ کے وصال مبارک کے بعد تمام مہاجرینؓ
بالاجماع اور خصوصاً میانسید خوندمیرؓ آنحضرتؓ کو ثانیٔ مہدیؑ
کہتے تھے اس مقصد سے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ دو
میں دوسرا جب دونوں غار میں تھے کسی نے پوچھا کہ ثانی
مہدی کس طرح کہتے ہیں دوسرا مہدی کیونکر ہوگا تو
بندگیمیاں شاہ دلاورؓ نے فرمایا کہ ثانی مہدی سے مراد
ثانی اثنین ہے۔ حضرت مہدیؑ کے خیمہ کے نزدیک
بارہ سال کی عمر تھی کھڑے ہوئے تھے جس وقت کہ
حضرت مہدیؑ اور بی بیؓ کی گفتگو کی آواز صدیق ولایت
یعنی میراں سید محمودؓ کے گوش ہوش میں پہنچی حق کے
جذبہ میں بے ہوش ہو کر گر گئے اسی وقت اللہ تعالیٰ کے
فرمان سے حضرت مہدیؑ نے باہر آکر دیکھا کہ جاذب اور
حق میں مستغرق ہو گئے ہیں تو اپنی گود میں لیکر خیمہ میں لاکر
فرمایا کہ بی بی دیکھو بھائی سید محمود کا دل اور جسم اور تمام
گوشت پوست استخواں اور بال بال الا اللہ ہو گیا ہے
اس کے بعد اپنی گود سے نیچے لاکر اپنے گھٹنے کا تکیہ دیکر
بی بی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سینہ پر رکھا اور پھر میراں سید محمود
کے سینہ پر ہاتھ رکھکر تین بار مکرر فرمایا کہ جو کچھ اس سینہ

تعفف فرمایند و گواه باشند که اکنون من بحضور
میرانؑ تصدیق می کنیم هر گاه که اجل خواهد رسید
اظهار خواهد شد بدانکه همچنان خدیجة الکبریٰ رضؓ اول
تصدیق نبوت حضرت رسالت پناه صلی الله
علیه وسلم کرده اند فی الجمله درا نمقام جمله مهاجران
مذکور را هم از حضرت باری تعالیٰ معلوم شد
مرشد شما که سید محمد است او را مهدی موعود
کرده ایم تصدیق او کنید چنانچه هر یگان و
دوگان آمده عرض می نمودند که میرانجیو چنین
معلوم می شود بعد از سمع حضرت می فرمودند که
آری همچنانست و همان منوال خواهد شد
تعلق بوقت رسید نسبت شما بکار خویش
مشغول باشید و این بیت بخواندی۔

قصور ہوا ہے معاف فرمائیں اور گواہ رہیں کہ ابھی
آپکے حضور میں آپ کی تصدیق کرتی ہوں جس وقت
آپکے دعوی کا وقت پہنچیگا ظاہر ہو جائیگا۔ واضح
ہو کہ جس طرح بی بی الہدیٰ رضؓ نے سب سے پہلے حضرت
مہدیؑ کی تصدیق کی اسی طرح خدیجة الکبریٰ رضؓ نے سب سے
پہلے حضرت رسالت پناہ صلعم کی نبوت کی تصدیق کی۔
حاصل کلام تمام مہاجرینؓ مذکور کو منجانب اللہ معلوم ہوا
کہ تمہارا مرشد جو سید محمد ہے ہم نے اس کو مہدی موعود
کیا ہے اس کی تصدیق کرو چنانچہ ایک ایک اور دو دو
مہاجرؓ حضرتؑ کے حضور میں آکر عرض کرتے تھے کہ میرانجیو
منجانب اللہ ایسا معلوم ہوتا ہے تو حضرتؑ سماعت فرماکر
فرماتے تھے کہ ہاں ایسا ہی ہے (تمہارے معلومات صحیح ہیں)
اور ایسا ہی ہوگا یہ بات وقت پہنچنے سے متعلق ہے تم اپنے
کام میں (ذکر خدا میں) مشغول رہو اور حضرتؑ نے یہ بیت
پڑھی۔

توقتم کار موقوف است بعجلت نمی آید
چونکہ وقت آن آید انار رسته بکشاید

کام وقت پر موقوف ہے جلدی سے نہیں ہوتا
جب کہ ایک وقت آجاتا ہے تو بند انار کھلتا ہے

اما این معامله که بی بیؓ بحضور حضرت میرانعلیه السلام
التماس کرده تصدیق نمودند همه آنرا میر السید محمود فرزند

لیکن یہ تمام معاملہ جو بی بیؓ نے حضرت مہدیؑ کے حضور
میں عرض کرکے امامؑ کی تصدیق کی یا میر السید محمود (مسعود) فرزند

را قائم مقام مہتر عیسیٰ فرمودہ بودند ازاں خواستند که
قدم پیشتر بدارند بر داشته شدند چونکه هر دو صاحبان
حسب الحکم بشهر می رفتند در اثنار راه چه می بینند
که بسیار مرد و زن فراهم شده افسوس و گریه
و غوغا میکردند میاں شیخ بھیکؓ پرسیدند چرا
چنیں اندوه و گریه می کنید گفتند که شیخ ما
بزرگ بود او را مرگ رسید میاں شیخ بھیکؓ
فرمودند که یاری می بنیم چونکه دیدند فرمودند
که ایں نه مرده است و دستش گرفته گفتند
برخیز فی الحال برخاست و زنده گشت
پس جمله خلائق سوی ایشاں متوجه گشتند
شیخ از ابتلائی ملامت خلق فرار نموده پیش
حضرت میراں علیه السلام آمدند و جمیع خلائق
در پی ایشاں می آمدند بعد ازاں حضرت میراںؑ
فرمودند که ایں جاهلاں را دور کنید که بر بنده
مخلوق بر عیب نسبت ناسزای کنند پس همه
کسا نرا دور ساختند بعده میاں بھیکؓ را
پرسیدند که چه واقعه بود عرض کردند که خوندکار
را روشن است حکم فرمودند شریعت آنست که

میاں شیخ بھیکؓ کو مہتر عیسیٰؑ کے قائم مقام فرمایا تھا۔
اس کا مقصد یہ تھا کہ مقام عیسیٰ سے بڑھ جائیں اٹھائے
گئے چونکہ میاں شیخ بھیکؓ اور میاں بھیلؓ دونوں صحابیؓ
امامؑ کے حکم سے شہر میں جارہے تھے۔ اثنار راہ میں
کیا دیکھتے ہیں کہ بہت مرد اور عورتیں جمع ہو کر افسوس
زاری اور بلوہ کرتے تھے میاں شیخ بھیکؓ نے پوچھا کہ
کس لئے اس طرح غم اور زاری کرتے ہیں تو لوگوں نے
کہا کہ ہمارا سردار بزرگ تھا اس کا انتقال ہوگیا ہے
میاں شیخ بھیکؓ نے فرمایا کہ میں بھی تو دیکھوں جوں ہی
دیکھا فرمایا کہ یہ مرا نہیں اور اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ اٹھ
اسی وقت اٹھا اور زندہ ہوگیا۔ پس تمام لوگ ان کی
طرف متوجہ ہوئے شیخؓ لوگوں کی ملامت کے بلا سے
بھاگ کر حضرت مہدیؑ کے حضور میں آئے اور تمام لوگ
ان کے پیچھے آتے تھے اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے فرمایا
کہ ان جاہلوں کو دور کرو عیب سے بھرے ہو مخلوق
بندہ پنا لائق نسبت کرتے ہیں (بندہ مخلوق کو غیر مخلوق
یعنے خدا کہتے ہیں) پس تمام لوگوں کو دور کر دیئے اس کے
بعد امامؑ نے میاں بھیکؓ سے پوچھا کہ کیا واقعہ ہے
تو عرض کیا خوندکار پر روشن ہے حکم فرمایا کہ شریعت

فرمودند کہ آنچہ اینجا ریختہ شد آنجا ریختہ شد
کما قال علیہ السلام ما صب اللہ فی
صدری صبّہ فی صدر ابی بکرؓ پس از پاس
یا دو پاس بحضور رسیدند و عرضداشتند کہ بحضور
حضرت میران تصدیق مہدیت میران میکنم
مدت معین چونکہ برسد اظہار گردد ہمان
وقت بندگی میاں دلاورؓ کہ عقب خیمہ
نیز حاضر بودند معاملہ بی بیؓ و میر السید محمودؓ
سر بسر شنیدہ بودند چونکہ حضرت میرانؑ
برائے نماز ظہر بیرون تشریف آوردند فی
الحال بندگیمیاں دلاورؓ پای بوسی کردہ گفتند
کہ میرانجی بندہ ہم تصدیق می کند چون کہ مدت
دعوت رسد حق ظاہر شود پس از نزول حضرت
میرانؑ بدانا پور مقام فرمودہ بودند و بعد از نزول
اجلال حضرتؑ در آنجا دو اصحاب خویش یکی میاں
شیخ بھیکؓ و دیگر میاں بھیلؓ ہر دو کسا را برائے
خرید و فروخت در شہر فرستادند پیش از میاں شیخ بھیکؓ

میں منجانب اللہ ڈالا گیا ہے میر السید محمود کے سینہ میں
ڈالا گیا ہے چنانچہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ نے جو
چیز میرے سینہ میں ڈالی ہے وہی چیز ابو بکرؓ کے
سینہ میں ڈالی ہے۔ بس میر السید محمودؓ پہر یا دو پہر کے
بعد ہشیار ہوئے اور عرض کیا کہ حضرت مہدیؑ کے
حضور میں حضرت مہدیؑ کی مہدیت کی تصدیق کرتا ہوں
جب دعویٔ مہدیت کی مقررہ مدت پہنچ جائیگی تو اس کا
اظہار ہو جائیگا اور اسی وقت حضرت شاہ دلاورؓ
جو خیمہ کے پیچھے حاضر تھے بی بیؓ کا معاملہ اور میر السید محمودؓ
کی پوری کیفیت سن چکے تھے حضرت مہدیؑ ظہر کی نماز
کے لئے باہر تشریف لاتے ہی شاہ دلاورؓ نے قدمبوسی
کرکے کہا کہ میرانجی بندہ بھی آپ کی تصدیق کرتا ہے
اور جب دعوت مہدیت کی مدت پہنچیگی حق ظاہر ہو جائیگا
حضرت مہدیؑ نے دانا پور تشریف لیجانے کے بعد وہاں
قیام فرمایا اور بعد قیام آپ نے اپنے دو اصحاب ایک میاں
شیخ بھیکؓ اور دوسرے میاں بھیلؓ ہر دو کو خرید فروخت
کے لئے شہر دانا پور میں روانہ فرمایا اور اس سے پہلے

لہ۔ گروہ مہدویہ میں السلام علیکم کہنا اور بزرگوں کی قدمبوسی کرنے کا عمل امامؑ کے حضور سے چلے آیا ہے اگر کوئی وہابی قدمبوسی
کے عمل کی مخالفت کرتا ہے تو وہ جانے اور اس کا رنگ مذہب۔

چنانچہ ہر روز پنج شش ہزار مردم برای اخذ فیض
وسماع دعوت حضرتؑ می آمدند واکثر کسان باعث
استماع بیان قرآن وفیض دعوت وموعظۂ حسنہ
وتاثیر سوز عظیم آنحضرتؑ مست وبیہوش ومستغرق
بجذبۂ حق میشدند ومن بعد ذالک مشائخان آنجا کہ
ہجدہ نفر بودند بتصور کسر جاہ ومرتبت خود باہجملہ
وعناد قلبی برای اخراج حضرتؑ کسان خود را
فرستادند حضرت میراں علیہ السلام فرمودند کہ
بندہ را نیز فرمان حضرت عزت شدہ است کہ
ای سید محمد پیشتر شو چنانچہ دوبارہمیں تکرار کردند
بعد ازاں بسے مردماں را فرستادہ بغلبۂ وشرارت
وشور گویانیدند کہ کی رواں خواہند شد وگرنہ
شرارت باشد بعدہ حضرت میراںؑ بامر اللہ ایستادہ
شدہ فرمودند کہ انشاءاللہ تعالیٰ بہ بینید کہ کدام
کس شرارت خواہد شد پس آنحضرتؑ در شب
بمقدار میل منزل فرمودند ودو کساں از یاران
حضرتؑ کہ جامہا خود بگازر دادہ در شہر ماندہ بودند
وصبح بملازمت حضرت عالیہ رحمت حاضر شدند
حضرتؑ پرسیدند کہ روشنائی د آتش

چنانچہ ہر روز پانچ چھ ہزار اشخاص امامؑ کی دعوت سننے
اور فیض حاصل کرنے کے لئے آتے تھے اور اکثر لوگ قرآن
کے بیان کو سننے دعوت کے فیض نیک نصیحتوں اور
آنحضرتؑ کے پرسوز و بزرگ کی تاثیر سے حق کے جذبہ
میں مستغرق اور مست ہوجاتے تھے اس کے بعد شہر ٹھٹہ
کے مشائخین جو اٹھارہ نفر تھے اپنے دبدبے اور مرتبے
کے گھٹنے اور دلی عداوت اور حسد سے حضرت مہدیؑ
کو شہر سے نکال دینے کے لئے اپنے لوگوں کو روانہ کئے
حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ بندہ کو بھی اللہ تعالیٰ کا فرمان
ہوا ہے کہ اے سید محمد آگے جا چنانچہ ان لوگوں نے
اسی طرح دوبار حضرتؑ سے تکرار کی اس کے بعد مشائخوں
نے بہت سے لوگوں کو بھیجکر غلبہ شرارت اور شور سے
کہلایا کہ کب روانہ ہوں گے ورنہ شرارت ہوگی اس کے
بعد حضرت مہدیؑ نے اللہ کے حکم سے کھڑے ہو کر فرمایا
کہ انشاءاللہ تعالیٰ دیکھو کہ شرارت کس کے ساتھ ہوگی
پس آنحضرتؑ نے رات میں شہر سے ایک میل کے
فاصلہ پر قیام فرمایا حضرتؑ کے صحابہؓ میں سے دو اصحابؓ
اپنے کپڑے دھوبی کو ڈالنے کی وجہ سے شہر میں ٹھیر گئے
تھے صبح کو حضرتؑ کی خدمت عالیہ رحمت میں حاضر ہوئے

بگویند بعده من وعن قصه فرمودند حضرت فرمودند
که هر آئینه افضاحی خویش کردید پس بسیار
متفکر شده نیت صوم ثلاث الیوم داشته
قائم اللیل والنهار شده با امید اجابت دعوت
عرض می داشتند که ای بار خدایا تابعان
مرا در بلای کرامت مبتلا مگردان بعد از سه
شبانروز فرمان حقتعالیٰ در رسید که بواسطه
تو تابعان ترا ازیں بلای کرامت رہانیدیم
و من قبلک ہیچکس از امتان انبیاء و اولیاء رحم
را ازیں بلا نرہانیدیم که نہایت کہتر مقام بلای
کرامت است. پس بندگیمیاں ولاور رضی اللہ عنہ را تا
باعث غلبهٔ جذبهٔ حق وتجلای ذات مطلق که قدم
بر زمین نہادن نمی توانستند مسجد یکه متولی
آں دراج نام داشت گذاشته خود حسب
فرمان حقتعالیٰ رواں شدند چونکه بشهر
چندیری رونق افروز شدند دراں مقام
بسیار اظہار و شہرت گشت که چنیں ولی
کامل ومکمل و متوکل و مبین الحقیقت
والشریعت بعد از خاتم النبی ہیچ کرام نیامده

وہ ہے کہ تم اپنی زبان سے کہو اس کے بعد شیخ رضی نے
مفصل قصہ بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ تم نے بالفرض
اپنی رسوائی کی پس امام نے بہت متفکر ہو کر تین دن کے
روزے کی نیت کر کے رات دن عبادت میں مشغول رہکر
دعا کی قبولیت کی امید پہ عرض کیا کہ اے بار خدایا میری
پیروی کرنے والوں کو کرامت کی بلا میں مبتلا مت کر
تین دن تین رات کے بعد حقتعالیٰ کا فرمان پہنچا کہ تمہارے
تیرے واسطے سے تیرے تابعین کو اس کرامت کی بلا
سے رہا کیا اور تجھ سے پہلے ہم نے انبیاء اور اولیاء کی
امتوں میں کسی کو اس کرامت کی بلا سے رہا نہیں کیا
کرامت کی بلا کا مقام نہایت چھوٹا مقام ہے۔ پس
بندگیمیاں دلاور کو دانا پور میں حق کے جذبہ کے غلبہ
اور ذات مطلق یعنی خدا تعالیٰ کی تجلی کے باعث کہ
قدم زمین پر نہیں رکھ سکتے تھے اس مسجد میں جس کے
متولی کا نام دراج تھا چھوڑ کر خود امام علیہ السلام
حقتعالیٰ کے فرمان سے روانہ ہوئے اور شہر چندیری
میں رونق افروز ہوئے وہاں بہت مشہور ومعروف
ہو گیا کہ ایسا ولی کامل ومکمل ومتوکل اور حقیقت
شریعت کو بیان کرنے والا خاتم النبی کے بعد کوئی نہیں آیا

سید سلام اللہ شنیدہ دواں آمدہ عرض کردند کہ
مہر ہذا واللہ از آن بی بیؓ نیست بلکہ از آن بی بی
فاطمہؓ است حضرت میراںؑ فرمودند کہ بندہ را معلوم بود
کہ بی بی بجز خدا تعالیٰ ہیچ چیز نداشتہ بودند اما
برای شریعت رسولؐ کہ آنجا بحضرت جل جلالہٗ
داغ دادہ نشود پس بزیر سایۂ ڈونگری مدفون
ساختند و دریں زمان نشان روضۂ مطہرہ باقی
نماندہ است ازیں سبب روبروی مسجد یک
منارہ استادہ بجانب کوہ مذکور متوجہ شدہ
بنام آں ام المومنین درود و فاتحہ بخوانند
مسجد یک منارہ در چاپانیر از روضہ حضرت
بندگمیاں سید خوندمیرؓ کم و زیادہ بفاصلۂ
یک میل است و بندگمیاں نظامؓ از اولاد
نظام الدین اولیا کہ بادشاہ بلاد جانس بسال
ہجدہم تارک سلطنت و سلطانی شدہ برای
طلب مولیٰ بطواف مسجد الحرام رفتہ زیارت
کعبۃ اللہ شریف نمودہ ارادت مریدی می داشتند
دہر جا کہ می رفتند آں اولیا فضیلت
ایشاں دیدہ اباحی نمودند و می گفتند کہ

توکل کا دعویٰ تھا میاں سید سلام اللہؓ نے امامؑ کا فرمان
مذکور سنکر دوڑے ہوئے آکر عرض کیا کہ خدا کی قسم یہ
ٹکڑا بی بیؓ کی ملکیت سے نہیں ہے بلکہ بی بی فاطمہؓ
کی ملکیت سے ہے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ بندہ کو معلوم
تھا کہ بی بی خدا تعالیٰ کے سوائے کوئی چیز نہیں رکھتے تھے
لیکن رسولؐ کی شریعت کے لحاظ سے وہاں (آخرت میں)
خدا کی درگاہ میں داغ نہ دیئے جانے کے لئے دنیا (یعنی
دنیا میں داغ دینے کا حکم کیا گیا) پس بی بیؓ کو ڈونگر
نامی پہاڑ کے سایہ کے نیچے دفن کئے اور اس زمانہ
میں روضہ مطہرہ کا نشان نہ رہا اسی لئے ایک منارہ
کی مسجد کے سامنے کھڑے ہو کر مذکورہ پہاڑ کی جانب
متوجہ ہو کر ام المومنینؓ کا نام مبارک لیکر فاتحہ اور
درود پڑھتے ہیں اور چاپانیر میں حضرت بندگمیاں سید خوندمیرؓ
کے روضہ سے کم و بیش ایک میل کے فاصلہ پر ایک منارہ
کی مسجد واقع ہے اور بندگمیاں نظامؓ شہر جانس کے
بادشاہ جو نظام الدین اولیاؒ کی اولاد سے ہیں
اٹھارہ سالہ عمر میں سلطنت اور سلطانی کو ترک کرکے
اللہ تعالیٰ کی طلب میں مسجد حرام کے طواف کو جاکر
کعبۃ اللہ شریف کی زیارت سے فارغ ہو کر مرید

وغوغا چہ بود عرض کردند کہ تیر آزردگی حضرت بود
فرمودند کہ از بندگان خدا ہیچکس آزار نرسد
واز آن ما افعی وکثر دم نبا شد وایں آیت
خواندند ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت
أیدیکم (جزء ۲۵ رکوع ۵) قصہ آں بود کہ در مجلس
شراب نوشی درمیان پسر شیخ زادہ وپسر
عہدہ دار گفتگو شدہ جدل برخاستہ پسر
عہدہ دار بدست شیخ زادہ مقتول گشت
پس از طرف حاکم آنجا ہلاک وتاراج برایشاں
واقع شدہ خانہا مشائخاں را آتش دہانیدہ و
جمیع زنان اوشاں را بحال رسوائی گرفتار کردہ
بمیدان بردند. بعدہ حضرت میراںؑ ازانجا
پیشتر شدند تا کہ بچاپانیر رسیدہ ودر انجا ہجدہ
ماہ اقامت فرمودند ودرہماں مقام بی بی الہدیٰؓ
بسوم ذی الحجہ وفات یافتند ومیاں سید حملؓ
را سہ ماہہ گذاشتند بی بی بڈھن بملازمت
معلی عرض کردند کہ در بستر بی بی مہر زر افتادہ
است فرمودند کہ بیا ریدتا گرم کردہ بر پیشانی بی بی
داغ کردہ شود چراکہ بی بی را دعوی توکل بود میاں

حضرتؑ نے پوچھا کہ رات میں روشنائی آگ اور بلوہ کیا تھا
عرض کئے کہ حضرتؑ کی آزردگی کے تیر کا اثر تھا امامؑ
نے فرمایا بندگان خدا سے کسیکو تکلیف نہیں پہنچتی ہمارے سانپ اور بچھو
نہوں گے۔ اور آیت پڑھی ما اصابکم الخ اور جو تم پر مصیبت
پڑتی ہے سو اس گناہ کی وجہ سے جو تمہارے ہاتھوں نے
کیا۔ شہر چندیری میں آگ اور بلوہ کا قصہ یہ ہے کہ
شراب نوشی کی مجلس میں مشائخ زادے اور عہدہ دار
کے فرزند کے درمیان گفتگو ہوکر لڑائی ہوئی مشائخ زادے
کے ہاتھ سے عہدہ دار کا لڑکا مقتول ہوا پس وہاں کے
حاکم کی طرف سے ان کی ہلاکی اور تباہی واقع ہوئی مشائخوں
کے گھروں کو آگ لگائی گئی اور ان کی تمام عورتوں کو
ذلت کے ساتھ گرفتار کرکے میدان میں لیگئے اس کے
بعد حضرت مہدیؑ وہاں سے آگے بڑھے یہانتک کہ
چاپانیر پہنچے اور وہاں اٹھارہ مہینے اقامت فرمائی۔
اور اسی مقام میں بی بی الہدیٰؓ ۳ ذی حجہ کو میاں
سید حملؓ کو سہ ماہا چھوڑ کر وفات پائیں۔ بی بی بڈھنؓ
نے حضرتؑ سے عرض کیں کہ بی بیؓ کے بستر میں سونے
کا ٹکڑا پڑا ہوا ہے فرمایا کہ لاؤ تا کہ گرم کرکے
بی بیؓ کی پیشانی پر داغ دیا جائے اس لئے کہ بی بیؓ کو

تلقین بذکر خفی کردند در ہماندم بندگیمیاں نظامؓ
را جذبۂ حق شدہ ہیچ ہوش در وجود شریف نماند
بعدہ برداشتہ در حجرہ بردند دراں وقت حضرت
میرانعلیہ السلام فرمودند کہ میاں نظام در وجود خود تمام
روغن و فتیلہ و چراغ ہمہ موجود بود لیکن بندہ
از شمع ولایت مصطفیؐ روشن گردانیدہ تا سہ شبانروز
میاں مذکور بیہوش بودند چوں حضرت میرانعلیہ السلام
بطرف مانڈو عازم شدہ نزدیک بندگیمیاں نظامؓ
تشریف آوردند و سلام علیک گفتند ہماندم بہوش
آمدہ ہمراہ حضرتؑ رواں شدند چوں آنحضرتؑ بعلاقہ
شہر مانڈو رسیدند آنجا بسیار شہرت و اظہار شد کہ
چنیں ولی کامل و اکمل بعد از رسول اللہؐ ہیچ یکی
نیامدہ است چنانچہ ایں خبر بہ سلطان غیاث الدین
کہ ولی کامل و امیر عادل بود رسید مردی معتبر را
پیش آنحضرتؑ فرستادہ بمنت تمام عذرخواست کہ
من بسر و چشم حاضر شدمی اما اختیار من بدست
نیست چراکہ پسرم نصیر الدین مرا تحت بند آوردہ
خود بادشاہی میکند و گفتہ است کہ ہر چہ بخاطر
آید تصرف نمایند اما از خانہ بیرون نہ روند

تلقین فرمائی اسی وقت بندگیمیاں نظامؓ کو حق کا جذبہ
ہوا اور آپ کے وجود شریف میں کچھ ہوش نہ رہا اسکے بعد
آپ کو اٹھا کر حجرہ میں لے گئے اس وقت حضرت مہدیؑ
نے فرمایا کہ میاں نظام اپنے وجود میں تیرے تیل بتی اور
چراغ سب کچھ موجود تھا لیکن بندہ مصطفیؐ کی ولایت کی
شمع سے روشن کر دیا تین رات تین دن تک میاں مذکور
بے ہوش تھے جب حضرت مہدیؑ نے شہر مانڈو کو جانیکا
ارادہ کرکے بندگیمیاں نظامؓ کے نزدیک تشریف لیجا کر
سلام علیک فرمایا۔ اسی وقت ہوش میں آکر حضرتؑ کے
ہمراہ روانہ ہوئے جب آنحضرتؑ شہر مانڈو پہنچے وہاں بہت
شہرت ہوئی اور مشہور ہوگیا کہ ایسا ولی کامل و اکمل
رسول اللہؐ کے بعد کوئی نہیں آیا چنانچہ یہ خبر سلطان
غیاث الدین کو جو ولی کامل اور امیر عادل تھا پہنچی تو
ایک معتبر شخص کو حضرت مہدیؑ کے پاس بھیجکر نہایت عاجزی
سے عذر چاہا کہ میں بسر و چشم حاضر ہوتا لیکن میرا اختیار
میرے ہاتھ میں نہیں ہے۔ اس لئے کہ میرا لڑکا نصیر الدین
مجھکو قید کرکے خود بادشاہی کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جو
کچھ دل میں آئے خرچ کرو مگر گھر سے باہر مت جائیں
حضرت مہدیؑ نے سلطان کی عاجزی اور زاری کی بنا پر

که مایان استعداد آن نقد نداریم که شمارا مرید
توانیم کرد وایں زمانہ قریب ظہور مہدی موعودؑ
است مگر او شمارا مرید تواند کرد پس ہمیں
مطلوب چند در چند بچاپانیر آمدند و خبر یافتند
کہ حضرت میران سید محمد ولی کامل ہستند پس
زود با زود بملازمت آنحضرت پیوستند
چوں عنقریب رسیدند آنحضرتؑ را فرمان از
درگاہ رب العزت دررسید کہ بندۂ ما می آید
استقبال او کن مجرد آنحضرتؑ تنہا باستقبال
رواں شدند چوں بندگیمیاں نظامؓ منظور نظر
مبارک گشتند ایں بیت خواندند ۔ بیت

صورت زیبای ظاہر ہیچ نیست
ای برادر سیرت زیبا بیار

در جواب عرض کردند۔ بیت

آنجا کہ در نظرم صورت دوست
ہر کہ دیدہ ندارد گنہ بجانب اوست

پس زیر سایۂ دیواری نشستند و فرمودند کہ
میاں نظام شما یاد خدای کنید عرض کردند کہ
بہمیں ارادہ برای مرید شدن آمدہ ام پس حضرتؑ

ہونے جاتے وہ ان کی فضیلت پر نظر کرکے مرید کرنے سے
انکار کرتے اور کہتے کہ ہم تم کو مرید کرنے کی سکت نہیں رکھتے
مگر یہ زمانہ ظہور مہدی موعودؑ کا قریب ہے وہی ذات تم کو مرید
کر سکتی ہے پس اسی طلب میں کئی دن کے بعد چاپانیر
آئے اور خبر پائی کہ حضرت میراں سید محمد کامل ولی ہیں پس
جلدی سے آنحضرتؑ کی خدمت میں گئے جب قریب پہنچے
تو آنحضرتؑ کو خدا تعالیٰ کی درگاہ سے فرمان پہنچا کہ ہمارا
بندہ آتا ہے تو اس کا استقبال کر اس فرمان کے ساتھ ہی
حضرت مہدیؑ شاہ نظامؓ کے استقبال کیلئے تنہا روانہ
ہوئے جب بندگیمیاں نظامؓ امامؑ کی نظر مبارک میں
منظور ہوئے تو آپ نے یہ بیت پڑھی ؎

ظاہری خوبصورتی کوئی چیز نہیں
اے بھائی سیرت کی خوبصورتی لا

حضرت شاہ نظامؓ نے جواب میں عرض کیا کہ ۔

جہاں نظر ڈالتا ہوں دوست کی صورت نظر آتی ہے
جو شخص آنکھ نہیں رکھتا ہے خطا اس کی ہے

پس امامؑ ایک دیوار کے سایہ میں بیٹھ گئے اور فرمایا کہ
میاں نظام تم خدا کا ذکر کرو ۔ عرض کیا اسی ارادہ سے
مرید ہونے کے لئے آیا ہوں پس حضرتؑ نے ذکر خفی کی

بود این فتوح بحضور حضرت میرانؑ فرستادہ
گویانید کہ ہمچوں من گدا ہمچوں آنحضرت خدا بخش
واما السائل فلا تنہر سہ سوال التماس
دارم کہ یکی مرگ مظلوم و دوم شہادت و سوم
صدقۂ بہرۂ ولایت مہدیت آنحضرت شنیدہ
فرمودند ہر سہ قبول ہر سہ دادہ سہ کرت فرمودند
آنہمہ قنطار کہ ہمراہش خلائق شہر آمدہ بودند
باوشاں انعام ریزا ریز عنایت کردہ دادند
فرمودند کہ طالبان این چیز ہمیں اند و تسبیح
مروارید کہ قیمت یک یک دانہ اش لک لک
محمودی بود آں را بدف زناں از دست مبارک
خود کہ در دست گز بود از آں برداشتہ
بگوشہ گز عطا فرمودند آں زماں میاں
سید سلام اللہؓ عرض کردند کہ میرانجی لاقیمت
بود فرمودند کہ حقتعالیٰ میگوید متاع
الدنیا قلیل شما او را چہ لاقیمت میگوید
بعد از فراغ ہجوم میاں سید سلام اللہؓ
عرض کردند کہ میرانجی چیزی اندک ماندہ است
فرمودند اگر اینہم نداشتی نیک تر بودی

سونے چاندی سے بھرے ہوے اور ایک موتیوں کی
تسبیح جس کی قیمت ایک کروڑ محمودی تھی یہ فتوح حضرت
مہدیؑ کے حضور میں بھیجکر کہلا بھیجا کہ مجھ جیسا گدا آنحضرتؐ
کے جیسے خدا بخش سے فرمان خدا سائل کو مت جھڑک
پیش کر کے تین سوال عرض کرتا ہے پہلا سوال مظلوم
موت دوسرا شہادت تیسرا آنحضرتؐ کے بہرۂ ولایت
مہدیت کا صدقہ۔ حضرت مہدیؑ نے سنکر فرمایا کہ
تینوں باتیں قبول تینوں باتیں دیا تین بار فرمایا۔
وہ تمام قنطار کہ جن کے ساتھ شہر کی مخلوق آئی تھی سونے
کے سارے ٹکڑے حضرت مہدیؑ نے عنایت فرما کر
ان کو دیدیا اور فرمایا کہ اس چیز کے طالب یہی (یا انہی
لوگ) ہیں اور مروارید کی تسبیح جسکے ایک ایک دانہ کی
قیمت ایک ایک لاکھ محمودی تھی اس کو اپنے ہاتھ کی
لکڑی کے کونے سے اٹھا کر دف بجانے والوں کو عطا
فرمایا اس وقت میاں سید سلام اللہؓ نے عرض کیا میرانجی
یہ تسبیح لاقیمت تھی تو فرمایا حق تعالیٰ فرماتا ہے ساری
دنیا کی پونجی تھوڑی ہے اور تم اس تسبیح کو لاقیمت
کہتے ہو۔ لوگوں کا ہجوم ختم ہونے کے بعد میاں سید سلام اللہؓ
نے عرض کیا میرانجی تھوڑی چیز رہ گئی ہے تو فرمایا کہ

حضرت میرانؑ برعجز وزاری سلطان میاں ابوبکرؓ
ومیاں سید سلام اللہؓ را فرستادند چوں ایں بزرگان
آنجا رسیدند سلطان براہ عقیدت از در تا تخت
قماش اعلیٰ تحت اقدام ایشاں گسترانیدہ بود و
درمیان تخت خود و تخت ایشاں پردہ آویختہ بود
سبب آنکہ در پایش زنجیر گراں از زر بود بعلت
آں تعظیم کردن نمی توانست چوں ہر دو اصحاب
آمدہ بر سریر نشستند من بعد پردہ برداشتہ
دست بوسی کردہ بسیار زر و نقرہ بر ایشاں صدقہ
داد و قماشیکہ گسترانیدہ بود آنہمہ فدا کرد بعدہٗ
ہمہ اخلاق و اوصاف حضرت میرانؑ علیہ السلام تحقیق کردہ
گفت کہ صاحب ایں اخلاق بجز مہدی موعود نباشد
فی الجملہ آں اخلاق محمدی کہ در حق مہدی موعود
تحقیق کردہ شدہ اند جملگی دریں ذات ستودہ صفات
معائنہ یافت بالقطع یقین دانستہ شد ہرگاہ کہ
اجل خواہد رسید اظہر خواہد شد کہ ہمیں ذات
مہدی موعود خلیفۃ الرحمٰن تحقیق است بعدہٗ
سلطان ایشانرا وداع کردہ ہمراہ شاں شصت
عدد قنطار پر از زر و یک تسبیح و رکہ قیمتش کرور محمودی

میاں ابوبکرؓ اور میاں سید سلام اللہؓ کو سلطان کے
پاس بھیجا جب یہ دونوں بزرگ وہاں پہنچے تو ازرا
عقیدت دروازہ سے اپنے تخت تک ان کے قدموں
کے نیچے بہترین ریشمی فرش کروا دیا تھا اپنے اور ان
تخت کے درمیان پردہ ڈلوایا تھا اس لئے کہ
سلطان کے پاوں میں سونے کی بھاری زنجیر تھی
صحابہؓ کی تعظیم کرنے سے معذور تھا جب دونوں اصحاب
تشریف لاکر تخت پر بیٹھ گئے تو پردہ اٹھوا کر دست
بوسی کی اور بہت سا سونا اور چاندی ان کا صدقہ
دیا اور ریشمی فرش جو بچھوایا تھا وہ سب ان پر فدا کیا
اس کے بعد حضرت مہدیؑ کے تمام اخلاق اور اوصاف
تحقیق کرکے کہا کہ ان اخلاق کا صاحب مہدی موعود
کے سوائے کوئی دوسرا نہ ہوگا۔ حاصل کلام وہ اخلاق
محمدی جو مہدی موعود کے حق میں ثابت کئے گئے ہیں
سب کے سب اس ذات ستودہ صفات میں ظاہر کئے گئے
قطعی اور یقینی طور پر جانا گیا کہ جب دعوئ مہدیت
کا وقت پہنچیگا ظاہر ہوگا۔ یہ تحقیق یہی ذات مہدی
موعود اللہ کا خلیفہ ہے۔ اس کے بعد سلطان نے
ان کو رخصت کرکے ان کے ساتھ ساٹھ عدد قنطار[عہ]

عہ۔ قنطار ایک کھال بیل کی چاندی یا سونے سے بھری ہوئی (ارلغات کشوری)

آنست کہ اول ماہ ربیع الاول مطلع یافت کہ
حضرت میران علیہ السلام عرس حضرت رسالت پناہؐ
بضیافت انبوہ تشریع فرمودند بتاریخ اثنا عشر
ربیع الاول چوں وقت قیلولہ رسید میران سید محمودؓ
را امر خوان گرامی مستحکم بلزوم ساختہ خود برائے
قیلولہ تشریف بردند میران سید محمودؓ برادر خود
میاں سید اجملؓ را در کنار گرفتہ نزدیک دیگہا
قائم بودند ناگاہ میاں سید اجمل بحال بازی در
آتشکدہ واقع گشتند وجان شریف بجاناں
سپردند پس میران سید محمودؓ ازیں واقعہ جانکاہ
بسیار غمناک واندوہگیں شدہ در حجرہ بر خود
بستہ بحال زاری نشستند حضرت میران علیہ السلام
خبر یافتہ بطرف حجرہ میران سید محمود رواں شدہ
پیش خود طلب فرمودہ فرمودند کہ چرا چنیں غمگین
ودلگیراں گشتند اگرچہ سید اجمل زندہ ماندی بمقام
شما رسیدی اما ایزد تعالیٰ بمقام شما ہیچکس نیافرید
است سہ کرت مکرر فرمودند بسیار دلداشتگی نمودند
بعدہ میاں سید اجملؓ را بتاریخ دوم ماہ ربیع الاول
مدفون ساختند و بفرمان خدا تعالیٰ فرمودند کہ

میاں سید اجملؓ کی رحلت کا واقعہ یہ ہیکہ ماہ ربیع الاول
کی پہلی ہوئی حضرت مہدیؑ نے دوسری ماہ ربیع الاول
کو حضرت رسالت پناہؐ کے عرس مبارک کا کھانا گروہ
کو کھلانیکی تیاری شروع فرمائی جب قیلولہ کا وقت
پہنچا تو میران سید محمودؓ کو عرس مبارک کے کھانیکی نگرانی
کے لئے مقرر کرکے خود قیلولہ کیلئے تشریف لے گئے
اور میران سید محمودؓ اپنے بھائی میاں سید اجملؓ کو گود میں
لئے ہوئے دیگوں کے نزدیک کھڑے ہوئے تھے
میاں سید اجملؓ بازی کی حالت میں آتشکدہ میں گر گئے
اور اپنی جان شریف جاناں کے حوالہ کی پس میران سید محمودؓ
اس واقعۂ جانکاہ سے بہت غمگین ہوکر حجرہ کا دروازہ
بند کرکے روتے ہوئے بیٹھے تھے حضرت مہدیؑ نے
یہ خبر سنکر میران سید محمودؓ کے حجرہ کی طرف گئے اور اپنے
سامنے بلاکر فرمایا کہ کیوں ایسے غمگین اور رنجیدہ
ہوئے اگرچہ سید اجملؓ زندہ رہتے تو تمہارے مقام
کو پہنچتے لیکن اللہ تعالیٰ تمہارے مقام پر کسی کو
نہیں پیدا کیا تین بار مکرر فرمایا اور بہت تسلی دی
اس کے بعد میاں سید اجملؓ کو دوسری ماہ ربیع الاول
کو دفن کئے اور امامؑ نے اللہ تعالیٰ کے فرمانے فرمایا کہ

آخر فرمودند خوب است سویت کرده بدهید
چوں آنرا کشادند پر از نقرہ است پس سویت
کردند چوں حضرت میراں علیہ السلام بوقت عصر
بیروں تشریف آوردند ہمہ اصحابؓ برای خرید
مایحتاج رفتہ اند واندک کساں حاضر بودند
دیدہ فرمودند میاں سید سلام اللہ برادراں
کجا اند ایں چیز چیز نیست کہ از عبادت حق
و از جماعت و از صحبت بندہ خدا باز داشت
اگر ہمہ آں بودی چہ بغا وطغا حصول گشتی ہمدراں
ہنگام میاں سید اجملؓ بعمر ہژدہ ماہ شدہ بودند
می آرند چونکہ آنحضرتؓ از شکم بی بی الہدیؓ
پیدا شدند اجلی الجبھۃ واحسن الوجہ
بودند حضرت میراں علیہ السلام بکمال رتبہ
قربت وجمال و دبدبہ منصب و حشمت دیدہ
فرمودند کہ بر جمال اجمل آمد پس اسم شریف
بمیاں سید اجمل مسمیٰ ساختند بعد ازاں
بارہا فرمودند کہ سید اجمل چنیں چوں باشد یعنی
ہر دو یکجا یا ما یا شما پس دور ماند و اجمل رحلت
مسمیٰ رسید القصہ حال رحلت میاں سید اجملؓ

بھی نہ رکھتے تو بہت اچھا ہوتا آخر فرمایا بہتر ہے سویت
کر کے دیدو۔ جب اُس قنطار کو کھولے تو چاندی سے
بھرا ہوا تھا سویت کر دیئے جب حضرت مہدیؑ
عصر کے وقت باہر تشریف لائے تو تمام اصحابؓ
ضروری اشیاء خریدنے کے لئے چلے گئے تھے اور
تھوڑے صحابہؓ حاضر تھے دیکھکر فرمایا میاں سید سلام اللہ
بھائیاں کہاں ہیں یہ چیز ایسی چیز ہے کہ حق کی
عبادت سے جماعت سے اور بندۂ خدا کی صحبت
باز رکھی اگر وہ سب سونے کے قنطار رہتے تو کتنا
بغاوت اور سرکشی حاصل ہوتی اسی زمانہ میں میاں
سید اجملؓ کی عمر اٹھارہ مہینہ کی تھی بیان کرتے ہیں کہ
جب میاں سید اجملؓ بی بی الہدیؓ کے شکم سے پیدا
ہوئے روشن پیشانی اور خوبصورت تھے حضرت مہدیؑ
نے آپکے مرتبہ قرب جمال کے کمال اور آپ کی حشمت
و منصب کو دیکھکر فرمایا کہ جمال کے پاس اجمل آیا پس
آپکا اسم شریف میاں سید اجمل رکھے اس کے بعد بارہا
فرماتے تھے کہ سید اجمل ایسا کیونکر ہوگا یعنی ہر دو
ایک جگہ یا ہم یا تم پس دو میں سے ایک دور ہوگا
اور میاں سید اجملؓ کی رحلت کا وقت قریب آگیا۔ القصہ

ظاہر کردہ از روضۂ سید السادات سید راجو تا بروضۂ
اشرف سید محمد عارف بر سر انگشت پای رفتند
و تمام قدم مبارک بر زمین نداشتند میاں نسید سلام اللہ رض
عرض کردند کہ میرانجی چنیں چرا می روید و بر مرکب
سوار نمی شوید فرمودند از انجا تا اینجا ہمہ
اولیاء اللہ بکمالیت اعظم چناں ہستند مراتب
اولیا کہ کمالیت شاں اظہر من الشمس است
و بکمالیت ایشاں ہیچ تفریق نیست و
سید محمد را مردمان آنجائی شیخ ممن می گفتہ
بودند حضرت میراں فرمودند ایشاں سید
ہستند سید محمد عارف باید گفت و فاتحہ
خواندہ ساعتے بطرف سر قبر شاں نشستہ
دوگانہ بوقت ضحی ادا نمودہ رواں شدند
و در چاہ روضۂ عارف موصوف تف انداختند
آب چاہ کہ نہایت شور و تلخ بود غایت
الغایت شیریں شد و از دولت آباد با احمد نگر
آمدند در آنزماں اساس شہر ابتدا بود و
بادشاہ آنجا ملک احمد نظام الملک بود خبر
باو رسید کہ یکذات پر فیض و برکت و تاثیرات

بعضے اولیاء اللہ رح کے مراتب ظاہر فرما کر سید السادات
سید راجو کے روضہ سے سید محمد عارف کے روضۂ
اشرف تک امامؑ پاؤں کے انگوٹھے سے چل رہے
تھے اور زمین پر تمام قدم مبارک نہیں رکھتے تھے
میاں نسید سلام اللہ رض نے عرض کیا میرانجی کیوں اس طرح
چل رہے ہو گھوڑے پر سوار نہیں ہوتے تو فرمایا
وہاں سے یہاں تک تمام اولیاء اللہ ایسے بڑے
صاحب کمال ہیں کہ اولیاء کے مراتب میں انکی
کمالیت اظہر من الشمس ہے اور انکی کمالیت میں
کوئی فرق نہیں اور سید محمد عارف کو وہاں کے لوگ
شیخ ممن کہتے تھے حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ یہ سید ہیں
ان کو سید محمد عارف کہنا چاہیئے اور فاتحہ پڑھکر
ان کے سر قبر کیطرف ایک گھنٹہ بیٹھے اور پھر دن چڑھے
دوگانہ ادا کر کے روانہ ہوئے اور روضہ عارف کی
باؤلی میں تھوک ڈالے باؤلی کا پانی جو بہت کھارا اور
کڑوا تھا بہت میٹھا ہو گیا۔ اور دولت آباد سے
احمد نگر آئے اس زمانہ میں شہر کی بنیاد ڈالی جا رہی
تھی وہاں کا بادشاہ احمد نظام الملک تھا اسکو خبر
پہنچی کہ یہاں ایک ذات فیض اور برکت اور تاثیرات

ہمہ مدفونیان اینجائی دان تحدوا نعمۃ اللہ
لا تحصوہا بودند از آدم تا مادام آخر الدنیا
باریتعالیٰ بواسطۂ سید اجمل مغفور گردانید باز فرمودند
کہ سبحان اللہ کدام عاصیاں را نجات بخشید کہ صد
و پنجاہ کس حافظ کلام ربانی معذب بودند ہمہ منجی
شدند نقلست کہ فرمودند سید اجمل بعد سوال
چہار منکر نکیر را جواب داد و پیش تخت رب العالمین
بتاخت و پایۂ عرش اعظم بگرفت و بگفت الٰہی
حکم تو در ازل و ابد این بود کہ در عرصات سید اجمل را
با جماع فقرا حشر گردانم اجماع من کیستند
حکم شد کہ اجماع تو ہمہ مدفونیان معذبان ہستند
ہمہ را نجات دادیم و اجماع تو گردانیدیم
بعدۂ حضرت میراں علیہ السلام از آنجا
پیشتر شدند وزیر کلان آنجائی مسمی میاں
الہداد حمید تارک دنیا و طالب حق شدہ
صحبت حضرت اختیار کردند تا کہ برہانپور
رسیدند یک شب اقامت فرمودہ باز سوار
شدہ بدولت آباد رسیدند و درین جا
یک ہفتہ اقامت شدہ کما لیست بعضی اولیاء اللہ

یہاں کے تمام دفن کئے ہوے ہے اگر تم اللہ کی نعمت کا
شمار کروگے تو تم اس کا شمار نہ کر سکوگے۔ از آدم تا مادام
آخر دنیا سید اجملؓ کے واسطہ سے اللہ تعالیٰ نے بخشدیا
پھر فرمایا کہ سبحان اللہ کن عاصیوں کو نجات دیا ایک سو
پچاس اشخاص حافظ قرآن جو عذاب میں گرفتار تھے
وہ سب بخشے گئے نقل ہے امامؑ نے فرمایا کہ سید اجملؓ
نے منکر نکیر کے چار سوال کا جواب دیا رب العالمین
کے تخت کیطرف دوڑے عرش اعظم کے پایہ کو پکڑا
اور کہا یا اللہ ازل اور ابد میں تیرا حکم یہ تھا کہ قیامت
میں سید اجملؓ کا حشر فقرا کی اجماع کے ساتھ کرونگا
میری اجماع کون ہیں حکم ہوا کہ تمام مدفون جو عذاب
میں مبتلا ہیں تیری اجماع ہیں ان سب کو ہم نے نجات
دیا ہے اور تیری اجماع بنائے ہیں اس کے بعد
حضرت مہدیؑ وہاں سے (شہر مانڈو سے) آگے
بڑھے وہاں کے بڑے وزیر جنکا نام میاں الہداد حمیدؓ
تھا انھوں نے تارک دنیا اور طالب خدا ہو کر
حضرت مہدیؑ کی صحبت اختیار کی اور امامؑ برہانپور
پہنچے اور ایک رات قیام فرما کر وہاں سے نکلے اور
دولت آباد پہنچے اور وہاں ایک ہفتہ قیام فرما کر

میگفت کہ ایں ذات مہدی موعود است بلکہ
ہمہ اصحاب ہرگاہ کہ مراقبہ میکردند بطریق
ہاتف می شنیدند مرشد شما کہ سید محمد است
اورا مہدی موعود کردیم ویرا تصدیق کنید
بلکہ در ہمہ حالات و معاملات کہ در صحابہ
مذکور می شدی اوشاں پیش حضرتؑ عرض
نمودندی کہ چناں وچنیں معلوم می شود جواب
فرمودی بروید و بکار خود مشغول باشید انچہ
خدا خواستہ باشد ظاہر خواہد شد مع ذالک
میاں شیخ ممن توکلیؒ زہد و تقویٰ در مشائخین
آنجا مشہور تر بودند واکثری حضرت میراںؑ را
وضو می کنانیدند وآب غسل پای مبارک گرفتہ
می نوشیدند بہ برکت آں از کشف متیقن گشت
کہ ہمیں ذات مہدی موعودؑ است پس بجناب
حضرت بصد آرزو والتماس کردند کہ بر سر ما قدم
فرمایند حضرتؑ تبسم کردہ بحجرہ شیخ قدوم فرمودند
شیخ بعجز وانکسار عرض کردند کہ آب گرم تیار
است اگر غسل فرمایند بنوازند فرمودند خوب است
چونکہ جامہ از اندام مبارک برآوردند شیخ مذکور

آپ کی ذات فائض البرکات کی ملاقات سے مشرف
ہونا یہی کہتا تھا کہ یہ ذات مہدی موعود ہے۔ بلکہ
امامؑ کے تمام صحابہؓ جب کبھی مراقبہ کرتے غیب کی آواز
سنتے کہ تمہارا مرشد جو سید محمد ہے ہم نے اس کو مہدی موعود
کیا ہے اسکی تصدیق کرو بلکہ تمام حالات اور معاملات
جو صحابہؓ میں مذکور ہوتے تھے صحابہؓ حضرتؑ سے عرض کرتے
کہ ایسا اور ایسا معلوم ہوتا ہے امامؑ جواب میں فرماتے
کہ جاؤ اپنے کام میں (ذکر خدا میں) مشغول رہو جو کچھ
خدا چاہیگا ظاہر ہوگا۔ باوجود اس کے میاں شیخ ممن توکلیؒ
مشائخین میں زہد و تقویٰ کے اعتبار سے وہاں بہت
مشہور تھے اور اکثر حضرت مہدیؑ کو وضو کراکر آپ کے
قدم مبارک کا پانی لیکر پیتے تھے اس کی برکت سے توکلیؒ
کو از روئے کشف یقین ہوگیا تھا کہ یہی ذات مہدیؑ
موعودؑ ہے پس آپنے حضرت کی جناب میں بصد آرزو
التماس کیا کہ ہمارے سر پہ قدم رنجہ فرمائیں۔ حضرتؑ
مسکرا کر شیخؒ کے حجرہ میں تشریف لیگئے تو شیخ نے
عجز و انکسار سے عرض کیا کہ گرم پانی تیار ہے اگر
غسل فرمائیں تو سرفرازی ہوگی۔ فرمایا بہتر ہے
چونکہ امامؑ نے جسم مبارک سے لباس نکالا تو شیخؒ

ورسیدنیا آمده است ملک مذکور حاضر شد حاجتی
بدل پوشیده داشت یعنی آرزوی فرزند که
مراو را نبود حضرت میرانؑ پند و نصیحت بحوصلۂ
او داده و سور برگ تنبول ہم باو عنایت فرمودند
ہمدران زمان زن ملک مذکور بار دار شد بعد
ازان بیشتر روان شدند الغرض ملک مذکور
را پسر برہان نظام الملک تولد شد القصہ
ملک برید حاکم شہر بدر خواب دید کہ شیری
بزرگ از دری بشہر آمد و از باب دیگر رفت
پس تعبیر این خواب شیخ ممن توکلی کہ مرد
صالح و پرہیزگار بودند چنین بیان کردند کہ کسی
ولی کامل بمثل علیؓ در مدت اقل خواہد آمد پس
پس قریب الایام حضرت میران علیہ السلام
بشہر بدر قدوم فرمودند ہمہ علما و مشائخ
آنجا بمعائنہ کمالات آنحضرتؑ با یکدیگر گفتند
کہ شاید مہدی موعودؑ ہمیں ذات است چنانچہ
پیش ازین آنحضرتؑ ہر جا کہ قدوم میمنت
لزوم می فرمودند و ہر کہ ازین ذات فائض
البرکات بلا واسطہ مشرف می شد ہمین

سے بھری ہوئی آئی ہے تو بادشاہ مذکور امامؑ کی خدمت
میں حاضر ہوا اور دل میں ایک حاجت پوشیدہ
رکھتا تھا یعنی فرزند کی آرزو تھی کیوں کہ اس کو فرزند
نہ تھا۔ حضرت مہدیؑ نے اس بادشاہ کے حوصلہ کے
موافق پند و نصیحت فرما کر پان کا پسخوردہ بھی اس کو
عنایت فرمایا اسی زمانہ میں بادشاہ کی عورت حاملہ
ہوئی اس کے بعد امامؑ روانہ ہوئے الغرض ملک مذکور
کیلئے لڑکا پیدا ہوا جس کا نام برہان نظام الملک
تھا۔ القصہ شہر بیدر کا حاکم ملک برید نے خواب
دیکھا کہ ایک بڑا شیر شہر کے ایک دروازہ سے شہر
میں آیا اور دوسرے دروازہ سے چلے گیا پس اس
خواب کی تعبیر شیخ ممن توکلیؒ نے جو مرد صالح اور پرہیزگار
تھے اس طرح بیان فرمائی کہ کوئی ولی کامل علیؓ کے
جیسا تھوڑی مدت میں آئیگا۔ پس تھوڑے ہی زمانہ
میں حضرت مہدیؑ نے شہر بیدر میں قدم رنجہ فرمایا
وہاں کے تمام علماء اور مشائخین آنحضرتؑ کے
کمالات کا معائنہ کرکے آپس میں کہنے لگے کہ شاید
مہدی موعودؑ یہی ذات ہے چنانچہ اس سے پہلے
آنحضرتؑ جہاں کہیں تشریف لیجاتے اور جو شخص کہ

بی بی الہدیؓ ہمہ کار خانگی والا بر بی بی بڑنجیو صاحبہؓ
یعنی دختر کلان حضرت افتاده به تحمل بار گراں
متعسر می نمودند اما منکوحہ مذکورہ بہمراہی حضرت
ابا نمودند لہذا حضرتؑ بندگی میاں نظامؓ
را فرموده فرستادند که اگر ہمراه آید بہتر
والا نہ مطلقہ سازند زن مذکور مطلقہ گشتہ
واماندند چوں آنحضرتؑ از بیدر سوار شدند
قاضی علاء الدین که در علم و عمل استوار و مرد
صالح بودند مولانا ضیا که حضرتؑ ایشاں را
عاشق الله فرمودند و شیخ بابو و قاضی عبدالواحد
جنیری آواز ہاتف شنیدند که مہدی موعود ظہور
فرمود قضاہای خود گذاشته بملازمت حضرت
در شہر بیدر پیوستند و شیخ ممن ہم ہمراه شدند
آنحضرتؑ شیخ مذکور را در موضع ارم بنظر
معذوری شاں گذاشته فرمودند که مقصود
شما شده ہمیں جا باشید شما نزدیک ما ہستید
و ما نزدیک شمائیم ۔ بیت ۔

گر ہمنی در یمنی پیش منی
ور نہ منی پیش منی در یمنی

ور یمنی

بی بی الہدیتیؓ کی وفات کے بعد حضرتؑ کا تمام خانگی
کام بی بی بڑنجی صاحبہؓ یعنی حضرتؑ کی بڑی صاحبزادی
کے ذمہ تھا خانگی کاروبار کا بار اٹھانا بی بی بڑنجی صاحبہؓ
پر دشوار تھا لیکن منکوحہ مذکورہ نے حضرتؑ کے ہمراہ
چلنے سے انکار کی لہٰذا حضرتؑ نے شاہ نظامؓ کو فرما کر
بھیجا کہ اگر آئیں تو بہتر ہے ورنہ مطلقہ کر دیں منکوحہ
مذکورہ مطلقہ ہو کر علیحدہ ہو گئیں جب آنحضرتؑ بیدر
سے کوچ فرمانے لگے تو قاضی علاؤالدین جو علم و عمل میں
استوار اور مرد صالح تھے اور مولانا ضیاؒ جنکو حضرتؑ
نے عاشق اللہ فرمایا اور شیخ بابو اور قاضی عبدالواحد
جنیری نے ہاتف کی آواز سنی کہ مہدی موعود ظاہر
ہو گیا ۔ تو علماء مذکور نے اپنی قضاءت کو ترک کر کے
شہر بیدر میں حضرت مہدیؑ کی خدمت میں حاضر ہو گئے
اور شیخ ممن تو کلی بھی ہمراہ ہو گئے آنحضرتؑ نے شیخ
مذکور کو ان کی معذوری کے سبب سے موضع ارم میں چھوڑ کر
فرمایا کہ تمہارا مقصود پورا ہو گیا ہے تم اسی جگہ رہو
تم ہمارے نزدیک ہیں اور ہم تمہارے نزدیک ہیں ۔

اگر تو مجھ سے ہے اور یمن میں ہے تو تو میرے پاس ہے
اور اگر تو مجھ سے نہیں ہے اور میرے پاس ہے تو تو یمن میں ہے

مہر ولایت علی کتف الیمین دیدہ بود، دادہ و
چشم نہادہ قدمبوسی کردہ عرض نمودند کہ موجب
تکلیف و گستاخی بہ مقصود نہیں بود چنانکہ
مہر نبوت بر کتف مبارک حضرت رسالت پناہؐ
بود ہمچنان مہر ولایت در اینجا ہم البتہ می بایست
و میاں یوسف سہیتؓ در شہر نہر والہ بصدق
آرزوی تمام بخدمت حضرت عرض نمودند کہ بندہ
را یقین است این ذات مہدی موعود امام آخر الزماںؑ
است اما یک اشکال باقی ماندہ است کہ مہر ولایت
ندیدم آنحضرتؑ برای رفع گمان میاں مذکور تنہا
جامہ از جسم مبارک خود بر آوردہ معاینہ کنانیدند
میاں یوسف در حال بجذبۂ حق مستغرق شدند
و بعد صحو عرض کردند کہ حضرت دعوت کنند وگر
نہ من در خلق اللہ آشکارا گردانم کہ این ذات
مہدی موعود است حضرت میران علیہ السلام پسخوردہ
خود در دہن میاں یوسف ریختند جوش عشق
شاں فرو نشست دیار دیگر کہ جوش غالب آمد در ہماں
حال جاں بحق سپردند القصہ در شہر بیدر زنے را
حضرت کتخدائی نمودند سبب، آنکہ بعد وفات

نے آپ کے سیدھے مونڈھے پر مہر ولایت دیکھ
بوسہ دیا آنکھ رکھکر قدمبوسی کرکے عرض کیا کہ تکلیف
دینے اور گستاخی کرنیکا مقصود یہی تھا کہ جیسا کہ
حضرت رسالت پناہؐ کے کتف مبارک پر مہر نبوت
تھی آپکے پاس بھی مہر ولایت ضرور چاہئیے اور میاں
یوسف سہیتؓ نے شہر نہر والہ میں کامل سچی تمنا
حضرتؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ بندہ کو یقین ہے کہ
یہ ذات مہدی موعود امام آخر الزماںؑ ہے لیکن ایک
مشکل باقی رہی ہے کہ مہر ولایت دیکھوں آنحضرتؑ
نے میاں مذکور کے رفع گمان کے لئے تنہا اپنے جسم
مبارک سے لباس نکالکر مہر ولایت کا معاینہ کروایا
میاں یوسفؓ اسی وقت حق کے جذبہ میں مستغرق ہوئے
اور ہشیار ہوکر عرض کیا کہ حضرتؑ دعوت فرمائیں ورنہ
میں خلق اللہ میں ظاہر کردونگا کہ یہ ذات مہدی موعود
ہے حضرت مہدیؑ نے اپنا پسخوردہ میاں یوسفؓ
کے منہ میں ڈالا ان کے عشق کا جوش کم ہوگیا اور
دوسرے بار جو جوش غالب ہوا اسی حال میں اپنی جان
خدائے تعالی کے حوالے کی القصہ شہر بیدر میں حضرتؑ
نے ایک عورت سے عقد فرمایا تھا اسکا سبب یہ تھا

از ورای لقار خوندکار حیات مانیست فرمودند
برای خاطر ایشان بروید پس خدا تعالی شمارا
از ما دور نخواهد داشت بعده خادمان مولانا
در پالکی نشانده بردند چون ایشان را سست و
مدهوش دیدند در دو پای شان زنجیر گران
و بدست ها حلقه کرده در خانه محبوس
ساختند بعد از هفته مولانا بجوش عشق
استاده دست بر در زدند در و زنجیر دست
و پا پاره پاره شده افتاد و در همان حال
از خادمان انفرار کرده پیش حضرت امیر
حاضر شدند چون متعلقان شان باز دوان
آمدند حضرت فرمودند پیشتر بخاطر شما دادیم
اکنون ایشان برای خدا آمده اند ما هم برای
خدا بالایشان خواهیم کرد آیندگان ناکام واپس
رفتند چون آنحضرت سوی کعبه شریف
روان شدند در اثنا راه روح حضرت
سید محمد گیسو دراز حاضر شده بسیار آرزو
نمود که بر سر ما قدوم فرمایید تا سرفراز
شویم زیرا که از من بسهو خطا افتاده بود که

ان کو ہمارے ساتھ کر دیجئے۔ حضرت نے فرمایا لیجاؤ۔
پس مولانا نے حضرت سے معافی چاہکر عرض کیا کہ خوندکار
کے دیدار کے بغیر ہماری زندگی نہیں ہے امام نے فرمایا کہ
ان لوگوں کی خاطر کے لئے جاؤ خدا تعالی تم کو ہم سے
دور نہیں رکھیگا۔ اس کے بعد مولانا کے خادموں نے
پالکی میں بٹھا کر لیگئے جب مولانا کو سست و بیہوش
دیکھے تو ان کے ہاتھ اور پاؤں میں وزنی بیڑی ڈالکر
گھر میں قید کر دیے ایک ہفتہ کے بعد مولانا نے
عشق کے جوش سے کھڑے ہوکر دروازہ پر ہاتھ
مارا تو دروازہ اور ہاتھ پاؤں کی بیڑی ٹکڑے ٹکڑے
ہوکر گر گئی اسی حالت میں خادموں سے بھاگ کر
حضرت کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ جب مولانا کے
متعلقین پھر دوڑے ہوے آے تو حضرت نے فرمایا
کہ ہم نے پہلے انکو تمہاری خاطر سے دیا تھا اب یہ خدا کے
لئے آئے ہیں ہم بھی خدا کے لئے ان کی مدد کریں گے
یہ سنکر وہ لوگ ناکام واپس چلے گئے۔ جب حضرت شیخ
کعبہ شریف کی طرف روانہ ہوے اثنا راہ میں حضرت
سید محمد گیسو دراز رح کی روح مبارک حاضر ہو کر بہت
آرزو کی کہ ہمارے سر پر چلیں تا کہ ہم سرفراز ہوں

خوانده بداشتند و حالا روضۂ شیخ ہمانجاست
بعد سوار شدن حضرت میراں علیہ السلام شیخ مذکور
درمیان مریدان خود گفتند کہ فی یوم العرصات
از حضرت جل و علا اعلام در رسد کہ ای ممّن تو
بدرگاه مقدس ما چہ آوردی گویم الٰہی این دو چشم
آوردم کہ بداں ذات مہدی موعودؑ و مہر ولایت
او دیدم و حق دانستم و باز گفتند کہ چوں بشنوید کہ
آنحضرتؑ در مکہ مبارک دعوی مہدیت خواہند
کردند فی الحال بملازمت بروید و تصدیق او
کہ بر ہمہ عالم فرض است بدل و زبان ادا کنید
وگرنہ بیان زیانش بزبان امکان ندارد وبال
آں خواہید دانست و قصۂ مولانا ضیا
آنست کہ چوں حضرت امام علیہ السلام از
شہر بیدر رواں شدند بعد دو منزل
خادمان مولانا آمده بسیار عجز و زاری
کردند کہ میرانجی بسی مردماں کہ اسباب
روزی شاں از ایشاں است براه عنایت
ایشاں را ببخشند حضرتؑ فرمودند کہ بہ
بریدن پس بعذر مولانا ضیا عرض کردند کہ

پڑھکر شیخ کو وہیں رکھا اور اب شیخ کا روضہ اسی
جگہ پر ہے حضرت مہدیؑ روانہ ہونیکے بعد شیخ مذکور
نے اپنے مریدوں سے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ جل شانہ
کا ارشاد ہوگا کہ اے ممّن ہماری درگاہ مقدس میں
کیا لایا ہے تو عرض کروں گا کہ یا اللہ یہ دو آنکھ لایا ہوں
کہ ان سے میں نے مہدی موعودؑ کی ذات کو اور آپکی
مہر ولایت کو دیکھا اور حق جانا اور شیخ نے اپنے
مریدوں سے پھر کہا کہ جب تم سنو کہ حضرت مہدیؑ نے
مکہ مبارک میں اپنے دعوی مہدیت کو ظاہر فرمایا ہے
تو تم فوراً حضرتؑ کی خدمت میں چلے جاؤ اور آپکی
تصدیق جو تمام عالم پر فرض ہے دل اور زبان سے
ادا کرو اگر تصدیق نہیں کروگے تو تصدیق نہ کرنے سے
جو نقصان ہوگا اس کو بیان کرنے کی طاقت زبان
میں نہیں۔ تصدیق نہ کرنے کا عذاب بھگتوگے۔ اور
مولانا ضیا کا قصہ یہ ہیکہ جب حضرت مہدیؑ شہر
بیدر سے روانہ ہوے تو دو منزل کے بعد مولانا کے
خادموں نے حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہوکر بہت
عاجزی اور زاری کی کہ میرانجی مولانا کے ذریعہ سے
بہت سے لوگوں کی پرورش ہوتی ہے مہربانی فرماکر

عرصۂ دو پاس از درون گنبد آواز ہمچوں گفتار
دو کس می آمد ہر ہمہ کس می شنیدند بعدہٗ دو
پاس باز در کشادہ شدہ حضرت بیروں تشریف
آوردہ فرمودند کہ ما رعایت اولیاء اللہ
می دانیم لیکن سبب کوشش سید محمد کہ
گرد نعلین مبارک بقبرم رسد تا آمرزیدہ
شوم پس ازانجا بروضۂ شیخ سراج الدین
قرار فرمودند تا یک ہفتہ بعدہٗ فرزندان
سید محمد التماس ضیافت کردند فرمودند
کہ بندہ از مخدوم رخصت شدہ آمدہ است
ہیچ حاجت نیست میاں چاند جہاجر
عرض کردند کہ ایں گور پسر سید محمد است
نامش شاہ مکتو بود مخدومؒ نجات دہانیدہ
اند حضرتؑ فرمودند کہ حقتعالی برائے تسکین
خاطر سید محمدؒ چناں نمودہ اما بفرق یک
دیوار در عذاب ابد گرفتار است کہ ہرگز
ہیچ نخواہد شد وازانجا بیجا پور آمدند و در
مسجد یک کنگرہ ساکن شدند بعد دہ
روز قدم جدا نمودند دراں وقت فرمودند

دروازہ کو قفل لگا ہوا تھا خود بخود کھل گیا جب آنحضرتؑ
گنبد میں داخل ہوئے تو پھر دروازہ بند ہو گیا دو پہر
تک گنبد میں دو آدمیوں کی گفتگو کی طرح آواز آ رہی تھی
تمام لوگ سنتے تھے دو پہر کے بعد پھر دروازہ کھلا
امامؑ نے باہر تشریف لاکر فرمایا کہ ہم اولیاء اللہ کی
رعایت جانتے ہیں لیکن سید محمدؒ کی کوشش یہ تھی کہ
نعلین مبارک کی گرد میری قبر پر پہنچے اور میں بخشا جاؤں
بس سید محمد کے روضہ سے نکلکر شیخ سراج الدین
کے روضہ میں ایک ہفتہ قیام فرمایا۔ اس کے بعد سید محمدؒ
کے فرزندوں نے امامؑ سے ضیافت کی درخواست
کی تو فرمایا کہ بندہ مخدوم سے رخصت ہو کر آیا ہے
ضیافت کی کوئی حاجت نہیں میاں چاند جہاجرؓ
نے عرض کیا کہ یہ قبر سید محمدؒ کے فرزند کی ہے جن کا نام
شاہ مکتو تھا مخدومؒ نے نجات دلائی ہے حضرتؑ
نے فرمایا کہ حقتعالی نے سید محمدؒ کے دل کی تسکین
کے لئے اس طرح دکھلا دیا ہے لیکن ایک دیوار
کی آڑ میں ہمیشہ کے عذاب میں گرفتار ہے ہرگز نجات
نہ ہوگی۔ وہاں سے بیجا پور آئے اور ایک کنگرہ کی
مسجد میں قیام فرما کر چند روز میں وہاں روانہ ہوئے

دعوی مہدیت حضرتؑ سہ پاس کردہ بودم و بعد
صحو رجوع بحق شدم اما خجالت باقی است
تا کہ بر سرم قدم مبارک نہند خجالت دور نخواہد شد
لہذا از بسیاری کوشش و التماس ایشاں
بسوی گلبرگہ رواں شدند کسی گفت کہ میرانجی
ایں راہ دریا نیست بلکہ راہ گلبرگہ نیست
فرمودند میدانم لیکن بواسطہ سعی سید محمد
میروم بعدہ آنحضرتؑ بہ میاں شیخ بھیکؒ فرمودند
کہ چیزی می بینید عرض کردند بصدقہ میرانؑ
می بینم کہ سید محمد گیسو دراز پیرہن شربتی
رنگ و کلاہ سبز پوشیدہ اند و عنان
اسپ خوندکار بدست خود گرفتہ میروند تا
در باب حرم گنبد رسیدند با نعل بہ گنبد
می رفتند خادمان آنجا عرض کردند کہ
ایشاں ولی اللہ اند حضرت نعلین وا گزارند
فرمودند کہ سخن تو بشنوم یا سخن پیر تو می آرند
کہ دروا نو قست در دوازہ گنبد را قفل زدہ
بود یک بیک خود وا گشت چوں آنحضرتؑ
در گنبد داخل شدند باز در بستہ شد بقدر

اس لئے کہ مجھ سے سہوا خطا ہوئی تھی کہ میں نے تین بار
حضرتؑ کی مہدیت کا دعوی کیا تھا اور ہوشیار ہونے
کے بعد حق کی طرف رجوع ہوا لیکن شرمندگی باقی
ہے جب تک آپ میرے سر پہ قدم مبارک نہیں رکھیں گے
شرمندگی دور نہو گی لہذا امامؑ ان کی بہت کوشش
اور التماس کی وجہ گلبرگہ کی طرف روانہ ہوئے کسی نے
کہا میرانجی یہ راستہ دریا کا نہیں ہے بلکہ گلبرگہ کا
راستہ ہے تو فرمایا میں جانتا ہوں لیکن سید محمد
کی کوشش کے واسطہ سے جا رہا ہوں اس کے بعد
آنحضرتؑ نے میاں شیخ بھیکؒ سے فرمایا کہ کچھ
دیکھتے ہو تو عرض کیا کہ مہدیؑ کے صدقے سے دیکھتا
ہوں کہ سید محمد گیسو درازؒ شربتی رنگ کا کرتا اور
ہری ٹوپی پہنے ہوئے خوندکار کے گھوڑے کی لگام
اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے جا رہے ہیں اسی طرح
گنبد کے احاطہ کے دروازہ تک پہنچے اور نعل پہنے
ہوئے گنبد میں جا رہے تھے وہاں کے خادموں نے عرض
کیا کہ یہ اللہ کے ولی ہیں حضرتؑ نعلین نکالدیں
امامؑ نے فرمایا کہ میں تیری بات سنوں یا تیرے پیر کی
بات سنوں۔ بیان کرتے ہیں کہ اس وقت گنبد

باوعهد حقتعالی بود که ترا خاتم ولایت محمدی
خواهیم نمود پس بر محل وعده گاه خود آمده میدید
می آرند که آن ماهی مهتر یونس را در سینۂ خود
امانت داشته بود لهذا با وعدۂ خدا تعالی
بود که تو بندۂ ما را نگهداشتی ترا خاتم ولایت
نبینا بنمائیم بعده بمقام عدن رسیدند
روز آنجا مقام فرموده باز بجهاز سوار شدند
چون بموضع احرام رسیدند احرام بسته
فرمودند احرام بستیم خواه کس حاجی گوید یا
غازی چون بطواف بیت الله شریف
پیوستند بندگیمیاں نظام رض را پرسیدند
شما بمرتبۂ اول بکعبه آمده اید چه نشان دید
گفتند آن بار کعبه را سوای صاحب دیده
بودم اما این بار مع صاحب دیدم باز فرمودند
چیزی می بینید گفتند کعبه طواف خوندکار را
میکند. و خوندکار را می نماید و میگوید
فلیعبدوا رب هذا البیت بعده
یک روز که آن روز دوشنبه بود حضرت
بامر الله بین الرکن والمقام و بین الحجر الاسود

پیچھے پیدا کی گئی ہے اس سے اللہ تعالی کا وعدہ تھا کہ
ہم تجھکو محمد کی ولایت کے خاتم کو دکھائیں گے پس
مچھلی اپنے وعدہ کے مقام پر آکر ہمکو دیکھتی ہے۔
بیان کرتے ہیں کہ وہ مچھلی مہتر یونس کو اپنے سینہ میں
امانت رکھی تھی لہذا اس سے خدا تعالی کا وعدہ
تھا کہ تو ہمارے بندہ کی حفاظت کی ہے ہم تجھکو ہمارے
نبی کی ولایت کے خاتم کو دکھائیں گے۔ اس کے بعد
عدن کے مقام پر پہنچے تین دن قیام فرماکر پھر جہاز
پر سوار ہوئے جب احرام کے مقام پر پہنچے تو احرام
باندھکر فرمایا کہ ہم نے احرام باندھ لیا ہے خواہ کوئی
حاجی کہے یا غازی جب بیت اللہ شریف کے طواف
میں شریک ہوئے تو بندگیمیاں نظام رض سے پوچھا کہ
تم پہلے کعبہ کو جو آئے کیا علامت دیکھی تو کہا اس
وقت میں نے کعبہ کو صاحب کے سوا دیکھا اور اسوقت
صاحب کے ساتھ دیکھ رہا ہوں۔ امام نے پھر فرمایا کہ
کچھ دیکھ رہے ہو تو کہا کہ کعبہ ہمارے خوندکار کا طواف
کر رہا ہے اور ہمارے خوندکار کو دکھا کر کہہ رہا ہے کہ
عبادت کرو اس گھر کے رب کی۔ اس کے بعد
ایک دن جو پیر کا دن تھا حضرت مہدی نے اللہ کے

هذا الارض شدید و ساکنہ شقی
وازنڈاپوتا یدا بول یا داجھول رسیدند
در آنجا دیدند کہ مردم برای نشستن در سفینہ
تشریع می نمایند هنالک تلی هذه الابیات

ای قوم بحج رفتہ کجائید کجائید
معشوق ہمیں جاست بیائید بیائید
آنانکہ طلبگار خدائید خود آئید
حاجت بطلب نیست نیائید نیائید

بعدہ بر جہاز معقود گشتند مع سبعین نفر من
طالب المولیٰ واصل لقاء اللہ تعالیٰ بعد از چند
منازل طوفان ماہی بسی شد آں ماہی ہمچوں کوہ
عظیم بود سر خود از آب بیرون آورد و حضرت
بر کنارہ کشتی تشریف آوردہ ملاحظہ فرمودند
ماہی نیز سہ کرت سر از آب بالا کردہ می دید
پس بدست مبارک اشارہ بوداع فرمودند
بعضی گویند حضرت لعاب دہن مبارک
خود انداختند بخورد و برفت میاں سید سلام رضی اللہ عنہ
عرض کردند کہ میرانجی این چہ بود فرمودند
این ماہی بدنبالہ دریا ہفتم آفریدہ شدہ است

اور اس وقت فرمایا کہ یہ زمین سخت ہے اور اس میں
رہنے والے بدبخت ہیں اور پھر بیجا پور سے ڈابول
گئے وہاں دیکھا کہ لوگ جہاز میں بیٹھ رہے ہیں اس وقت
آپ نے یہ بیتیں پڑھیں۔

اے حج کو جانیوالی قوم کہاں ہو کہاں ہو
معشوق تو یہیں ہے یہاں آؤ یہاں آؤ
جو لوگ خدائے تعالیٰ کے طالب ہیں چلے آؤ
جنکو خدا کی طلب نہیں ہے مت آؤ مت آؤ

اس کے بعد امامؑ ستر اشخاص کے ساتھ جو اللہ کے
طالب اور اللہ کے دیدار سے مشرف تھے جہاز
میں بیٹھے چند منزل کے بعد مچھلی کا طوفان عظیم ہوا
مچھلی ایک بڑے پہاڑ کی جیسی تھی اپنا سر پانی کے
اوپر لائی حضرتؑ نے کشتی کے کنارے تشریف لیجا کر
ملاحظہ فرمایا مچھلی بھی تین بار پانی سے اپنا سر اوپر
کرکے دیکھی پس حضرتؑ نے مچھلی کو چلے جانے کیلئے
دست مبارک سے اشارہ فرمایا بعضے کہتے ہیں کہ
حضرتؑ نے اپنے دہن مبارک کا لعاب دیدیا میںؓ الا
مچھلی کھا کر چلے گئی۔ میاں سید سلام اللہ رضی اللہ عنہ نے عرض
کیا میرانجی یہ کیا تھا تو فرمایا کہ یہ مچھلی ساتویں دریا کے

تاج دین و ستون دین و صفائی و روشنائی
آوردید و حوا رضہ نیز بکنار گرفت و گفت یا ثمرۂ
فوادی و یا قرۃ عینی بلکہ یا امام الدین
و بسیار تضرع و زاری کرد چون آنحضرتؐ
از طواف بیرون آمدند یاران پرسیدند
کہ پشت مبارک از چہ تر شدہ است
فرمودند از گریۂ حوا کہ بغایت سرور و نشاط
بگریہ در آمدند و از انجا بطواف ابراہیم
خلیل اللہؑ رفتہ زیارت کردند ارواح
آنحضرتؐ نیز بسیار خرم حال شد و گفت
کہ ما براہ تو دیدہ دوختہ بودیم چرا کہ در
اسلام رسم و عادت و بدعت و ضلالت
اکثر پیدا شدہ است خوش آمدی سینۂ ما
مفرح گردانیدی بعد از چند ایام بر فقراں
حضرتؐ تمام فقر تافتہ ہمہ را مضطر گردانید پس
میاں نسید سلام اللہؓ عرض کردند ہمہ اصحابؓ
مضطر گشتہ اند فرمودند چہ خواہید کرد گفتند اگر
رضا باشد تا چیز یکہ از پس اضطرار مباح است
خواہم دید فرمودند فاما الحاف نباید کرد و ہرگاہ کہ

اے دین کے ستون اور اے دین کے تاج اچھا آیا
اور صفائی اور روشنی لایا اور حوا رضہ نے بھی اپنی گود میں
لیکر کہا کہ اے میرے دل کے میوے اور اے میرے
آنکھوں کی ٹھنڈک اور اے دین کے امام۔ اور بہت
تضرع و زاری کی جب آنحضرتؐ طواف سے باہر آئے تو
صحابہؓ نے پوچھا کہ آپکی پشت مبارک کس وجہ سے بھیگ
گئی ہے۔ تو فرمایا حوا رضہ نے فرط خوشی سے جو زاری کی
یہ اسیکی تری ہے اور وہاں سے ابراہیم خلیل اللہؑ
کے طواف کو جاکر زیارت فرمائی ابراہیمؑ کی ارواح بھی
بہت خوش ہوئی اور کہی کہ ہم تیری راہ دیکھ رہے تھے
اس لئے کہ اسلام میں رسم و عادت و بدعت اور ضلالت
اکثر پیدا ہو گئی ہے اچھا آیا اور ہمارے سینہ کو قوت
بخشا۔ چند روز کے بعد حضرتؐ کے فقرا پر کامل فقر
و فاقہ پڑا سب کو مضطر کر دیا پس میاں نسید سلام اللہ رضہ
نے امامؑ سے عرض کیا کہ تمام صحابہؓ مضطر ہو گئے ہیں تو فرمایا
کہ کیا کروگے کہا اگر رضا ہو تو جو چیز اضطرار کے بعد
مباح ہے دیکھی جائیگی فرمایا گڑگڑانا نہیں چاہیے اور
جس وقت میاں نسید سلام اللہ رضہ بازار گئے اثنا راہ
میں شریف مکہ بازار میں آیا تو اس سے کہا کہ کیا تیرے

باآواز بلند در مجمع خلائق حدیث رسول اللہ ص
خوانده دعوی مہدیت کردند که من اتبعنی
فهو مومن. بندگیمیاں نظام رض وقاضی
علاءالدین ویکی اعرابی می آرند که آں خواجہ خضر
بودند و بروایت دیگر امام مصلای شافعی بو
ایشاں ایستاده شده باآواز بلند گفتند
انا نتبعک می آرند حضرت میرانؑ فرمودند
قاضی در شرع بچند گواه راضی قاضی علاءالدین
جواب دادند قاضی بدو گواه راضی بعد
بوثاق خود آمدند پس خلائق آنجائی میان
یکدیگر گفتند که ایں مرد قول عظیم گفت
کما قال النبیؑ الحال تکرار باید کرد باز میان
خویش گفتند کسی دراں وقت سوال کردن
نتوانست دریں وقت ہم ہرگز نتوانید کرد
پس ازاں بطرف مہتر آدمؑ وحوارضؓ رفته زیارت
کردند ارواح مہتر آدمؑ آنحضرتؐ را بکنار
گرفت وبسیار مسرور گشت وگفت ما منتظر
قدوم شما بودیم دین بسیار پژمرده شده بود
ورسوم وبدعت ظهور گشته خوش آمدید

حکم سے رکن ومقام اور حجر اسود کے درمیان بلند آواز
سے مجمع خلائق میں رسول اللہؐ کی حدیث پڑھکر
دعوی مہدیت فرمایا کہ "جس نے میری پیروی کی
وہ مومن ہے۔" بندگیمیاں نظامؓ اور قاضی علاءالدینؓ
اور ایک اعرابی بیان کرتے ہیں کہ وہ خواجہ خضرؑ تھے اور
ایک روایت سے شافعی کے مصلے کے امام تھے ان
حضرات نے کھڑے ہوکر بلند آواز سے کہا کہ ہم تیری
اتباع کرتے ہیں بیان کرتے ہیں کہ حضرت مہدیؑ نے
فرمایا کہ شرع میں قاضی کتنے گواہ پر راضی ہوتا ہے
تو قاضی علاءالدینؓ نے جواب دیا کہ دو گواہ پر راضی
ہوتا ہے اس کے بعد امامؑ اپنے مقام پر آئے پس وہاں
کے خلائق آپس میں کہنے لگی کہ اس مرد نے نبیؐ کی طرح
بڑی بات کہدی اب تکرار کرنی چاہیئے پھر آپس میں
کہنے لگے کہ کوئی شخص دعوی کے وقت سوال نہیں کر سکا
تو اب بھی سوال نہیں کر سکتا اس کے بعد امامؑ نے
آدمؑ اور حواؓ کی قبروں کی طرف جاکر زیارت فرمائی مہتر
آدمؑ کی ارواح نے آنحضرتؐ کو اپنی گود میں لیا اور بہت
خوش ہوئے اور کہا کہ ہم تمہاری آمد کے منتظر تھے
دین بہت کھملا گیا تھا رسوم وبدعت ظاہر ہوگئے۔

گجرات بروید که دعوت مهدیت شما را در گجرات
تهییج خواهد شد پس زر کرایه باز گرفته بوالیان
سفینه دادند و مع الرکب فی البحر انتقال نمودند در میان
کشتی نیز اضطرار بر یاران حضرت رسیده میان
سید سلام الله رض عرض کردند که درین جهاز چیزی آش
و آب به مردمان مقرر است اگر رخصت باشد بگیرم
فرمودند اگر شما مضطر شده باشید مباح است پس
عرض کردند که بحضرت مدتی شده که چیزی جنس طعام
بقالب مبارک نرسیده است اگر رضا معونت
اعلام بخشند تا چیزی برای حضرت خواهم آورد
فرمودند بنده مضطر نشده است چون سعی بلیغ کردند
فرمودند بنده متوکل است پس هرگاه که راه دریا سه روز
مانده بود باد تند و تیز درگرفت بدان سبب مردم
اهل سفینه در تفرقه عظیم افتادند در آن حال حضرت
بطریق خواب خفته بودند میان سید سلام الله متحمل
نتوانستند بملازمت حضرت عرض کردند که طوفان باد
تمام پیدا شده است فرمودند بنده چه کند گفتند که
خوندکار می فرمودند که کلید های مخزن اسرار غیب
بدست من هستند فرمودند که صاحب است او همه

دعوت گجرات میں ظاہر ہوگی پس اونٹ والوں سے
کرایہ کی رقم واپس لیکر کشتی والوں کو دیئے اور بحری سفر
کرنے والوں کے ہمراہ روانہ ہوئے کشتی میں بھی حضرت
کے صحابہ رض پر اضطرار ہوا میاں سید سلام اللہ رض نے عرض
کیا کہ اس جہاز میں لوگوں کے لئے گنجی اور پانی مقرر ہے
اگر اجازت ہو تو لیتا ہوں فرمایا اگر تم مضطر ہوگئے
ہو تو مباح ہے پس عرض کیا کہ حضرت پر بہت مدت
گزری کوئی چیز کھانے کی قسم کی قالب مبارک میں نہیں
پہنچی اگر اعانت کی رضا ظاہر فرمائیں تو حضرت کے لئے کوئی
چیز لاؤں گا۔ فرمایا بندہ مضطر نہیں ہوا ہے جب سعی
بلیغ کئے تو فرمایا بندہ متوکل ہے پس جبکہ منزل کو
پہنچنے کے لئے دریا کا راستہ تین روز باقی تھا تیز ہوا
چلنے لگی اسی سبب سے اہلیان کشتی بہت پریشان
ہوگئے اس وقت حضرت بطریق خواب لیٹے ہوئے
تھے میاں سید سلام اللہ رض نے پریشانی کو برداشت
نہ کر کے حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ ہوا کا طوفان
کامل پیدا ہوگیا ہے۔ فرمایا بندہ کیا کرے۔ عرض کیا
کہ خوندکار فرماتے تھے غیب کے بھیدوں کے مخزن
کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہیں فرمایا صاحب (خدا تعالیٰ)

میاں سید سلام اللہ رض در بازار رفتند آشنای آں
شریف در بازار روز آمدیاد گفتند کہ عندک
شئی حق اللہ قال نعم فقال کم فقیر فی الفقر
مضطر پس پنجصد ابراہیمی بداد میاں مذکور آمدہ عرض
کردند خدا تعالیٰ چیزی دادہ است فرمودند ایں
دادہ الٰہی نیست بلکہ عند اللہ خواستید پس
مردمان را غلہ آب حلکردہ دادند چراکہ بسبب فاقہا
حلق ایشاں بستہ شدہ بود کہ ہمہ کساں راہفت
ہشت روز متواتر بفاقہ گذشتہ بود مع ذالک
حضرت میراںؑ را عرض کردند کہ بر حضرت بسیار
روزہا شدہ کہ بفاقہ گذشتہ است برای خوندکار
ہم چیزی بیارم فرمودند کہ بندہ متوکل است بندہ نباید
خورد بشما اضطرار رسیدہ است مرا نرسیدہ و باز فرمودند
بدانید کہ بندہ را احتیاج بشر نیست اما بسبب تادیب
شریعت رسولؐ صرف خواہد شد ہمچنیں ہفت ماہ
یا نہ ماہ و بعض گویند سہ ماہ در کعبہ شریف اقامت
حضرت امیرؑ بود بعد عزم زیارت مصطفیٰؐ کردند و کرایہ
نیز شتر بانان دادہ بودند کہ از روح مقدس
حضرت رسالت پناہؐ معلوم شد کہ اے سید محمد شما دیار

حق اللہ ہے تو کہا ہاں پھر کہا کئی فقرا فقر و فاقہ سے
مضطر ہیں تو اس نے پانچسو ابراہیمی دیئے میاں مذکور
نے امامؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ خدا تعالیٰ
ایک چیز دیا ہے تو فرمایا کہ یہ اللہ کا دیا ہوا نہیں ہے
بلکہ تم اللہ سے چاہے پس گنجی بنا کر صحابہؓ کو پلائے
کیونکہ فاقہ سے ان حلق بند ہو گئے تھے اور سب پر
سات آٹھ روز متواتر فاقہ میں گذرے تھے اس کے
باوجود حضرت مہدیؑ سے عرض کئے کہ حضرتؑ پر بہت
روز فاقہ میں گذرے خوندکار کیلئے بھی کوئی چیز
لاتے ہیں، فرمایا کہ بندہ متوکل ہے بندہ نہیں کھائیگا
تم کو اضطرار پہنچا ہے اور مجھکو نہیں پہنچا پھر فرمایا ہاں
رکھو کہ بندہ کو بشر کی احتیاج نہیں ہے لیکن شریعت
رسولؐ کا ادب دینے کے لئے صرف کیا جائیگا اسی
طرح سات یا نو ماہ فاقہ میں گذرے۔ اور بعض کہتے
ہیں کہ امامؑ نے کعبہ شریف میں تین مہینے قیام فرمایا
اس کے بعد مصطفیٰؐ کی زیارت کا ارادہ فرمایا اور اونٹ
والوں کو کرایہ بھی دیدیئے تھے لیکن حضرت رسالت پناہؐ
کی روح مقدس سے معلوم ہوا کہ اے سید محمد تم
گجرات کے شہروں کی طرف جاؤ تمہاری مہدیت کی

تو توفیق بخش تا از برای محبت تو جان و تن
در بازم و برای لقاء تو در کوشم و جام عشق
تو بنوشم و ذیل عطاء تو در بر پوشم این زن
که جان خود برین مرده دانسته فدا ساخته است
و برای محبت او بمحبت عشق مجازی تن خود را
سوخته خاکستر گردانیده است همچنان
برای خدا که خالق کل شئ و رازق کل حی
و لم یزل ملکه وحده لا شریک له
ذات اوست کسیکه جان و تن خود را فدا
سازد چه لذت و مرتبت یابد زهی غفلت
که کم همت ازین زن سوخته شده اند
وای بر ان هزار وای این چنین پند
گفته از نظر پسر باغبان غائب شدند
پسر مذکور بعد سمع گفتار خواجه در جذبه
دامی بے ہوش مانند آبا و اجداد ایشان
مشرک و باغبان بودند ایشان را برای
آبیاری درختان می فرمودند ایشان
زیر درختان بجذبہ حق مستغرق شده
بے ہوش می ماندند و بر او رحم ایشان آمده

حضرت خواجہ خضرؑ نے آپ نے بلند آواز سے آہ ماری
اور گریہ و زاری کرتے ہوئے نہایت عاجزی سے
کہا کہ یا اللہ تیرے عشق کی آگ میں جلنے کی توفیق عطا فرما
تاکہ میں تیری محبت میں تجھ پر جان و تن نثار کروں اور
تیرے دیدار کی کوشش کروں اور تیرے عشق کا پیالہ
نوش کروں اور تیری عطا کے دامن کا لباس پہنوں
یہ عورت اپنی جان جان بوجھکر اس مردہ پر فدا کر دی
اور اس کی محبت میں جو عشق مجازی کی محبت ہے اپنے
جسم کو جلا کر راکھ کر ڈالی اسی طرح خدا تعالیٰ کیلئے
جو ہر چیز کا پیدا کرنے والا اور ہر زندہ کو رزق دینے والا
اور ہمیشہ سے ہے اس کا ملک وہ ایک ہے اس کا کوئی
شریک نہیں۔ اسی کی ذات ہے جو شخص اپنی جان
اور تن کو فدا کرے تو کس قدر لذت اور مرتبہ پاوے
عجب غفلت ہے کہ لوگ اس سوختہ عورت سے بھی
کم ہمت ہو گئے ہیں ان پر افسوس بلکہ ہزار افسوس
ہے ایسی نصیحت کر کے حضرت خواجہ خضرؑ باغبان
کے لڑکے کی نظر سے غائب ہوگئے پسر مذکور خواجہ خضرؑ
کی ان باتوں کو سنکر ہمیشہ جذبہ میں بیہوش رہا
ان کے آبا و اجداد مشرک اور باغبان تھے جو ان کو

کلید ہا بغلام تسلیم کردہ است تا راہ رضای صاحب بیند یا از خود بکشاید بعدہ ایستادہ شدہ بہر سو نظر فرمودند پس باد تند آہستہ ماند بعدہ فرمودند چنین فضل بندہ دانستید ہر آن جہازی کہ دران بندہ باشد اہل آن مغروق شوند حاشا وکلا باد را امر خدا بود کہ در یکپاس در بیع راہ سہ شبانروزہ ببری فی الحقیقۃ یعنی مدتی شد کہ بندۂ ما ہیچ نخوردہ بجز آبیکہ دو بار در دریا شور آب شیرین برای او آوردمی بعدہ آنحضرت بدیو بند آمدند واز دیوبند بشہر احمد آباد تشریف آوردہ ہجدہ ماہ در مسجد تاج خان سالار اقامت فرمودند بسیار کسان در انجا معتقد شدند۔
نقل است کہ فرزند باغبان بے پدر بسی جاذب بود سبب جذبۂ او آنست کہ یکی مشرک زنار دار مرد و زنش معہ محروق شد دران اثنا ناگاہ دیگر یکی مرد بلباس مشرکان منظور شد کہ حضرت خواجہ خضر صلوات اللہ علیہ بودند بصوت اعلی آہ زدند و بحال تضرع و رقت نہایت رقت کردہ گفتند کہ الہی بسوز عشق

ایک ہے اس نے تمام کنجیاں غلام کے حوالہ کئے ہیں صاحب کی رضا کی راہ دیکھے یا خود کھولے اس کے بعد امامؒ نے کھڑے ہو کر چو طرف نظر مبارک ڈالی پس تیز ہوا دھیمی ہوگئی اس کے بعد فرمایا کہ تم نے بندہ کا ایسا فضل جانا ہر وہ جہاز جس میں بندۂ خدا رہتا ہے اس جہاز کے بیٹھنے والے ڈوب جائیں ہرگز نہیں۔ ہوا کو خدا تعالیٰ کا حکم تھا کہ جہاز کے تین دن تین رات کے راستہ کو پونے چار گھنٹے میں پہنچائے فی الحقیقۃ۔ یعنی مدت ہوگئی ہے ہمارا بندہ بجز پانی کے جو دو بار کھاری دریا میں میٹھا پانی اس بندے کے لئے لائے تھے کوئی چیز نہیں کھایا اس کے بعد آنحضرتؒ دیوبند میں آئے اور دیوبند سے شہر احمد آباد تشریف لیگئے اور اٹھارہ مہینے تاج خاں سالار کی مسجد میں قیام فرمایا وہاں بہت سے لوگ معتقد ہوگئے۔ نقل ہے کہ ایک باغبان کا لڑکا جس کے باپ کا انتقال ہوگیا تھا بہت جاذب تھا اس کے جذبہ کا سبب یہ ہے کہ ایک مشرک زنار دار مرگیا اسکی عورت اس کے ساتھ جل گئی اس اثنا میں یکا یک ایک دوسرا مرد مشرکوں کے لباس میں ظاہر ہوا وہ مرد

خاطرم تسکین نیابد فرمودند من ترا بنمایم دست
شان گرفته برلب آب بردند و گفتند چنانچه
من اشنان کنم تو ہم بکن پس وضو کردند و
گذاردند بعدہ گفتند چنانچہ من سجدہ
کنم تو نیز بکن ہر دو کسان دوگانہ ادا کردند
پس گفتند بگو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول
اللہ جواب دادند چون باشد کہ ہرگز آباو
اجداد ما نگفتہ اند گفتند اگر دیدار پروردگار
خواہی بگوئی وگرنہ در آہی این گفتار ہرگز
نخواہی دید پس اوشان طالب صادق
بودند لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔
گفتند بعدہ آن مرد حریف گفت کہ بر ہمین
دوست کن البتہ خواہی دید پس آن پسر
دامان حضرت خواجہ استوار گرفتہ
گفت حالا ہرچہ بدل آید بتو خواہم کرد وگرنہ
آنکہ گفتہ بنمائی جواب دادند اگر طالب
صادق از اینجا باحمدآباد بروی کہ در آنجا
مسجد تاج خان سالار حضرت میران
سید محمدؒ از چندروز اقامت فرمودہ اند

کون ہے تو انھوں نے کہا ہمارا مقصود ہمارا خالق ہے
جبتک میں اپنے خالق کو نہیں دیکھونگا میرے دل کو
سکون نہوگا خواجہ خضرؑ نے فرمایا میں تجھکو تیرے خالق
کو دکھاتا ہوں ان کا ہاتھ پکڑ کر پانی کے کنارہ لیگئے
اور کہا جس طرح میں غسل کرتا ہوں تو بھی کر اور خود وضو
کیئے اور وضو کرلے اس کے بعد کہا جیسا میں سجدہ
کرتا ہوں تو بھی کر دونوں نے دوگانہ ادا کیا پس خواجہ
نے کہا بول اللہ کے سوائے اللہ نہیں ہے محمد اللہ
کے رسول ہیں۔ جوابدیا کہ یہ کیسے ہوگا ہمارے باپ
دادا نے ہرگز ایسا نہیں کہا۔ خواجہؒ نے کہا اگر تو پروردگار
کا دیدار چاہتا ہے تو ایسا بول ورنہ تو خدا کو ہرگز
نہیں دیکھیگا پس وہ اللہ کے طالب صادق تھے
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا اس کے بعد
اس مرد حریف نے کہا تو ہمیشہ یہی کہتا رہ بیشک تو
اللہ کو دیکھیگا پس اس لڑکے نے حضرت خضرؑ کا دامن
مضبوط پکڑ کر کہا کہ اب جو کچھ میرے دل میں آئے
تیرے ساتھ کرونگا ورنہ تونے جیسا کہ کہا تھا خدا
کو دکھا خضرؑ نے جواب دیا کہ اگر تو طالب صادق ہے
تو یہاں سے احمدآباد جا کیونکہ وہاں تاج خان سالار کی

دیدے کہ ازیں عالم بے ہوش است مشت زدہ
ہوشیار کردہ گفتی کہ تمام آب ضائع کردی
و ہیچ یکی درخت را نرسانیدی پس
ازیں اگر آب را ضائع کنی و بدرختاں
نرسانی بسیار ضرب خواہیم زد چوں آنہا
چنیں گفتہ می رفتی و ایشاں فی الحال
ہمچناں بے ہوش می گشتی تا کہ عموی ایشاں
از ایشاں ناامید شدہ وداع کرد پس
ایشاں را نیز چنیں منظور بود کہ از قید
ایشاں بے قید باشم تا برای لقاء اللہ
بسعی بلیغ کوشم فی الجملہ پیش ازیں شنیدہ
بودند کہ خدای را یکی خانہ است کہ در آنجا
او را تواں یافت ورای آں لقاء مولیٰ
محال است پس ایشاں نیت مکہ مبارک
کردند و در راہش قدم نہادند بعد طی
چند منزل مردی پر فیض و برکت بصورت
اول پیش ایشاں آمدہ گفت کہ ترا پریشان
حال می بینم حاجت تو چیست و مطلوب تو کیست
گفتند مقصود ما خالق ما ست تا کہ او را ببینم

پانی دینے کیلئے ان سے کہتے تھے اور یہ جھاڑوں کے
نیچے حق کے جذبہ میں مستغرق ہوکر بیہوش رہتے تو
اور ان کے چچا اور بھائی آکر دیکھتے کہ اس عالم
بے ہوش ہیں تو مکھی مار کر ہشیار کرکے کہتے کہ سارا
ضائع کر دیا کسی درخت کو نہیں پہنچایا اگر پھر پانی
ضائع کریگا اور درختوں کو نہیں پہنچائیگا تو ہم بہت
ماریں گے جب وہ لوگ اس طرح کہکر چلے جاتے تو یہ
پہلے کے جیسے بے ہوش ہو جاتے یہانتک کہ ان کا چچا
ان سے نا امید ہوکر چلا دیا پس انکو بھی یہی منظور
تھا کہ ان کے قید سے بے قید ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ
کے دیدار کیلئے کامل کوشش کریں حاصل کلام اس سے
پہلے انھوں نے سنا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک گھر ہے
اس گھر میں اللہ کو پا سکتے ہیں اس گھر کے سوائے دوسرے
گھر میں اللہ کا دیدار محال ہے پس انھوں نے مکہ
مبارکہ کو جانیکی نیت کی اور مکہ کے راستہ پر قدم
رکھا چند منزل طے ہونے کے بعد ایک مرد فیض اور
برکت سے بھرا ہوا پہلے کے جیسا مشرکوں کی صورت
میں ان کے سامنے آکر کہا کہ میں تجھکو پریشان حال
دیکھتا ہوں تیری حاجت کیا ہے اور تیرا مطلوب

چہل شبانروز تازہ بودند بعدہ خبر تازگی گلہای
مذکور بحضرتؑ رسید فرمودند قبرش محو کنید و گرنہ
خلق اللہ پرستش کنند ناگاہ سیلاب رسیدہ محوش
گردانید چون ظہور ولایت درین شہر بسیار شد
مردمان مثل امرا و تجار و خواتین و ملوک و علماء و
مشائخان کہ علاقہ پیری و مریدی داشتہ بودند
بملازمت آنحضرتؑ آمدہ مرید گشتہ بترک دنیا طالب
لقاء اللہ در صحبت حضرتؑ مستقر می ماندند بدان واسطہ
مشائخان ریاکوش و علمای تہی ہوش و اکابران
غفلت نوش از روی حسد و حقد بحضرتؑ امیر سوال
کردند کما قال فی الفتوحات - الآیۃ اذا خرج
ھذا الامام المہدی فلیس لہ عدو مبین
الا الفقہاء خاصۃ. سوال اگر زن کسی در
حیات شوہر خود بے حکم او رفتہ در عقد دیگر درآید
در شرع محمدی جائز است جواب فرمودند اگر
عنین باشد جائز است عجب است کہ دانستہ
دختر خود را بشوی عنین چون می دہند پس
والیان بحکم شرع تفریق کنند یا نہ مشائخان
و علمایان اہل دیانت روا میدارند یا نہ

رات تازے تھے۔ ان پھولوں کی تازگی کی خبر حضرتؑ
کو جو پہنچی تو فرمایا ان کی قبر کو میٹ دو ورنہ مخلوق پرستش
کرینگی یکایک پانی آ کر قبر کو میٹ دیا جب حضرتؑ کی
ولایت کا ظہور اس شہر میں بہت ہوا تو امرا تجارت
پیشہ پردہ نشین عورتیں بادشاہاں علماء اور مشائخین
جو پیری مریدی کرنے والے تھے حضرت مہدیؑ کی خدمت
میں حاضر ہو کر مرید ہوئے تارک دنیا طالب دیدار
خدا ہو کر حضرتؑ کی صحبت میں رہنے لگے اس لئے ظاہر
پرست مشائخین اور بے عقل علما اور غفلت کی شراب
پئے ہوئے بڑے لوگ بغض و حسد سے حضرتؑ پر سوال
کئے جیسا کہ فرمایا محی الدین ابن عربیؒ نے فتوحات
مکیہ میں کہ جب امام مہدیؑ نکلیں گے تو ان کے کھلے
دشمن خصوصاً علماء ہوں گے۔ سوال یہ ہے کہ اگر
کسی کی عورت شوہر کی زندگی میں شوہر کے حکم کے بغیر
جا کر دوسرے سے عقد کرے تو کیا شرع محمدی میں
جائز ہے تو امامؑ نے جواباً فرمایا کہ اگر شوہر نامرد ہو تو
جائز ہے تعجب ہے کہ جانکر اپنی لڑکی کو نامرد سے
کیوں عقد کرتے ہیں پس اس عورت کے عزیز شرع
کے حکم سے جدا کرتے ہیں یا نہیں دیانتدار علماء و مشائخین

اگر خدائے را دیدن می خواہی اوشاں یہ تو
نماید دگرنہ ہرگز نخواہی دید پس ایں
گفتہ غائب شدند بعدہ آں عاشق
سرمست باحمدآباد آمدند و دو ہار گل وحائل
وسہرہ پیش داشتند حضرت میراںؑ را
فرمان حضرت عزت دررسید کہ برائے
لقاء ما بندۂ ما جی آید استقبال او کن حضرتؑ
چند اقدام مستقبل اوشاں رفتند چوں نظر
شاہ دوراں افتاد در حال ایشاں افتاں
وخیزاں بر پای مبارک سر نہادند حضرتؑ سر
بر داشتہ بکنار خود گرفتند پس دست گرفتہ
در مسجد آوردہ بذکر خفی تلقین فرمودند چوں بزبانشا
شریف لا الہ الا اللہ وارد شد فی الحال
دیدار ذوالجلال بے پردہ موصول گشتہ
وبے ہوش شدہ افتادند حضرتؑ ہار وحائل
وسہرہ بدست مبارک خود بر سر وگلوی اوشاں
بستہ میاں حاجی نام نہادند سہ روز حیات
ماندہ بعدہ جان بحق سپردند دگلہا کہ برای
زیارت شاں در قبر انداختہ بودند تامدت

مسجد میں حضرت میراں سید محمدؑ چند روز سے مقیم ہیں اگر
خدا کو دیکھنا ہی چاہتا ہے تو وہی ذات تجھے خدا کو
دکھائیگی وگرنہ تو ہرگز نہیں دیکھیگا پس خواجہ یہ کہکر
غائب ہو گئے اس کے بعد وہ عاشق سرمست پھولوں
کے دو ہار حائل اور سہرہ لیا ہوا احمدآباد آیا اور حضرت
مہدیؑ کو اللہ تعالیٰ کا فرمان پہنچا کہ ہمارے دیدار کیلئے
ہمارا بندہ آتا ہے اس کا استقبال کر حضرتؑ چند
قدم ان کے سامنے گئے اور آپ کی نظر مبارک جونہی
ان پر پڑی اسیوقت گرتے پڑتے آکر حضرتؑ کے
قدم مبارک پر سر رکھدیا اور آپ نے ان کا سر اٹھا
اپنی گود میں لیا اور ہاتھ پکڑکر مسجد میں لاکر ذکر خفی کی
تلقین فرمائی جب آپ کی زبان شریف سے لا الہ
الا اللہ (اللہ کے سوا اللہ نہیں ہے) کا کلمہ نکلا
تو وہ اسی وقت دیدار ذوالجلال سے بے پردہ مشرف
ہوئے اور بے ہوش ہو کر گرے حضرتؑ نے ہار حائل
اور سہرہ اپنے دست مبارک سے ان کے سر او گلے
میں باندھکر میاں حاجی نام رکھا تین روز زندہ
رہے اس کے بعد جان حق کے حوالہ کی ان کی زیارت
کے لئے پھول قبر پر جو ڈالے گئے چالیس دن اور

البته حاکم آن شهر را سینه دریش است سلطان
مذکور پرسید چه باید کرد گفتند او را از شهر بلکه
از بلاد حکومت خود بدر باید کرد زیرا چه صورت
اخراج که الاخراج اشد من القتل واقع
است بنا بر گفته علما سلطان متعصب گشته
اعتماد خاں را که از امراء کلاں بود برای اخراج
حضرتؒ از چاپانیر با احمد آباد فرستاد چون
خان مذکور بملازمت حضرت آمده فرمان سلطان
پیش داشت و عرض کرد که حکم سلطان چنین
است که حضرت از احمد آباد قدم سعادت جدا
نموده بجای دیگر سکونت فرمایند جواب
فرمودند فرمان پادشاه تو مر ترا ست هر گاه که
فرمان پادشاه من میشود در وان تو اهم شد باز
فرمودند این نادانان چه دانند که بیان
شریعت چیست و بیان حقایق چیست بنده
تابع شریعت مصطفیٰ است بیان شریعت
میکند هر جا که قدم رسولؐ پیدا شتند بنده
بران اثر می دارد حقایق هیچون چیز نیست
اگر بنده حقایق بیان کند اکثر الناس لا یعلمون

حقائق کا بیان [illegible]
بیانی درپیش ہے سلطان مذکور نے پوچھا کیا کیا جائے
تو کہا سیدؒ کو شہر سے بلکہ [illegible]
سے نکال دینا چاہیے [illegible]
جیسا کہ اخراج قتل سے زیادہ [illegible]
متعلق واقع ہے [illegible] سلطان نے علما کے
کہنے پر تعصب ہو کر اعتماد خان کو جو [illegible] امرا میں
سے تھا حضرتؒ کے اخراج کے لئے [illegible]
روانہ کیا [illegible] خان مذکور [illegible]
سلطان کا فرمان پیش [illegible]
ایسا ہے کہ حضرتؒ احمد آباد سے [illegible]
سکونت فرمائیں [illegible] جواب [illegible]
کا فرمان تیرے لیے ہے [illegible] بادشاہ کا
فرمان [illegible]
کیا جانیں کہ [illegible]
بیان کیا ہے [illegible] مصطفیٰ کی شریعت [illegible]
شریعت [illegible]
رکھا بندہ بھی [illegible]
ہے اگر بندہ حقائق بیان کرے تو اکثر لوگ نہیں جانتے

اگر در بازار متاعی بگمان سلامتی می خرند عیب
شرعی درو هویدا شد واپس دهند یا نه برای
معامله دنیا ردوں اینهمه گردش روا میدارند
اگر کسی طالب خدا تعالی است حاجت او دریکی
جا روانه گردد جائز ندارند که جای دیگر بمقصود
خود رسد باز فرمودند ہی طلب خدای که از طلب
دنیا کمتر باشد اگر یکجا حاصل نشود تا دیگر جا حاصل
کنند روا ندارند چوں مشائخاں و علما یان مذکور
باحضرت تقریر کردن نتوانستند پیش سلطان
محمود بادشاه گجرات رفته گفتند و بعضی عرضها
بدرگاه بادشاه مذکور ارسال داشتند
که ایں سید نام سید محمد دارد دعوی اعظم میکند
و اکثر مردم و خواتین و عساکر چند را مرید خود
ساخته حکم بر ترک دنیا می کنند و بسیار کساں
تارک دنیا شده و عزلت از خلق گرفته در
صحبت شاں ملازم گشتند ایں ہمه ہزیمت
عساکر آں سلاطین پناه است و نیز
جمیع الناس را فریفته گردانیده بیان حقایق
میکنند ہر آں شہر که بیان حقائق در و می شود

روا رکھتے ہیں یا نہیں اگر بازار میں کوئی چیز اچھی ہونے
کے گمان سے خریدتے ہیں اور اس میں شرعی عیب
ظاہر ہو جائے تو واپس دیتے ہیں یا نہیں کیونکہ دنیا
کے معاملہ میں یہ تمام گردش روا رکھتے ہیں اگر کوئی
خدا کا طالب ہے اور ایک جگہ اس کی حاجت پوری
نہو تو وہ دوسری جگہ اپنے مقصود کو پہنچے تو جائز
نہیں رکھتے کیا اچھی ہے خدا کی طلب کہ دنیا کی طلب
سے کم درجہ ہوئی اگر ایک جگہ حاصل نہو تو دوسری جگہ
حاصل کرنے کو روا نہیں رکھتے جب علماء اور مشائخین
مذکور حضرت سے تقریر میں عاجز ہوئے تو سلطان محمود
بادشاہ گجرات کے پاس جاکر کہے اور بعضے عرضیاں
لکھکر بادشاہ کی درگاہ میں روانہ کئے کہ یہ سید جن کا
نام سید محمد ہے بڑا دعوی کرتا ہے اور اکثر لوگوں
اور پردہ نشین عورتوں اور لشکریوں کو مرید کرکے
ترک دنیا کا حکم کرتا ہے اور بہت سے لوگ ترک دنیا
کرکے مخلوق سے علیحدگی اختیار کرکے سید محمد کی صحبت
میں رہتے ہیں یہ سب اس سلاطین پناہ کے لشکر کی
شکست ہے اور نیز سید محمد نے تمام لوگوں کو فریفتہ
کر لیا ہے حقائق کا بیان کرتا ہے ہر وہ شہر جس میں

فرود آمده مشغول نماز شدند ہماں زماں لشکر
ملاعین قریب رسیدہ ہر چند سعی معرفت می کردند
نتوانستند کہ بشناسند زیرا چہ ایشاں را و اسپ
ایشاں را رنگ دیگر پیدا شدہ بود باز تعقب
آں سواراں رفتند چوں از نماز فارغ شدہ
بطرف دیہ مذکور قدم جرا نمودہ کسی را پرسیدند کہ
اینجا بانگ نماز کہ گفت او جواب داد کہ یکی طائفہ
است سر گروہ آں سید است کہ در مکہ
دعوی مہدیت کردہ حالا بحکم بادشاہ
اعتماد خاں از شہر احمد آباد دبدر کردہ است
اذاں ہمدریں طائفہ شدہ بندگیمیاں نعمت رض
درحال بملازمت حضرت رسیدند یک برادر
بر در ایستادہ بودند ایشاں پرسیدند کہ من ارادہ
دیدن اقدام آنحضرت داشتہ آمدہ ام آں
برادر بدرگاہ عالی عرض نمودند حکم شد کہ
آمدن دہید چوں حاضر شدند و نظر بر ذات
حمیدہ صفات افتاد فرمودند کہ بیا سید میاں
نعمت پر نعمت درحال افتاں و خیزاں
بر پای مبارک سر نہادند حضرت سر ایشاں

گھوڑوں سے نیچے نہیں اترتے تو خود گھوڑے سے اتر کر
نماز میں مشغول ہوگئے اسی وقت ملاعین کا لشکر
قریب پہنچا اور ان کو پہچاننے کی بہت کوشش کی
مگر نہیں پہچان سکے کیونکہ ان کا اور ان کے گھوڑے کا
رنگ بدل گیا تھا پھر ان سواروں کا پیچھا کئے جو فرار
ہوگئے تھے جب آپ نے نماز سے فارغ ہوکر موضع سانتیج
میں پہنچکر کسی سے پوچھا کہ یہاں کس نے اذان دی
اس نے جواب دیا کہ ایک جماعت ہے ان کا سردار
سید ہے جس نے مکہ معظمہ میں دعوی مہدیت کیا ہے
اب اعتماد خاں نے ان کو بادشاہ کے حکم سے شہر
احمد آباد سے نکالدیا ہے اذاں اسی جماعت میں ہوئی
حضرت بندگیمیاں نعمت رض اسی وقت حضرت مہدی ع کی
ملازمت میں پہنچے امام ع کے ایک صحابی رض دروازہ پر
کھڑے تھے ان سے پوچھا کہ میں آنحضرت ع کے قدموں
کو دیکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں تو اس صحابی نے
حضرت ع سے عرض کیا حکم ہوا کہ آنے دو جب خدمت
میں گئے اور اس ذات حمیدہ صفات پر نظر پڑی
تو حضرت ع نے فرمایا کہ آؤ میاں نعمت پر نعمت اسی
وقت گرتے پڑتے جا کر حضرت ع کے قدم مبارک پر سر رکھدیا

تحریک خواهند شد پس ازاں حضرت بطرف نهرواله
رواں شدند موضع سانتیج نام قریه که دراں نزول
کرده بودند بندگی میاں نعمتؒ امرازادهٔ کلاں از
قوم بنمانی بسیار سرہنگ وستمگار و خونخوار بودند
که اکثر مردم بدست ایشاں دادخواه بودند روزی
پسر حبشی را قتل کردند پدرش پیش بادشاه
دادخواه شد بادشاه کسان خود را با انبوه سپاه
مقدار هفت صد سوار جنگ آزموده برائے
گرفتاری میاں مذکور فرستاده بود چوں خبر
یافتند بابیست و پنج کس مردم فرار نموده
رو بجانب سانتیج نهادند پس فوج بادشاه
تعاقب نموده چوں ایشاں قریب سانتیج رسیدند
آواز بانگ نماز بگوش ایشاں رسید بایاران
خود گفتند وقت نماز پیشین شده است بر دل
نهایت اثر آواز موذن تغالب کرده است
ایستاده نماز گزاریم یاراں بعتاب گفتند که
ایں چه وقت نماز است دشمن درپے است
اگر بنماز مشغول شویم ماخوذ گردیم چوں دیدند که
یاراں فرود نمی آیند خود از اسپ

ہیں جل جائیں گے اس کے بعد حضرتؒ نہروالہ کی طرف
روانہ ہوئے اور ایک قریہ میں جس کو موضع سانتیج
کہتے ہیں ٹھیر گئے بندگی میاں نعمتؒ جو قوم بنمانی سے
بڑے امیرزادے تھے بہت چالاک ستمگار اور خونخوار
تھے اکثر لوگ ان کے ظلم سے دادخواہ تھے ایک روز
آپ نے حبشی کے لڑکے کو قتل کر دیا اس کا باپ بادشاہ
سے فریاد کیا بادشاہ نے اپنے لوگوں کو سپاہیوں کی
گروہ کے ساتھ جو جنگ آزمائے ہوئے سات سو
تھے میاں مذکور کی گرفتاری کے لئے روانہ کیا جب
یہ خبر انکو ملی تو پچیس رفیق آدمیوں کے ساتھ بھاگ کر
موضع سانتیج کی طرف روانہ ہوئے بادشاہ کی فوج
ان کے پیچھے آرہی تھی جب میاں مذکور اپنے ساتھ
کے ساتھ سانتیج کے قریب پہنچے تو اذان کی آواز
ان کے کان میں پہنچی تو اپنے دوستوں سے کہا کہ ظہر
کی نماز کا وقت ہوگیا ہے موذن کی آواز کا اثر
دل میں بہت غلبہ کیا ہے لہٰذا ہم ٹھیر کر نماز پڑھتے
ہیں یاروں نے بگڑ کر کہا کہ یہ کیا نماز کا وقت ہے
دشمن درپے ہے اگر نماز میں مشغول ہوں گے تو
گرفتار ہو جائیں گے۔ جب آپ نے دیکھا کہ احباب

پناہ خدا باد من بملازمت شاہ زماں میروم و
اختیار زن خود بدست او دادہ واز تقاضہای
خود فارغ شدہ راہی شدند فی الجملہ
چوں حضرتؑ بشہر نہروالہ آمدند پیش از
داخل شدن فرمودند کہ از نہروالہ بوی
عشق می آید وقتیکہ درون در آمدند
فرمودند کہ نہروالہ معدن مومناں است
بندگیمیاں نعمتؓ در شہر نہروالہ بملازمت
حضرتؑ رسیدند درآنجا کار خیر حضرتؑ
بابی جی ملکانؓ کہ ایشاں نیز از قوم نہانی
بودند شد و پدر بی بیؓ صاحب سجادہ
وفات یافتہ بودند روزی میراں سید محمودؓ
بحضرت میراں علیہ السلام عرض کردند کہ
کسی از شکم مادر طالب حق است و دیگر
کس تارک دنیا شدہ طالب مولی باشد
مراتب ایشاں چو نسبت فرمودند کہ بسیار
فرق است ہمچوں زمین و آسمان دہ در دنیا
و ہفتاد در آخرت آنقدر کہ بگذارد ہماں قدر
خواہد گرفت بعدہٗ میراں سید محمودؓ کمر بستہ

آپ کی حالت دگرگوں دیکھی تو اپنے دعووں سے
باز آئے اس کے بعد آپ نے اپنے گھر تشریف لیجاکر
گھر والوں سے کہا کہ خدا کی پناہ رہے اور میں شاہ زماں
یعنے امامؑ کی ملازمت میں جاتا ہوں اور اپنی عورت کا
اختیار اس کے ہاتھ میں دیکر اور اپنے دوسرے تقاضوں
سے فارغ ہو کر امامؑ کی خدمت میں روانہ ہوئے حاصل
کلام حضرت مہدیؑ شہر نہروالہ میں تشریف لائے
اور شہر میں داخل ہونے سے پہلے فرمایا کہ نہروالہ سے
عشق کی بو آتی ہے جب شہر میں داخل ہوئے تو فرمایا
کہ نہروالہ مومنوں کا معدن ہے بندگیمیاں نعمتؓ
شہر نہروالہ میں حضرتؑ کی خدمت میں پہنچے وہاں حضرت
بی بی ملکانؓ کہ وہ بھی نہانی قوم سے تھیں اور بی بیؓ
کے والد صاحب سجادہ تھے وفات پاچکے تھے ایک
روز میراں سید محمودؓ نے حضرت مہدیؑ سے عرض کیا کہ کوئی
شخص بچپن سے اللہ کا طالب ہے اور دوسرا تارک
دنیا ہو کر طالب خدا ہوا ہے ان دونوں کے مراتب
میں کیا فرق ہے تو امامؑ نے فرمایا زمین و آسمان کی
طرح بہت فرق ہے دس دنیا میں چھوڑیگا تو ستر
آخرت میں پائیگا جس قدر چھوڑیگا اسی قدر پائیگا

درکنار گرفتند ہماں ساعت تارک دنیا و طالب
مولی شدہ تائب گشتند جریمۂ خود را من و عن
فرا نمودند کہ از من ثقیل تر گنہگار دیگر کس نباشد
چنیں گناہاں را چگونہ عفو توانم کرد فرمودند کہ
خدا تعالی غفور رحیم است گناہ او با و بخشائید
و گناہ خلق پیش خلق بخشائید بعد از سمع
ہذا الوعظ از بندگان حضرت رخصت شدند سوی
خونیان خود رواں شدند چوں بخانۂ ہماں حبشی
رسیدند گفتند فرستادند کہ خونی پسر تو آمدہ است
تا خون خود ادا کند چوں بیروں آمد درمیان
ایشاں حالت دیگر دید گفت تو آں نعمت
نیستی بلکہ نعمت پر نعمت شدہ آمدی اما
یکی شرط است ہر آں جای کہ تو ایں نعمت
یافتی مرا نیز بداں برسانی تا از خون پسرم
درگذرم بعد ازاں او ہمراہ شدہ بخانہای
ہر یک دعوی داران خود رفتند و گفتند کہ
قصاص خود بگیرید چوں درمیان ایشاں حالت
دیگر دیدند از دعوہای خود درگذشتند بعد
از بخانۂ خود آمدہ اہل بیت خود را گفتند کہ

حضرتؑ نے ان کا سر اٹھا کر اپنی گود میں لے لیا شاہ نعمتؒ
اسی وقت تارک دنیا طالب خدا ہو کر تائب ہو گئے
اور اپنی تمام خطاؤں کو ظاہر کیا اور کہا کہ مجھ سے بڑھ کر
گنہگار کوئی نہیں میں اپنے ایسے گناہوں کو کس طرح
معاف کرا سکتا ہوں حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ
خدا تعالی غفور رحیم ہے خدا کے گناہ جو کئے ہو خدا
سے معاف کراؤ مخلوق کے گناہوں کو مخلوق سے
معاف کراؤ اس نصیحت کو سنکر بندگان حضرتؑ
سے رخصت ہو کر خون کا بدلہ لینے والوں کے پاس تشریف
لیگئے (جب اسی حبشی کے گھر کو (جس کے لڑکے کو قتل
کئے تھے) پہنچکر کہلا بھیجا کہ تیرے لڑکے کا خونی
خون کا بدلہ ادا کرنے کیلئے آیا ہے جب حبشی باہر آیا
تو ان کی حالت کچھ اور ہی دیکھی اور کہا تو وہ نعمت
نہیں ہے (جو پہلے تھا) بلکہ اے نعمت تو نعمت سے
بھرا ہوا آیا ہے لیکن ایک شرط ہے کہ جہاں تو نے
یہ نعمت پائی ہے مجھکو بھی وہاں لیجا تاکہ میں اپنے
لڑکے کے خون کو معاف کروں اس کے بعد حبشی
آپکے ساتھ ہو گیا اور آپ ہر دعویدار کے گھر پر جاتے
اور کہتے کہ تم اپنا بدلہ مجھ سے لو جب ان لوگوں نے

اوچناں عاشق بود تا وقتیکہ میرانسید محمودؓ در
نظرش بودی قرار گرفتی وچوں از نظر دور بودی
بیقرار شدی روزی حضرت میرانؑ ہمہ مہاجرانؓ
را ہمراہ میرانسید محمودؓ دادہ بخانہ مولانا عبدالواحدؒ
در احمدآباد فرستادہ بودند کہ اوشاں با حضرتؑ
ہمیشہ التماس میکردند کہ حضرت مرا بنوازند بنابراں
بسعی بلیغ اوشاں فرستادہ بودند آنزماں خوبکلاںؓ
پرسید کہ خدام بکدام وقت باز آیند میراں
سید محمودؓ فرمودند کہ انشاءاللہ تعالی بعد
از نماز عشا خواہم آمد عبدالواحد دراں شب ہمہ را
بداشتند خوبکلاں چوں دید کہ بوقت نیامدند
از فراق عشق آں بیفزود جان بحق سپرد حضرت
میرانؑ اورا مژدہ ایمان عطا فرمودند چوں فردا
میرانسید محمودؓ آمدہ دیدند جان بحق سپردہ است
بسیار دلگیر شدہ بعد از مدتی چوں در چاپانیر
آمدند خواستند کہ کار خیر بکنند سید عثمان جدؓ
جہد نمودہ کار خیر با دختر خود کہ نام بی بی کدبانورؓ
بود کردہ دادند و بی بی کدبانو را گفتند کہ ما
ہر دو مرد و زن غلام و کنیزک حضرت میرانؑ علیہ السلام

عاشق تھی جبتک میرانسید محمودؓ اس کی نظر کے سامنے
رہتے قرار پاتی اور جب نظر سے دور ہوتے بے قرار
ہوجاتی ایک روز حضرت مہدیؑ نے تمام مہاجرینؓ کو
میرانسید محمودؓ کے ہمراہ احمدآباد میں مولانا عبدالواحدؒ
کے مکان کو روانہ فرمایا تھا کیونکہ مولانا حضرتؑ سے
ہمیشہ التماس کرتے تھے کہ حضرتؑ مجھکو سرفراز کریں
بنا براں ان کی بہت کوشش کی وجہ سے روانہ فرمایا تھا
اس وقت خوبکلاںؓ نے پوچھا کہ آقا کس وقت واپس
ہوں گے میرانسید محمودؓ نے فرمایا کہ انشاءاللہ تعالے
عشاء کی نماز کے بعد آؤں گا عبدالواحد نے اس رات
میں سب کو روک لیا جب خوبکلاںؓ نے دیکھا کہ حضرتؓ
وقت پر نہیں آئے تو جدائی سے ان کا عشق بڑھ گیا
اور اپنی جان حق کے حوالہ کی حضرت مہدیؑ نے ان کو
ایمان کی بشارت عطا فرمائی جب دوسرے روز
میرانسید محمودؓ نے آکر دیکھا کہ جان حق کے حوالہ کی تو
بہت رنجیدہ ہوئے اور ایک عرصہ کے بعد جو چاپانیر
آئے تو عقد کرنا چاہا سید عثمان نے بہت کوشش کرکے
اپنی لڑکی مسماۃ بی بی کدبانورضؓ سے عقد کردیا اور بی بی
کدبانورضؓ سے کہا کہ ہم دونو مرد اور عورت حضرت مہدیؑ

بسلاح تمام پیش آمدند که رخصت شده
سوار شوند درانوقت حضرت براے نماز پیشین
وضو می ساختند بعجز و الحاح رخصت کرده فرمودند
که پناه خدا باد هر جا که باشید یا یاد حق باشید
بر خدا آسانست بزودی باز ملاقات روزی
گرداند پاے بوسی کرده بطرف چانپانیر
روان شدند چون قریب شهر مذکور رسیدند
میان سید عثمان امرای کلان که بحضرت میرانؓ
تلقین بودند باوشان خبر شد که میرانسید محمودؓ
قدوم مسعود فرموده اند دوان آمده همه اسباب
احتیاج بیاوردند و وکالت تمام کرده بسلطان
محمود گفتند که میرانسید محمودؓ آمده اند بادشاه
اعتماد الملک و عظمت الملک را فرستاده طلب
نمود و بعد از ملاقات بسیار مسرور شده
منصب چهل هزار اشرفی و از بعضے شصت هزار
اشرفی بداد دو سال آنجا بودند کدخدائی
خویش با دختر سید عثمان مذکور نمودند و قصه
آن بود که میرانسید محمودؓ را حضرت میران علیه السلام
براۓ خدمت یک خدمتگار نام خوب کلان داده بودند

اس کے بعد میرانسید محمودؓ کمر باندھکر مسلح ہوکر اجازت
کے بعد سوار ہونے کے لئے حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے
اس وقت حضرتؑ نماز ظہر کیلئے وضو فرماتے تھے رخصت
کا معروضہ پیش کرنے سے پہلے فرمایا کہ خدا کی پناہ رہو
جس جگہ رہو یا خدا میں رہو خدا پر آسان ہے کہ پھر
ملاقات روزی کرے پس ثانی مہدیؓ حضرت کی قدمبوسی
کر کے چاپانیر کی طرف روانہ ہوئے جب شہر مذکور کے
قریب پہنچے تو میانسید عثمان جو بڑے امیروں سے
تھے اور حضرت مہدیؑ سے تربیت بھی ہوئے تھے انکو
خبر پہنچی کہ میرانسید محمودؓ تشریف لائے ہیں تو دوڑے
ہوئے آکر تمام ضروری اسباب مہیا کر دیئے اور کامل
وکالت کر کے سلطان محمود سے کہا کہ میرانسید محمودؓ
آئے ہیں۔ بادشاہ نے اعتماد الملک اور عظمت الملک
کو بھیجکر بلوایا اور ملاقات کے بعد بہت خوش ہوکر
چالیس ہزار اشرفی کی منصب اور بعض کی روایت سے
ساٹھ ہزار اشرفی کی منصب دیا حضرتؓ دو سال وہاں
تھے اور اپنا عقد سید عثمان کی لڑکی سے کیا اس کا قصہ
یہ ہے کہ میرانسید محمودؓ کو حضرت مہدیؑ نے خدمت کے
لئے ایک خدمتگار مسماۃ خوب کلاں دیا تھا وہ ایسی

ومعتقد گشتند مثل میاں یوسف سہیت علما
باللہ استاد شریعت و پیر طریقت و سرّ
حقیقت باوجود رعایت شریعت در تمام
گجرات مشہور بودند کہ مثل ایشاں علم و عمل
درمیان کس نباشد عرض کردند کہ میرانجی
بطریق عتاب ہاتف میشنود کہ سید محمد را
مہدی موعود کردیم تصدیق او بکن فرمودند
ہمچناں است اما تعلق بوقت رسیدن
است گفتند خوند کار دعوی بکنند انشاء اللہ
من حجت مہدیت حضرت خواہم داد فرمودند
از کجا بدہید گفتند خدا تعالیٰ دل مرا چناں
کشودہ است کہ از ہمہ کتبہا و از ہمہ خبرہا
بلکہ از ہمہ اوراق مہدیت میرانؑ ثابت
خواہم کرد فرمودند غیر جیو کسی حجت نتواں داد
مگر بر دعوی او خدا تعالیٰ قادر است او
حجت خواہد داد عرض کردند کہ بندہ
مہر ولایت بر کتف یمین حضرت دیدہ است
حمل کردن نتواند در مجمع خلائق آغاز خواہم کرد
کہ میراں سید محمد مہدی موعود ہستند

نے آپ کی اطاعت قبول کرلی اور معتقد ہوگئے مثلاً
میاں یوسف سہیتؓ جو عالم باللہ استاد شریعت پیر طریقت
اور شریعت کی رعایت کے باوجود سرِ حقیقت تھے
اور تمام شہر گجرات میں مشہور تھے کہ ان کے جیسا عالم و عامل
میں کوئی نہیں انھوں نے امامؑ سے عرض کیا میرانجی مجھ
غیب سے بطریق عتاب آواز آتی ہے کہ ہم نے سید محمد کو
مہدی موعود کیا ہے اس کی تصدیق کر حضرتؑ نے فرمایا
ایسا ہی ہے لیکن اس کا تعلق وقت پہنچنے سے ہے۔
کہا خوندکار دعوی کریں انشاء اللہ تعالیٰ میں حضرت
کی مہدیت کی حجت دونگا۔ امامؑ نے فرمایا کہاں سے
حجت دوگے۔ میاں یوسف سہیتؓ نے کہا خدا تعالیٰ
نے میرا دل ایسا کھولدیا ہے کہ تمام کتابوں (توریت
زبور انجیل اور فرقان) اور تمام خبروں (تمام حدیثوں)
بلکہ تمام اوراق (بزرگوں کی کتابوں سے تمام اوراق)
سے مہدیؑ کی مہدیت ثابت کردونگا۔ امامؑ نے فرمایا
خیر جیو کوئی شخص حجت نہیں دیسکتا مگر مہدی کے
دعوی پر خدا تعالیٰ قادر ہے وہی حجت دیگا۔ عرض کیا
کہ بندہ نے حضرتؑ کے سیدھے مونڈھے پر مہر ولایت
دیکھی ہے برداشت نہیں کرسکتا مجمع خلائق میں کہہ دیگا؟

هستیم وترا برای وضوکنانیدن حضرت میرانسید محمودؒ
دادیم چون از تو رو گردانند فی الحال برخیزی
پیش خدمت استاده باشی وگرنه روی تو نخواهیم
دید چون جلوه شد روی عروس بدیدند
خوبصورت بود لیکن بقلب محزون اعراض نمودند
بی بی مذکور حسب وصیت پدر و مادر فی الحال
بخدمت ایستاده شدند میرانسید محمودؒ پرسیدند
این چیست عرض کردند که ابوین مرا بخدمت وا ایستاده
کردانند مارا با خدمتگاری کار است همدرین اثنا از
حضرت جل وعلا هاتف رسید که این زن نیکو
است برگیر برگرفتند و محبت میان
شوهر و زن بسیار بیفزود که همچون میان
یکدیگر عاشق و معشوق باشند سفار قت
میرانسید محمودؒ با حضرت امامؑ دو نیم سال شده بود
حضرت میرانؑ در شهر نهرواله پانزده ماه اقامت
فرمودند چون شهرت فضل و کمالات آنحضرتؑ
نهایت شد که چنین ولی کامل بعد از نبیؐ
نیامده است دلبیاری از مشائخان طریقت
وعلماء شریعت رو با طاعت آنحضرتؑ آوردند

کے غلام اور لونڈی ہیں ۔ اور تجھکو حضرت میرانسید محمودؒ
کو وضو کرانے کے لئے دئے ہیں جب حضرتؑ تجھ سے
منھ پھیر لیں تو تو اسی وقت اٹھ اور خدمت کیلئے
سامنے کھڑی ہوجا وگرنہ ہم تیرا منھ نہیں دیکھیں گے
جب جلوہ ہوا اور حضرتؑ نے دلہن کا منھ دیکھا تو
خوبصورت نہ تھیں غمگین ہوکر منھ پلٹا لئے بی بی مذکورہ
ماں باپ کی وصیت کے موافق اسی وقت خدمت
کے لئے کھڑی ہوگئیں میرانسید محمودؒ نے پوچھا کہ یہ
کیا ہے تو عرض کیں کہ والدین نے مجھکو خدمت کیلئے
مقرر کیا ہے ہمکو خدمت کرنے سے کام ہے اسی
اثنا میں اللہ تعالیٰ کیطرف سے آواز آئی کہ یہ عورت
نیک ہے نزدیک لے نزدیک لئے اور زن وشوہر
کے درمیان بہت محبت بڑھ گئی آپسمیں عاشق و
معشوق کے مانند ہوگئے۔ میرانسید محمودؒ حضرت
مہدیؑ سے جدا ہوکر ڈھائی سال ہوگئے تھے اور
حضرتؑ نے شہر نہروالہ میں پندرہ مہینے اقامت فرمائی
جب آنحضرتؑ کے فضل و کمالات کی نہایت شہرت
ہوگئی کہ آپکے جیسا ولی کامل نبیؐ کے بعد کوئی نہیں
آیا تو بہت سے مشائخان طریقت اور علماء شریعت

امروز چگونه جامه طلبیدند مردم همه دریں
تعجب بودند که شاه مذکور از تن کسی ردا کشیده
برخود بسته پیش حضرت امام علیه السلام چند
قدم استقبال کردند چون بنظر شاه دوران
منظور شدند کله بر زمین نهاده گفتند
که حضرت معلوم باد که بنده از گروه خدام
ست ہیچ بدیشاں التفات نکرده
گذر شدند کسی گفت که ایں خانه ملا
معین الدین استاد شهر است ایستاده
امام نمودند او بر دیوار سوار شده گویانید که
ہمیں زماں سوار شده اندرون خانه
نیستند فرمودند بر ہمچوں مرکب سوار شده
ہرگز بمنزل نخواهد رسید پیشتر شده
مسجدے که خالی بود وثاق خود گرفتند
ازاں ملا مذکور با پسر خود ضیافت فرستاد
درخواست که خود در خانه نبودم ایں قبول
بدیداں ہیچ جواب ندادند و قبول نکردند
ازاں شاه رکن الدین نانها و موزها بحضرت
ما داشتند میاں باین خواستند که

کپڑے لاؤ لوگ متعجب ہوئے کہ کبھی کپڑے نہیں پہنتے
تھے آج کس لئے کپڑے طلب کر رہے ہیں لوگ اسی
تعجب میں تھے کہ شاہ مذکور نے کسی کے جسم سے چادر
کھینچ کر خود باندھ لی اور حضرت امامؑ کے سامنے چند قدم
استقبال کے لئے گئے جب شاہ دوراں (مہدیؑ)
کی نظر میں منظور ہوئے تو کلہ زمین پر رکھ کر کہا اے
حضرت معلوم ہو کہ بندہ آپ کے گروہ سے ہے لیکن امامؑ
ان کی طرف توجہ نہ کر کے آگے بڑھ گئے کسی نے کہا
یہ گھر ملا معین الدین کا ہے جو شہر کا استاد ہے امامؑ
نے ٹھیرے ہوکر اطلاع کروایا اور ملا دیوار پر سوار
ہوکر کہلایا کہ ملا اس وقت سوار ہوگیا ہے گھر میں
نہیں ہے امامؑ نے فرمایا کہ ایسے مرکب پر سوار ہوا ہے
کہ ہرگز منزل کو نہیں پہنچیگا یہ فرماکر آگے بڑھے اور
ایک خالی مسجد میں قیام فرمایا اس کے بعد ملا مذکور نے
اپنے لڑکے کے ذریعے کھانا بھیجا اور عذر چاہا کہ
خود گھر میں نہیں تھا لہذا اسکو قبول فرمائیں امامؑ
نے اس کا جواب کچھ نہیں دیا اور کھانا قبول نہیں کیا
اس کے بعد شاہ رکن الدینؒ نے نان اور موز حضرتؑ
کے پاس روانہ فرمائے۔ میاں باین مہاجرؓ نے گن کر

فرمودند زبان شما خدا تعالیٰ بند خواہد داشت
فی الحال زبان بستہ شد و حال عشق چناں
غالب آمد کہ در چند مدت جاں بحق سپردند
و سبب دیدن مہرِ ولایت میاں مذکور
آنست کہ روزی عرض رسانیدند کہ بندہ
را بعتاب ہاتف میشود کہ سید محمد را مہدیؑ موعود
کردیم ویرا تصدیق کن گواہ باشند کہ بندہ
تصدیق مہدیت خوندکار میکند ہیچ شک و
شبہ در مہدیت حضرت نماندہ مگر یک
آرزو است کہ مہرِ ولایت بہ بینم قال اولم
تومن قال بلیٰ ولکن لیطمئن قلبی (پارہ ۳ رکوع ۳)
پس حضرت جامۂ شریف خود دور کردہ مہر
ولایت بنمودند چونکہ دیدند حال غالب آمد
بجوشش عشق مقالات بالا مذکور شروع
کردہ جان بحق دادند بعد ذالک چوں حضرتؑ
در شہر نہروالہ تشریف آوردند شاہ
رکن الدین مجذوب کامل بودند گفتند
حصار شریعت می آید جامہ بیارید مرداں
تعجب داشتند کہ گاہی جامہ نمی داشتند

شروع کردونگا کہ میراں سید محمد مہدی موعودؑ ہیں۔ امامؑ
نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ تمہاری زبان بند کر دیگا اسی
وقت ان کی زبان بند ہوگئی اور عشق کا حال ایسا
غالب ہوا کہ تھوڑی مدت میں وصال ہوگیا میاں مذکور
نے امامؑ کی مہر ولایت جو دیکھی اس کا سبب یہ ہے کہ
ایک روز انھوں نے امامؑ سے عرض کیا کہ بندہ کو غیب
بعتاب آواز آتی ہے کہ سید محمد کو ہم نے مہدی موعود
کیا ہے اسکی تصدیق کر لہذا آپ گواہ رہیں کہ بندہ
خوندکار کی مہدیت کی تصدیق کرتا ہے حضرتؑ کی مہدیت
میں کچھ شک و شبہ نہیں رہا مگر ایک آرزو ہے کہ
مہر ولایت دیکھوں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ سے
فرمایا کہ ہم مردہ کو جو زندہ کرتے ہیں کیا تو ایمان نہیں لایا
تو عرض کیا کہ ہاں ولیکن میں اپنے دل کا اطمینان چاہتا
ہوں پس حضرتؑ نے اپنا لباس مبارک نکال کر
مہر ولایت دکھائی دیکھتے ہی ان کا حال غالب ہوا
جوش عشق سے انھوں نے مذکورہ بالا باتیں شروع
کیں اور اپنی جان خدا کے حوالے کی اس کے بعد
جب حضرتؑ شہر نہروالہ تشریف لیگئے تو شاہ رکن الدین
کامل مجذوب تھے کہا کہ شریعت کا حصار آرہا ہے

این سخن از زبان حضرت شنیده برخاست
برفت بعده بندگی میانسید خوندمیرؓ عاشق
صادق شاهدی شهید مشهودی که ثنائیش را
نهایت نے ونه در تقریر زبان ونه در تحریر
خامه دو زبان گنجد چونکه آنحضرتؓ حامل بار
امانت و ولایت بودند پیشتر ملک بخن عزت
ملک برخوردار میانسید خوندمیر را گفتند که
چنانچه شما می‌خواستید چنین ذات بابرکات
آمده است شنیده بسیار خوشوقت روان شدند
بملازمت عالی درجت مشرف گشتند چونکه
نظر بر حضرت میران علیه السلام افتاد بیهوش
شدند حضرت میرانؑ نزدیک بندگی میانؓ
رفته آیة الله نور السموات والارض تا
علی نور خوانده روی مبارک خود نزدیک
روی شان آورده ذکر خفی را دم دادند چون
بهوش باز آمدند گفتند که من میرانؑ را ندیدم
خدای خود را دیدم بعده ملک برخوردار هم
صحبت میرانؑ اختیار کردند پس حضرتؑ از نهر واله
روان شدند و به بڑلی آمده مستقر ماندند القصه

مبارز الملک حضرتؑ کی زبان سے سنتے ہی اٹھا اور
چلے گیا اس کے بعد بندگی میاں سید خوندمیرؓ عاشق صادق
معشوق ذات مطلق شہید رویت حق جنکی ثنا لا انتہا
ہے نہ زبان سے تقریر میں آسکتی ہے نہ خامہ دو زبان
سے تحریر میں سما سکتی ہے چونکہ بندگی میاںؓ ولایت
کی امانت کا بار اٹھانے والے تھے پہلے ہی ملک بخن
عزت ملک برخوردار نے میانسید خوندمیرؓ کو کہا یا تھا کہ
تم جیسی ذات چاہتے ہو ویسی ہی ذات بابرکات
آئی ہے یہ سنکر بہت خوشی سے روانہ ہوئے اور
حضرت مہدیؑ کی ملازمت عالی درجت سے مشرف
ہوئے جوں ہی حضرت مہدیؑ پر نظر پڑی بیہوش
ہوگئے حضرتؑ نے بندگی میاںؓ کے نزدیک جاکر
آیت اللہ نور السموات والارض سے نور
علی نور تک پڑھکر اپنا رخ مبارک ان کے رخ کے
پاس لیجا کر ذکر خفی کا دم دیا جب بندگی میاںؓ ہوش
میں آئے تو کہا کہ میں مہدیؑ کو نہیں دیکھا بلکہ اپنے خدا کو
دیکھا اس کے بعد ملک برخوردار نے بھی حضرت مہدیؑ
کی صحبت اختیار کی پس حضرتؑ نہروالہ سے روانہ ہو
اور بڑلی میں آکر قیام فرمایا القصہ اس سے پہلے بادشاہ

شمرده قسمت کنند فرمودند که شاه رکن الدین
قسمت کرده فرستاده اند دو موزه و یک نان هر کس
به هر سید همون نوع بدادند هر کس را برابر رسیدند
من بعد علمایان از روی حسد و حقد و عناد
بدرگاه سلطان محمود بیجا پاتیر عریضه نوشتند
سیدی را که از احمد آباد اخراج کرده بودند در
پٹن آمده خلق را از علاقهٔ پیری و مریدی گردانیده
مرید خود میسازد حکم اعلام بخشند تا از ینجا هم جای
دیگر برود بنا بر عریضهٔ شان خذلهم الله
نیز مبارز الملک را برای اخراج حضرت فرمان
مشار الیه فرمان مذکور در آستین داشته بیاورد
فرمودند اچھے جی اچھے ملک مذکور عرض کرد که
فرمان بادشاه است فرمودند که فرمان بادشاه
تو مر تراست و فرمان بادشاه ما مراست و
نیز فرمودند که یاران هم سازی راه کنید
بقدار طاقت خویش که فرمان خدا تعالی بشود
که قریب مدت ترا پیشتر خواهیم کرد باز فرمودند که
سفر و اقامت بنده بفرمان خدا است فاما سیاه
روئی مر اخراج کنندگان را و حاکمان را مبارز الملک

تقسیم کرنا چاہا تو امامؑ نے فرمایا شاہ رکن الدین
بھیجا ہے دو موزا اور ایک نان ہر ایک کو دو
دیئے سبکو برابر پہنچے اس کے بعد وہاں کے
حسد کینہ اور دشمنی سے سلطان محمود کے پاس
میں درخواست روانہ کی کہ جس سید کو احمد آباد
نکالدیئے تھے پٹن میں آکر مخلوق کو پیری مرید
پھرا کر اپنے مرید بناتا ہے لہذا حکم صادر فرمائیں
یہاں سے دوسری جگہ چلے جائے ان کی درخواست
کی بنا پر اللہ ان کو ذلیل کرے۔ مبارز الملک
بھی حضرتؑ کے اخراج کے لئے سلطان کا فرمان
مشار الیہ نے فرمان مذکور آستین میں رکھکر لایا
نے فرمایا اچھے جی اچھے۔ ملک مذکور نے عرض کیا
بادشاہ کا فرمان ہے امامؑ نے فرمایا کہ تیرے بادشاہ
کا فرمان تیرے لئے اور ہمارے بادشاہ کا فرمان
لئے نیز فرمایا اے اصحاب اپنی طاقت کے موافق راہ
کی تیاری کرو کیونکہ خدا تعالی کا فرمان ہوتا ہے کہ
قریب میں ہم تجھکو آگے چلائیں گے پھر فرمایا کہ بندہ
سفر اور اقامت خدا کے فرمان سے ہے لیکن اخراج
کرنے والوں اور حاکموں کا منھ کالا ہوگا یہ بات

ونکر کافر گردد و بعد بعتاب فرمان شد
الا ان القضا قد مضی و ان صبرت
فانت ماجور و ان جزعت فانت
مأزور اگر کہلاتا ہونے تو کہلا نہیں تو ٹالمول
میں کا کرونگا بعدہٗ فرمودند حالا بندہ چہ کند بعد
از نماز ظہر در اجماع فرمودند انا المہدی
الموعود خلیفۃ اللہ و انا تابع محمد
رسول اللہ من اتبعنی فہو مومن و من
انکر بذاتی فقد کفر و دراں حال روی
مبارک زرد و پر غم بود کہ دعوی مہدیت
خویش بامر اللہ اظہار کرد بعضی ایمان آوردند
وگفتند کما قال واللہ ما ھذا الوجہ
کذاب و بعضی منکر شدند وگفتند کہ انہ
لمجنون . و آنحضرتؑ پیش ازیں عزم سفر
داشتہ بودند بدان سبب نماز قصر
ادا می کردند دراں وقت تختگاہ بادشاہ
در شہر چاپانیر بود حضرت میرانؑ علیہ
السلام کتابت نوشتند و آنچہ باد کہ مرا
تمام صحو است سکر نیست بندہ را صحت

دوزخ کی آگ سے نجات پاتا ہے اور اس دعوی کے
کے ظاہر ہونے کے بعد قبول کیا سو وہ مومن اور انکار
کیا سو وہ کافر ہوگا۔ اس کے بعد عتاب سے فرمان خدا
ہوا کہ آگاہ ہو تحقیق کہ حکم قضا جاری ہو چکا ہے اگر
تو صبر کرے گا تو ماجور ہوگا اور اگر بے صبری کریگا تو
شرمندہ ہوگا۔ اگر کہلاتا ہوے تو کہلا نہیں تو ٹالمول
میں کا کرونگا۔ اس کے بعد امامؑ نے فرمایا اب بندہ
کیا کرے نماز ظہر کے بعد اجماع میں فرمایا میں مہدی
موعود اللہ کا خلیفہ محمد رسول اللہ کی پیروی کرنیوالا
ہوں جس نے میری پیروی کی وہ مومن ہے اور جس نے
میری ذات کا انکار کیا پس تحقیق کہ وہ کافر ہے اور
دعوی ہوکے اظہار کے وقت امامؑ کا روی مبارک
زرد اور غم سے بھرا ہوا تھا کہ اپنی مہدیت کا دعوی
اللہ کے حکم سے ظاہر کیا بعضوں نے ایمان لایا اور کہا۔
جیسا کہ کہا قسم ہے خدا کی یہ جھوٹے کی صورت نہیں
اور بعضوں نے انکار کیا اور کہا کہ بیشک یہ مجنون ہے
اور حضرت مہدیؑ اس سے پہلے سفر کا ارادہ رکھتے
تھے اسی لئے نماز قصر ادا کرتے تھے۔ اس وقت بادشاہ
کا پایہ تخت شہر چاپانیر تھا حضرت مہدیؑ نے سلطان

پیش ازیں از دوازدہ سال ہر روز بلکہ در ہمہ
ساعت فرمان حقتعالیٰ می شد کہ ترا مہدی موعود
کردیم آنحضرت کل نفی میکردندی و میگفتی کہ اے
بارخدایا اگرچہ وسوسۂ نفسانی یا وجود ماسوی اللہ
باشد بصدقۂ جدما حضرت محمد مصطفیٰ و علی مرتضیٰ
و بفضل تو مرا ازیں بلا و از مکر ابلیس باز دار بعدہ
ازاں فرمان بعتاب شد کہ عین حق را نفی می کنی
و نمی دانی بعدہ التماس نمودند کہ ای بارخدایا
من ختم ولایت محمدی را لائق نیستم سالہا ہمیں
تکرار میان عابد و معبود بود بعدہ فرمان
در رسید کہ ما داناتریم و ترا لائق ... البتہ
خاتم ولایت محمدی گردانیدہ ایم پس بدیگر عبارت
عرض نمودند ای بارخدایا اگر مرا می آزمائی پس
از سر تا بپاے پوست بکشدان زندہ بردار
کناں و پارہ پارہ مقدار ذرہ کناں اگر بلرزم
یا بلغزم بندہ تو نباشم لیکن در اظہار ایں
دعوی مقصود چیست چونکہ پیش ازیں ہر کہ بر
بعیت مصطفیٰ میرد از آتش دوزخ خلاص
یابد و بعد از ظہور ایں دعوی مقبل مومن

سال سے ہر روز بلکہ ہر ساعت امامؑ کو حقتعالیٰ
فرمان ہوتا تھا کہ ہم نے تجھکو مہدی موعود کیا ہے لیکن
آنحضرتؑ بالکل نفی کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اے
بارخدایا اگرچہ نفسانی وسوسہ یا ماسوی اللہ
وجود ہے تو ہمارے جد حضرت محمد مصطفیٰؐ اور علی مرتضیٰ
کے صدقے اور تیرے تفضل سے مجھکو بچا اور ابلیس کے
مکر سے باز رکھ اس کے بعد عتاب سے فرمان ہوا کہ
تو عین حق کی نفی کرتا ہے اور نہیں جانتا ہے اس کے
بعد التماس کیا کہ اے بارخدایا میں محمدؐ کی ولایت
کے ختم کرنے کے لائق نہیں ہوں برسوں عابد و معبود
کے درمیان یہی تکرار رہی اس کے بعد فرمان حق پہنچا
کہ ہم زیادہ جاننے والے ہیں اور ہم نے تجھکو لائق
محمد کی ولایت کا خاتم بنایا ہے پس امامؑ نے دوسری
عبارت میں عرض کیا کہ اے بارخدایا اگر تو مجھکو آزماتا
ہے تو سر سے پیر تک پوست کھنچوا اور زندہ سولی
اور پارہ پارہ ذروں کی مقدار کر دے اگر میں لرزوں
یا لغزش کھاؤں تو تیرا بندہ نہوں گا لیکن اس
دعوی موکد کے ظاہر کرنے میں تیرا مقصود کیا ہے کیونکہ
دعوی موکد سے پہلے جو شخص شریعت مصطفیٰؐ پر مرے

اشہر و اظہر گشت علماء نہر والہ و احمد آباد
ونیز از ہر سوی برای تحقیق کردن احوال
دعوت پیش حضرتؑ آمدند و سوالہا کردند کہ شما
خود را مہدی موعود میگویانید فرمودند بندہ
نمی گوید بلکہ فرمان حقتعالیٰ چنیں می شود کہ تو
مہدی موعود ہستی و ترا امام مہدی آخر الزماں
گردانیدیم باز پرسیدند کہ نام مہدی محمد بن
عبد اللہ باشد و نام شما محمد بن سید خاں است
فرمودند خدای را بگوئید کہ پسر سید خاں را
چرا مہدی کردی خدا تعالیٰ قادر است ہر چہ
خواہد بکند باز فرمودند کہ پدر حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مشرک بود عبد اللہ
چوں باشد آں سہو کاتب است در اصل
عبارت محمد عبد اللہ و مہدی ہم عبد اللہ است
باز پرسیدند کہ مہدی را تمام خلق ایمان خواہد آورد
کسی منکر نخواہد شد فرمودند مومناں ایمان آورند
یا کافراں جواب دادند مومناں ایمان آورند

زیادہ ظاہر ہوگئی شہر نہر والہ احمد آباد اور ہر طرف سے
علماء دعوت کے احوال کی تحقیق کے لئے حضرت مہدیؑ
کے حضور میں آئے اور سوالات کئے کہ (۱) آپ خود کو
مہدی موعود کہلاتے ہو۔ امامؑ نے فرمایا کہ بندہ نہیں
کہتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ تو مہدی موعود
ہے اور ہم نے تجھکو امام مہدی آخر الزماں کیا ہے۔
(۲) پھر پوچھا کہ مہدی کا نام محمد بن عبد اللہ ہوگا۔
اور آپکا نام محمد بن سید خاں ہے۔ اماؑم نے فرمایا کہ
خدا سے کہو کہ سید خاں کے فرزند کو کس لئے مہدی بنایا
خدا تعالیٰ قادر ہے جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے۔ پھر فرمایا
کہ حضرت رسالت پناہ کا باپ مشرک تھا (بت پرست تھا)[1]
اللہ کا بندہ کیسے ہو سکتا ہے (جہاں محمد بن عبد اللہ
لکھا ہوا ہے) وہ سہو کتابت ہے دراصل عبارت محمد
عبد اللہ اور مہدیؑ بھی عبد اللہ ہے[2] (۳) پھر پوچھا کہ
مہدی پر تمام مخلوق ایمان لائیگی اور کوئی شخص منکر نہ ہوگا۔
اماؑم نے فرمایا کہ مومناں ایمان لائیں گے یا کافراں ہم
علماء نے جواب دیا کہ مومناں ایمان لائیں گے۔ اماؑم نے فرمایا کہ مومناں[3]

[1] چنانچہ ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ کا باپ آزر بت تراش تھا [2] محمد اللہ کے بندے ہیں اور مہدی بھی اللہ کے بندے ہیں [3] چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ
والمؤمنون کل آمن باللہ وملئکتہ ورسلہ اور سب مومن ایمان لائے اللہ اور اس کے فرشتوں اور اسکی کتابوں اور اس کے رسولوں پر (جز ۳ رکوع ۸)

است زحمت نیست بندہ را عقل تمام است
ہیچ قوت نشدہ و خدا تعالیٰ روزی می رساند
تمام فقر ہم نیست و بندہ اہل و عیال
میدارد مفرد ہم نیست مع ذالک بہ فرمان
خدا تعالیٰ دعوی مہدیت اظہار کردم
و برآں شاہد کلام اللہ و اتباع محمد رسول اللہ
آوردم تا شما را باید کہ تفحص کنید وگرنہ
بہر دو جہاں حاکماں سیاہ روی گردند چرا کہ
بندہ بر حق باشد روی با طاعت آرید اگر چہ
بر حق نباشد تفہیم کنید و اگر تفہیم نشوم بقتل
رسانید تا معلوم باد بر جا کہ خواہیم رفت بر
حقیقت خود دعوت خواہم کرد و خلق را راہ نمایم
و یا بمدعای علمای ظاہری گمراہ خواہم ساخت
پس حاکمان آنجا و علما ہیچ جواب ندادند
و گفتند میراں سید محمد ولی کامل اند در دعوت
خود و بر مدعای خویش حجت از کلام اللہ و
اتباع محمد رسول اللہ میگیرند مارا با ایشاں
مقابلہ نیست پس حضرت میراں چہار و نیم ماہ
راہ جواب دیدند و خبر دعوت مہدیت

مکتوب لکھ کر واضح ہو کہ مجھکو تمام ہشیاری ہے بیہوشی
نہیں ہے بندہ کو صحت ہے زحمت نہیں ہے بندہ کی
عقل کامل ہے کچھ قوت نہیں ہوئی اور خدا تعالیٰ روزی
پہنچاتا ہے تمام فقر بھی نہیں۔ بندہ عورت بچے رکھتا ہے
تنہا نہیں اس کے با وجود ہم نے خدا تعالیٰ کے فرمان سے
مہدیت کا دعویٰ ظاہر کیا ہے اور اس دعوی پر گواہ
کلام اللہ اور اتباع رسول اللہ لائے ہیں تم کو چاہیے
کہ تحقیق کرو وگرنہ دونو جہان میں حاکموں کا منہ کالا ہوگا
اس لئے کہ بندہ حق پر ہے تو اطاعت کرو اگر حق پر نہیں
ہے تو فہمایش کرو اگر میں حق بات نہ سمجھوں تو قتل کرو
معلوم ہو کہ میں جس جگہ جاؤں گا اپنی حقیقت پر دعوت
کرونگا اور خلق کو راستہ دکھاونگا اور یا علماء ظاہری
کے مدعا کے لحاظ سے گمراہ کروں گا پس وہاں کے حکام
اور علماء نے اس مکتوب کا کچھ جواب نہ دیا اور کہا کہ
میراں سید محمد کامل ولی ہیں اپنی دعوت اور اپنے مدعا
پر کلام اللہ اور اتباع رسول اللہ سے حجت کرتے ہیں
ہم ان سے مقابلہ نہیں کرسکتے پس حضرت مہدی نے
ساڑھے چار مہینے تک اپنے مکتوب کے جواب کی راہ دیکھی
اور آپ کی مہدیت کی دعوت کی خبر زیادہ مشہور

لا یزید و لا ینقص فرمودند قال اللہ تعالیٰ
واذا تلیت علیھم ایاتہ زادتھم
ایمانا و علیٰ ربھم یتوکلون و آنچہ
ابو حنیفہ گفتہ از ایمان خود خبر دادہ اند کہ ایمان
امام پیر تیہ کمال رسیدہ بود بعد از کمال نہ
زیادہ و نہ نقصان شود باز پرسیدند کہ شما کسب را
حرام میدارید فرمودند کہ مومن کسب حلال است مومن
باید شد و در قرآن تامل باید کرد کہ مومن کرا می اینید
باز پرسیدند کہ شما میگوئید کہ خدا را در دار
دنیا کہ دار الفنا است بچشم سر باید دید فرمودند
قال اللہ تعالیٰ من کان فی ھذہٖ اعمیٰ فھو
فی الاخرۃ اعمیٰ و اضل سبیلا (پ ۱۵ رکوع ۸)
باز پرسیدند کہ قرار سنت و جماعت است آنکہ
مراد ازیں آیت دیدن در آخرت است فرمودند
کہ وعدہ خدا مطلق است ما ہم مطلق میگوئیم
و سنت و جماعت ہم ناجائز و ناممکن در دار
دنیا نگفتہ اند کلام ایشاں بخوبی طریق فہم
باید کرد کہ چگونہ گفتہ اند باز پرسیدند کہ شما
آیت رجا و رحمت کثیر بیان می کنند و آیت

امام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور جب ان پر پڑھی
جاتی ہیں قرآن کی آیتیں تو زیادہ کر دیتی ہیں ان کا ایمان
اور وہ اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں اور جو کچھ امام اعظم نے
کہا ہے اپنے ایمان کی خبر دی ہے کیونکہ امام اعظم کا
ایمان کامل ہو چکا تھا کمال کے بعد بڑھتا گھٹتا نہیں
(۷) پھر علماء نے پوچھا کہ آپ کسب کو حرام رکھتے ہو
امام نے فرمایا کہ مومن کے لئے کسب حلال ہے مومن ہونا
چاہئے اور قرآن میں غور کرنا چاہئے کہ مومن کس کو کہتے
ہیں۔ (۸) پھر پوچھا کہ آپ کہتے ہو کہ دار دنیا میں جو
دار فنا ہے چشم سر سے خدا تعالیٰ کو دیکھنا چاہئے۔
امام نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص اس دنیا میں
اندھا ہے وہ آخرت میں اندھا ہے اور راہ سے بہت دور
بھٹکا ہوا ہے۔ علماء نے پھر پوچھا کہ سنت و جماعت
کے علما کا اتفاق اس بات پر ہے کہ اس آیت شریف
سے مراد آخرت میں خدا کو دیکھنا ہے۔ امام نے فرمایا کہ
خدا کا وعدہ مطلق ہے ہم بھی مطلق کہتے ہیں اور سنت و
جماعت نے بھی دار دنیا میں دیدار خدا کو ناجائز اور
ناممکن نہیں کہا ہے ان کے کلام کو اچھی طرح سے سمجھنا
چاہئے کہ انھوں نے کیا کہا ہے (۹) پھر علماء نے

فرمودند مومناں ایمان آوردند باز علما بطریق امتحان
سوال کردند قال اللہ تعالیٰ وما تشاؤن الّا
ان یشاء اللہ یعنی بندہ ہیچ نمی خواہد مگر آں کہ
خدا تعالیٰ می خواہد پس باید کہ ہر چہ بندہ میخواہد شود
و بسیار چیز نیست کہ بندہ میخواہد نمی شود فرمودند
کسیکہ در علم شریعت اندک واقفیت باشد
ایں سوال نکند معنی آیت اینست چنانچہ
افعال و اقوال بندگان بے مشیت حق تعالیٰ
نیست باز پرسیدند کہ شما ولایت را بر نبوت
فضل مید ہید فرمودند بندہ فضل مید ہد یا
رسول اللہ فضل مید ہند الولایۃ افضل
من النبوۃ فرمودہ اند علما گفتند کہ معنی
حدیث آنست کہ ولایت نبی افضل است
از نبوت نبی فرمودند من کدام وقت گفتہ ام کہ
ولایت من افضل است از نبوت نبی یا من
افضل از نبی علیہ السلام ام یا ولی را بر نبی فضل
است۔ بارے پیدا شد کہ معنی نبوت چیست
و ولایت چیست باز پرسیدند کہ شما ایمان زیادہ
و نقصان میگوئید قال ابو حنیفۃ الایمان

ایمان لائے (۴) پھر علما نے بطریق امتحان سوال کیا
کہ قال اللہ تعالیٰ وما تشاؤن الّا ان یشاء اللہ
یعنی بندہ کچھ نہیں چاہتا ہے مگر وہی جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے
پس چاہئے کہ جو کچھ بندہ چاہتا ہے ہووے اور بہت سی
چیزیں ہیں کہ بندہ چاہتا ہے نہیں ہوتیں امام نے
فرمایا کہ شریعت کے علم میں تھوڑی وقفیت رکھنے والا
بھی ایسا سوال نہیں کریگا۔ آیت کے معنی یہ ہیں کہ
بندوں کے اقوال اور افعال اللہ تعالیٰ کی مشیت کے
بغیر نہیں ہوتے (۵) علما نے پھر پوچھا کہ آپ ولایت
کو نبوت پر فضل دیتے ہو۔ امام نے فرمایا کہ بندہ فضل
دیتا ہے یا رسول اللہ نے فضل دیا ہے چنانچہ فرمایا کہ
ولایت افضل ہے نبوت سے علما نے کہا حدیث کے
معنی یہ ہیں کہ نبی کی ولایت افضل ہے نبی کی نبوت سے
امام نے فرمایا میں نے کس وقت کہا ہے کہ میری ولایت
افضل ہے نبی کی نبوت سے یا میں افضل ہوں نبی
سے یا نبی پر ولی کو فضل ہو تم کچھ جانتے بھی ہو کہ نبوت
کے معنی کیا ہیں اور ولایت کیا ہے (۶) پھر علما نے
پوچھا کہ آپ ایمان کو بڑھتا اور گھٹتا کہتے ہو اور امام
اعظم نے فرمایا ہے کہ ایمان بڑھتا اور گھٹتا نہیں۔

یا نہ وہر کالائے کہ خرید میکنند بر گمان
سلامتی اگر عیب شرعی در و ظاہر شود واپس
دہد یا نہ مقصود دین از مقصود دنیا کمتر شد
کہ حاصل شود یا نشود پیوند نباید برید و
و بیزار نباید شد و مقصد دینی از جای دیگر
طلب نباید کرد زہے طلب دین زہی طلب
دیدار خدای زہی طلب عقبی کہ بطلب مقصود
دنیوی تفریق و بیزاری و جدائی روا میدارند
و در حصول مقصود دین روا نمی دارند رحم
اللہ علی من انصف ولفظ بالعکس کذا
باز پرسیدند کہ با شما بحث چوں تواں کرد
کہ شما مقید بمذہب نیستید ہر چہ
جواب میگوئید مطلقا از قرآن میگوئید
و ما در قرآن نفہمیم نہ ایم ما مقید
بمذہب ابوحنیفہ ہستیم فرمودند کہ آرے
من بہیچ مذہب مقید نہ ام مذہب ما
کتاب اللہ و اتباع رسول اللہ ہست
بایں ہم قرار دہید کہ ہر کہ از مذہب
امام اعظم بیروں باشد و عامل بر خلاف

کہ وہ عنین ہے تو شرع میں جدائی کرتے ہیں یا نہیں اور
جو سامان کہ بے عیب ہونے کے گمان سے خریدتے
ہیں اگر عیب شرعی ظاہر ہو جائے تو واپس دیتے ہیں
یا نہیں؟ دین کا مقصود دنیا کے مقصود سے بہت کم
ہو گیا حاصل ہو یا نہ ہو تعلق نہیں توڑنا چاہیئے اور بیزار
نہیں ہونا چاہیئے اور دین کا مقصود دوسری جگہ سے
طلب نہیں کرنا چاہیئے کیا اچھی ہے دین کی طلب کیا اچھی ہے
خدا کے دیدار کی طلب کیا اچھی ہے آخرت کی طلب کہ
دنیوی مقصود کی طلب میں علیحدگی بیزاری اور جدائی
کو روا رکھتے ہیں اور دین کے مقصود کے حاصل ہونے
میں (علیحدگی بیزاری اور جدائی) روا نہیں رکھتے اللہ
رحم کرے اس پر جس نے انصاف کیا اور پھٹکارے
اللہ اس کو جس نے نا انصافی کی (۱۲) پھر علمائے پوچھا کہ
آپ سے بحث کیسے کر سکتے ہیں کیونکہ آپ مقید مذہب
نہیں رکھتے آپ جو کچھ کہتے ہو مطلق قرآن سے کہتے ہو
اور ہم قرآن نہیں سمجھ سکتے اور ہم امام اعظمؒ کا مقید مذہب
رکھتے ہیں امامؑ نے فرمایا ہاں میں کسی مذہب کا مقید نہیں
ہوں ہمارا مذہب اللہ کی کتاب اور رسولؐ کی پیروی
کرنا ہے تم مقید مذہب پر ہی قائم رہو اور کہو کہ جو شخص

خوف و قہر بیشتر تا بندہ نا امید بیشود فرمودند
قال³ اخوک من حذرک لا من غرک
باز پرسیدند کہ شما از علم خواندن منع میکنید
فرمودند بندہ تابع محمد رسول اللہ است آنچہ
محمد رسول اللہ منع نکردہ باشد بندہ چوں
منع کند بندہ ذکر اللہ دوام فرض میگوید
بامر اللہ و بحکم کتاب اللہ ہر چہ مانع ذکر اللہ
است آں ممنوع است چہ علم خواندن
و کسب کردن چہ با خلق اختلاط نمودن و چہ
خوردن و چہ خفتن غفلت حرام است ہر چہ
موجب غفلت است آں حرام است باز
پرسیدند کہ کسان شما بے ادبی می کنند
از اوستاداں و پیراں برگشتہ بلکہ
از ایشاں بیزار شدہ اند و پریشاں
عیب می کنند فرمودند مسئلہ شرعی مگر
فراموش کردید در شرع چونست کسی
دختر را عنین نکاح کردہ داد و چند روز
پوشیدہ حال بود بعد از مدتی تحقیق شد
کہ او عنین است در شرع تفریق کنند

کہا کہ آپ امید اور رحمت کی آیتیں بہت کم بیان کرتے
ہو اور خوف و قہر کی آیتیں بہت بیان کرتے ہو جس سے
بندہ نا امید ہوتا ہے امامؑ نے فرمایا آنحضرتؐ نے فرمایا ہے
کہ بھائی تیرا وہ ہے جو خدا اور رسولؐ سے ڈرایا وہ تیرا
بھائی نہیں جو دھوکے میں رکھا (۱۰) پھر علما نے پوچھا کہ
آپ علم پڑھنے سے منع کرتے ہو۔ امامؑ نے فرمایا کہ بندہ
محمد رسول اللہؐ کی پیروی کرنے والا ہے جو کچھ محمد رسول اللہ
نے منع نہیں کیا ہے بندہ کیونکر منع کرے بندہ اللہ
کے حکم اور اللہ کی کتاب کے حکم سے اللہ کے ذکر دوام کو
فرض کہتا ہے جو چیز کہ اللہ کے ذکر کو منع کرنے والی ہے
وہ ممنوع ہے کیا علم پڑھنا اور کیا کسب کرنا اور کیا
مخلوق سے دوستی کرنا کیا کھانا کیا سونا غفلت حرام ہے
جو چیز غفلت کا سبب ہے وہ بھی حرام ہے (۱۱) پھر علما نے
پوچھا کہ آپ کے لوگ بے ادبی کرتے ہیں استادوں اور
پیروں سے پھر گئے ہیں بلکہ ان سے بیزار ہو گئے ہیں۔
اور ان پر عیب لگاتے ہیں۔ امامؑ نے فرمایا کہ شاید تم
مسئلہ شرعی بھول گئے شرع میں کیونکر ہے اگر کوئی شخص
اپنی لڑکی کو عنین سے عقد کر دیا اس کے عنین ہونے کا
حال چند روز پوشیدہ رہا تھوڑی سی مدت کے بعد تحقیق ہوئی

نردوہ الی اللہ ای الی کتاب اللہ ہر کہ از
کتاب خدا قدم بیروں نہادہ باشد توبہ کند
واگر توبہ نکند واجب القتل است باز پرسیدند
کہ علامات مہدی آنست کہ بر شمشیر کار
نکند فرمودند کارش بریدن است اما بر
مہدی موعود قادر نشود و نتواند گشت و
و آیۃ خواندند افی اللہ شک (جزو ۱۳ رکوع ۱۲)
اگرچہ در مہدیت بندہ شک می کنید پس
در وحدانیت حق تعالی ہیچ شک نیست
طلب خدای بر مرد و زن فرض عین است
بیائید بعبادت خدا مشغول باشیم خدا تعالی
مہدیت ایں بندہ بر شما واضح گرداند بسیار
کساں ایمان آوردند بسیار کساں از حسد و
عناد باز ماندند روزی بدست بندگی میاں
نظامؓ کتاب بود پرسیدند چہ کتاب است
عرضکردند نزہۃ الارواح است و انیس الغربا
از دست بندگی میاں نظامؓ گرفتہ درون خانہ
بی بی ملکانؓ رفتند بعد از چند روز ہموں کتاب
بدست بندگی میاں نظامؓ دادہ فرمودند کہ حالا

اللہ کی طرف یعنی رجوع کرو اللہ کی کتاب کی طرف جو
جو شخص اللہ کی کتاب سے قدم باہر رکھا تو توبہ کرے اور اگر
توبہ نہیں کرتا ہے تو واجب القتل ہے۔ (۱۲۱) پھر علمائے
پوچھا کہ مہدیؑ کی علامات سے یہ ہے کہ مہدیؑ پر شمشیر
کام نہ کرے۔ امامؑ نے فرمایا کہ شمشیر کا کام کاٹنے کا ہے
لیکن شمشیر مہدی موعودؑ پر قادر نہ ہوگی اور نفاذ نہیں
ہوسکتی اور یہ آیت پڑھی افی اللہ شک (کیا
اللہ میں شک ہے) اگرچہ بندہ کی مہدیت میں شک
کرتے ہو تو اللہ تعالی کے ایک ہونے میں تو شک نہیں ہے
ہر مرد و زن پر اللہ کی طلب فرض عین ہے آؤ اللہ کی
بندگی میں مشغول ہوجائیں گے اللہ تعالی اس بندہ
کی مہدیت کو تم پر ظاہر کردیگا۔ بہت لوگ ایمان لائے
اور بہت لوگ حسد اور دشمنی سے ایمان لانے سے باز
رہے ایک روز بندگی میاں نظامؓ کے ہاتھ میں کتاب
تھی امامؑ نے پوچھا کیا کتاب ہے تو عرض کیا
نزہۃ الارواح اور انیس الغربا ہے حضرت شاہ نظامؓ
کے ہاتھ سے کتابیں لیکر بی بی ملکانؓ کے گھر چلے گئے
چند روز کے بعد وہی کتاب بندگی میاں نظامؓ کے ہاتھ میں
دیکر فرمایا کہ اب اپنے احوال کو اس کتاب کے موافق کرو

مذہب باشد حکم او چیست نادانان چہ دانند
معنی مذہب رفتار امام اعظم است نہ
گفتار وسنت پیغمبر عمل پیغمبر است نہ گفتار
پیغمبر تمام معاملات شرعی کہ در کتب فقہ
مسطور است گفتار پیغمبر است نہ عمل پیغمبر
مذہب امام عمل امام است کہ مشہور است
باز پرسیدند کہ شما مسلمانان را کافر
میگوئید و امر میکنید کہ مومن شوید فرمودند
کہ ما کتاب اللہ پیش کردہ ایم ہر کہ کتاب
خدا کافر گوید او را کافر گوئیم از خود چیزے
نمی گوئیم ما تابع کتاب خدا ہستیم و خلق را سوی
توحید و عبادت دعوت می کنیم و ما برای
ایں کار از حضرت باری تعالیٰ ماموریم
و علما مخالفت می کنند معلوم نمی شود کہ
موجب مخالفت چیست اگر از بندہ سہوی
و یا غلطی شدہ باشد بر ایشان فرض است
کہ اعلام نمایند و اتفاق کنند تا بر کتاب
خدا عمل کردہ آید و بر آں دعوت کردہ شود
کما قال اللہ تعالیٰ فان تنازعتم فی شئ

امام اعظمؒ کے مذہب سے باہر ہو جائے اور مذہب کے خلاف
عمل کرے تو اس کا حکم کیا ہے۔ نادان کیا جانتے ہیں
مذہب کے معنی امام اعظمؒ کا عمل ہے نہ کہ امامؒ کا قول اور پیغمبرؐ کی
سنت پیغمبرؐ کا عمل ہے نہ کہ پیغمبرؐ کی گفتار تمام شرعی
معاملات جو کتب فقہ میں لکھے گئے ہیں پیغمبرؐ کی گفتار ہے
نہ کہ پیغمبرؐ کا عمل امام اعظمؒ کا مذہب امامؒ کا عمل ہے جو مشہور
ہے (۱۳) پھر علما نے پوچھا کہ آپ مسلمان کو کافر کہتے ہو
اور مومن بننے کا حکم کرتے ہو۔ امامؒ نے فرمایا کہ ہم نے اللہ
کی کتاب کو پیش کیا ہے جس کسی کو اللہ کی کتاب کافر
کہتی ہے ہم بھی اس کو کافر کہتے ہیں خود سے کوئی بات
نہیں کہتے ہم اللہ کی کتاب کی پیروی کرنے والے ہیں اور
مخلوق کو اللہ کو ایک جاننے اور اللہ کی بزرگی کی دعوت
کرتے ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسی کام پر مامور
ہیں اور علما ہماری مخالفت جو کرتے ہیں معلوم نہیں ہوتا
کہ ان کی مخالفت کا سبب کیا ہے اگر بندہ سے سہو
یا غلطی ہوئی ہوگی تو ان پر فرض ہے کہ ہمکو آگاہ کریں
اور اتفاق کریں تاکہ اللہ کی کتاب پر عمل کیا جائے۔
اور اللہ کی کتاب پر دعوت کیجائے چنانچہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ اگر تم جھگڑ پڑو کسی امر دین میں تو رجوع کرو

علم تمام است آنچا ہیچ تو خواہیم داد بعد ازاں جا
پیشتر شدند تا کہ بجالور رسیدند در انجا میاں
شیخ محمد کبیر و میاں یوسف و میاں عبد اللہ
و میاں جمال و میاں کمال و میاں اشرف
تارک دنیا و طالب مولیٰ شدہ ہمراہ آنحضرتؑ
شدند چوں از جالور پیشتر شدند در میان راہ
سید الشہداء بندگی میاں سید خوندمیرؓ برای قضای
حاجت اندک پس ماندہ بودند در انحال حضرت
میرانؑ پس پشت نظر نہ فرمودہ پیشتر شدند و
پیش ازاں و پس ازیں ہر جا کہ آنحضرتؑ میرفتند
غم پسماندگان نداشتند برای آنکہ ہر کجا کہ میرفتی
و ہرچہ میکردی بفرمان خدا تعالیٰ بے پردہ رو برو
شدی ازاں سبب التفات ہیچ کس نکردے
کسی گفت کہ میرانجی این راہ کہنہ شدہ است بلکہ
بسبب خرابات گم شدہ کسی باین راہ نمی رود برائے
آنکہ ماراں و شیراں و ابتلاء دیگر ہم بسیار است
فرمودند کہ بندہ مامور براہ قدیم رفتن شدہ است
و ہمہ مارہا و شیرہا با ما عہد بستہ اند ازیں شاں مزاحمت
نخواہد شد بندگی میاں سید خوندمیرؓ کہ پسماندہ

دعوت کی راہ راست دکھائیں گے اس کے بعد امامؑ
آگے بڑھے یہاں تک کہ جالور پہنچے وہاں میاں شیخ
محمد کبیر میاں یوسف میاں عبد اللہ میاں جمال میاں
کمال اور میاں اشرف تارک دنیا طالب خدا ہو کر
حضرت مہدیؑ کے ہمراہ ہو گئے جب جالور سے آگے
بڑھے راستہ میں بندگی میاں سید خوندمیرؓ قضائے حاجت
کے لئے تھوڑی دیر پیچھے رہ گئے تھے اس وقت حضرت
مہدیؑ پیچھے نظر نہ فرما کر آگے بڑھ گئے اس سے پہلے اور
اس کے بعد جس جگہ آنحضرتؑ تشریف لیجاتے پیچھے آنیوالوں
کا غم نہیں رکھتے تھے اس لئے کہ حضرت مہدیؑ جہاں کہیں
جاتے اور جو کچھ کام کرتے بے پردہ روبرو فرمان خدا سے
جاتے اور کام کرتے تھے اسی سبب سے کسی کی طرف توجہ نہیں
کرتے تھے کسی نے کہا میرانجی یہ راستہ پرانا ہو گیا ہے بلکہ
ویران ہونے کے سبب سے راستہ مٹ گیا ہے کوئی شخص
اس راستے سے نہیں جاتا اس لئے کہ اس راستہ میں سانپوں
اور شیروں کے سواے اور دوسرے بہت بلیات ہیں
امامؑ نے فرمایا کہ بندہ قدیم راستہ پر چلنے کے لئے اللہ تعالیٰ
کی طرف سے مامور ہے اور تمام سانپوں اور شیروں نے
ہم سے عہد کیا ہے کہ ان سے زحمت نہیں ہوگی بندگی میاں

احوال خود با ین کتاب موافق نمائید گفتند میر انجی
بصدقهٔ خوندکار ازین بیشتر حال بنده است
حالا بموافقت احوال خود باین هیچ حاجت نیست
بعدهٔ مصحف خود کشاده بدست بندگیمیان نظام رضی
داده فرمودند که بخوانید گفتند بنده از قرآن هیچ
نخوانده است فرمودند اول ما می خوانیم شما پس ما
بخوانید اول حضرت میرانؑ می خواندند پس میان
مذکور خوانده آمدند درانوقت یکی مهاجر نام میان
الهدادیا برای عرض معاملهٔ خود بیامدند چون بنظر
مبارک منظور شدند زجر کردند که همونجا باشید
اوشان سرنگون کرده بازگشتند تا وقت نماز
پیشین تمام ختم کلام اللہ شد وہمان قرآن گزرانیدند
بعد ازادا نماز ظهر فرمودند میان الهدادیا شما
آنزمانکه آمده بودید آن زمان حقتعالیٰ بندهٔ
خویش را تعلیم کلام خود خویش کرده بود اگر آنساعت
شما پیشتر قدم بداشتی سوخته گشتی چون چهار و
نیم ماه راه جواب مکتوب سلطان محمود دیدید بعدهٔ
فرمان حضرت صمدیت در رسید که اے سید محمد
پیشتر شو که در هند نقصان علم است و در خراسان

کہا میرانجی خوندکار کے صدقے سے بندہ کا حال اس سے
بڑھکر ہے اب اپنے احوال کو اس کتاب کے موافق کرنیکی
ضرورت نہیں اس کے بعد امامؑ اپنا قرآن شریف کھولکر
بندگیمیاں نظام رضی کے ہاتھ میں دیکر فرمایا کہ پڑھو شاہ نظامؓ
نے کہا بندہ قرآن سے کچھ نہیں پڑھا ہے۔ امامؑ نے فرمایا کہ
پہلے ہم پڑھتے ہیں ہمارے بعد تم پڑھو۔ پہلے حضرت پڑھتے
تھے بعد میاں مذکور پڑھتے تھے۔ اس وقت ایک مہاجر
مہدی جن کا نام میاں الہدادیا تھا اپنے معاملہ کو عرض
کرنے کے لئے آئے امامؑ کی نظر مبارک پڑتے ہی دھمکی دیکر
فرمایا کہ وہیں ٹھیرو تو وہ سر جھکا کر واپس ہوگئے ظہر کی
نماز کے وقت تک قرآن شریف ختم ہوگیا اور وہی قرآن
شاہ نظامؓ نے امامؑ کو دیدیا۔ ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد
امامؑ نے فرمایا میاں الہدادیا تم جس وقت آرہے تھے
اس وقت اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کو اپنے کلام کی تعلیم
دے رہا تھا اگر اس وقت تم قدم آگے بڑھاتے تو جل جاتے
چونکہ امامؑ نے ساڑھے چار مہینے سلطان محمود کی جانب
سے اپنے مکتوب کا جواب آنیکی راہ دیکھی اس کے بعد اللہ تعالیٰ
کا فرمان پہنچا کہ اے سید محمد آگے بڑھو کیونکہ ہند میں علم کا
نقصان ہے اور خراسان میں علم تمام ہے ہم وہاں تیری

سرنگوں کردہ رفتند بی بی نور اللہ را گرفتہ
رواں شدند و راہ گم کردند ہموں منوال آواز
شنیدہ بخدمت حضرت میران علیہ السلام رسیدند
نقلست کہ روزی بندگی میاں دلاورؓ حضرت
میرانؑ را وضو میکنانیدند عرض کردند کہ میرانجی
ہمہ قطرات ریش مبارک میگویند کہ ہذا مہدی موعود
ہذا خلیفۃ الرحمن حضرتؑ فرمودند ہر جا کہ بندہ میگردد
ہمہ مخلوقات بلکہ ذرہ و ذرات کائنات ہمیں گویند
فاما گوش ہوش می باید چنانچہ مر شمار است بعدہ
بشہر ناگور رسیدند شہرت و غوغای عام شد کہ
مہدی موعودؑ بیامد میاں ملکجیو از قوم مغل کہ
حاکم آنجا بودند با جمیع علما آں شہر بجہت دریافت
ثبوت مہدیت بخدمت آنحضرتؑ آمدند چوں
منظور نظر مبارک شدند از اسپ فرود آمدہ بحالت
افتاں و خیزاں دواں آمدہ بر پای مبارک
افتادند حضرتؑ دست میاں ملکجیو گرفتہ استادہ
کردہ فرمودند بیا ای شہزادہ لاہوت بعدہ بکنار
گرفتند پس ایشاں ہمہ بحث و تکرار کہ در دل
داشتند فراموش کردہ عرض کردند کہ خوندکار مرا

اور آپ بی بی نور اللہ کو لیکر روانہ ہوئے اور راستہ
بھول گئے اسی طرح آواز (یہ مہدی موعود رحمٰن کا خلیفہ
ہے کی آواز) سنکر حضرت مہدیؑ کی خدمت میں پہنچے
نقل ہے کہ ایک روز بندگی میاں دلاورؓ حضرت مہدیؑ
کو وضو کراتے تھے عرض کیا میرانجی آپ کی ریش مبارک
کے تمام قطرے کہتے ہیں کہ یہ مہدی موعود رحمٰن کا خلیفہ
ہے حضرتؑ نے فرمایا کہ بندہ جس جگہ پھرتا ہے تمام مخلوقات
اور کائنات کے تمام ذرے اور ذرات یہی کہتے ہیں لیکن
سمجھ کے کان چاہیئے جیسے کہ تمہارے کان ہیں اس کے
بعد امامؑ شہر ناگور پہنچے عام طور پر شہرت اور بلوہ ہوگیا
کہ مہدی موعودؑ آیا میاں ملک جیو مغل کی قوم سے جو وہاں کے
حاکم تھے اس شہر کے تمام علما کے ساتھ مہدیت کے ثبوت
اور دریافت کرنے کے لئے امامؑ کی خدمت میں آئے اور آپکی
نظر مبارک پڑتے ہی گھوڑے سے نیچے اتر کر گرتے پڑتے
دوڑتے آکر امامؑ کے قدم مبارک پر پڑ گئے حضرتؑ نے
میاں ملک جیو کا ہاتھ پکڑ کر کھڑے کرکے فرمایا کہ آؤ شہزادہ
لاہوت اس کے بعد اپنے نزدیک بٹھائے پس انہوں نے
تمام بحث و تکرار جو دل میں رکھتے تھے بھول کر عرض کیا
خوندکار مجھکو تلقین فرمائیں پس حضرتؑ نے ذکر خفی کی تلقین

بودند در راه متفکر شده راه نمی یافتند ناگاه
مردی گوسفند فربه بر پشت برداشته
آورده گفت که بخورید ایشان از دو سه روز
هیچ نخورده بودند و همدرانجا درختی افروخته و
آوندی پر از نمک یافتند و نیز سه کس همراه
بودند آن گوسفند را تمام خوردند و آن شخصیکه
گوسفند آورده بود گفته رفت که این راه قافله
شما است همون راه روان شدند و نیز راه بدرا
گیاه گم کردند پس از انجا آواز شروع شد که
هذا المهدی الموعود خلیفة الرحمن
بدان آواز میران علیه السلام رسیدند همچنان
روزی بندگی میان نظامؓ دختر خود بی بی نور اللّٰه
را که شیرخواره بودند بر شاخ درختی به جھولی آویخته
باستغراق حق همانجا گذاشته همراه حضرتؑ سوار
شدند بعد قطع دو سه فرسخ حضرت میرانؑ یاد
دهانیدند که رفیق شما کجا است گفتند که شاید
همونجا باشد فرمودند خدا محافظت کرده است
بروید و بیارید چون انجا آمده دیدند که شیر کلان
زیر آن درخت نشسته است ایشانرا دیده

سید خوندمیرؓ جو پیچھے رہ گئے تھے راستہ میں متفکر ہوکر
راستہ نہیں پاتے تھے یکایک ایک مرد نے ایک موٹا بکرا
پیٹھ پر اٹھایا ہوا لاکر کہا کہ کھائیے انھوں نے دو تین
دن سے کچھ بھی نہیں کھایا تھا اسی جگہ ایک سلگا ہوا
جھاڑ اور ایک برتن نمک سے بھرا ہوا پایا اور نیز تین
اصحاب جو حضرتؑ کے ہمراہ تھے اس بکرے کو تمام کھائے
اور بکرا لانیوالا شخص کہکر گیا کہ یہ تمہارے قافلہ کا راستہ ہے
اسی راستہ پر روانہ ہوے اور نیز گھاس بڑھ جانیکی
وجہ سے راستہ بھول گئے پس وہاں سے آواز شروع
ہوئی کہ یہ مہدی موعود رحمٰن کا خلیفہ ہے اس آواز پر
حضرت مہدیؑ کے پاس پہنچے۔ اسی طرح ایک روز بندگی
میاں نظامؓ اپنی لڑکی بی بی نور اللہ کو جو شیرخوارہ تھیں
ایک جھاڑ کی ڈالی سے جھولی لٹکا کر حق کی محویت میں
وہیں چھوڑ کر حضرت کے ہمراہ سوار ہوگئے اور تین چار
کوس چلے گئے حضرت مہدی علیہ السلام نے شاہ نظامؓ
کو یاد دلایا کہ تمہارا رفیق کہاں ہے کہا کہ شاید اسی
جگہ پر ہوا امامؑ نے فرمایا کہ خدا تعالی نے حفاظت کی ہے
جاکر لاؤ جب وہاں پہنچے تو دیکھا کہ ایک بڑا شیر اس جھاڑ
کے نیچے بیٹھا ہوا ہے آپ کو دیکھکر سر جھکایا ہوا چلے گیا

وانرا که ندادند ندادند ندادند
بار قاتلوا وقتلوا برین گردن حقتعالی نهاده
است استخوانهای خویش را استوار باید ساخت
وبتقویت آنرا باید بر داشت نقلست چون
حضرت میران علیه السلام از انجا روان شده
بوی سانبر عبور کردند وبجای ماران رسیدند
یک مار کلان گرد دائره قلعه شده افتاد وقت
صبح یاران برای وضو قصد آب کرده راه نیافتند
وپیش حضرتؑ واقعه عرض کردند فرمودند باین مار
وعدهٔ خداتعالی بود که ترا امام مهدی موعود فرزند
رسول من خواهم نمود ویران وعده برای دیدن
بنده آمده است پیش او مروید وگرنه نیش خواهد
زد چنانچه ابوبکر صدیقؓ را زده بود بعدهٔ
آنحضرتؑ نزدیک او تشریف برده پیش او
تف انداختند مار تف مبارک خورده کله
بر زمین نهاده رفت حضرتؑ فرمودند که مار مسلمان
شده برفت وهر جاکه آنحضرتؑ نزول
میفرمودند حوالی دائره قلعه مس گردی شد
بر مردمان ظاهر نمی گردید چون یکروز دستور

اور جن کو نہیں دیئے نہیں دیئے نہیں دیئے
اللہ تعالی نے تمہاری اس گردن پر قاتلوا وقتلوا کا بار
رکھا ہے اپنی ہڈیوں کو مضبوط رکھنا چاہیئے اور قوت
سے اس بار کو اٹھانا چاہیئے. نقل ہے کہ جب حضرت
مہدیؑ شہر ناگور سے روانہ ہوکر سانبر ندی سے پار ہوے
اور سانپوں کے مقام پر پہنچے تو ایک بڑا سانپ دائرہ
کے اطراف حصار کیا ہوا پڑا تھا صبح کے وقت صحابہؓ
وضو کے لئے پانی لانے دائرہ کے باہر جانا چاہے راستہ
نہیں پائے حضرتؑ سے یہ واقعہ عرض کئے تو فرمایا کہ
اس سانپ سے اللہ تعالی کا وعدہ تھا کہ ہم تجھکو
اپنے رسول کے فرزند مہدی موعودؑ کو دکھلائیں گے
اس وعدہ پر بندہ کو دیکھنے کے لئے آیا ہے اس کے
سامنے مت جاؤ ورنہ ڈس لیگا جس طرح سے کہ
ابوبکر صدیق رضؓ کو ڈسا تھا اس کے بعد امامؑ نے اس سانپ
کے نزدیک تشریف لیجا کر اس کے سامنے لعاب دہن
مبارک ڈالا تو وہ لعاب مبارک کھا کر کلہ زمین پر رکھکر
چلے گیا حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ سانپ مسلمان ہوکر گیا
امامؑ جس جگہ قیام فرماتے دائرہ کے اطراف تانبے کا
حصار ہو جاتا اور لوگوں پر ظاہر نہوتا جب ایک روز

تلقین فرمایند پس حضرت بندگی تلقین ساختند
میانمذکور تارک الدنیا طالب مولیٰ شده در صحبت
حضرتؑ حاضر ماندند **نقلست** که آنحضرتؑ روزی
میان عصر و مغرب در بیان بزبان عجمی فرمودند
هاجروا شد واخرجوا من دیارهم شد
واوذوا فی سبیلی شد وقاتلوا وقتلوا
مانده است ماشاء الله خواهد شد اما برین بنده
ماموز نیست لیکن از کسان ما باشد بعد از
ادای مغرب بندگی میان سید خوندمیرؓ بزبان
بندگی میان نعمتؓ عرض کنانیدند که خوندکار اگر
آنکس را واضح کرده فرمایند تا ادب و خدمت
او بجا آورده شود حضرت میرانؑ شنیده فرمودند
آنکس سائل است پس بندگی میان نعمتؓ احتمال
کردند که بنده سائل بود بر بنده قاتلوا وقتلوا
تعین فرمودند پس ازان بندگی میان سید خوندمیرؓ عرض کردند که
بندگی میان نعمتؓ بر خود احتمال بردند که خود را فرموده اند آنحضرتؑ
شنیده فرمودند که شما بودید بنده شما گفته است خدا تعالی
از قابل نگذارد و غیر قابل را ندهد ـه.
آنرا که بداد ند بداد ند بداد ند

فرمائی میاں مذکور تارک دنیا طالب خدا ہو کر حضرت مہدیؑ
کی صحبت میں حاضر رہے نقل ہے کہ ایک روز امامؑ نے
عصر اور مغرب کے درمیان بیان قرآن کے موقع پر عجمی
زبان میں فرمایا کہ ہجرت کئے ہوا اور گھروں سے نکالے
گئے ہوا اور خدا کی راہ میں ستائے گئے ہوا قتل کئے اور
قتل کئے گئے باقی ہے ماشاءاللہ ہو گا لیکن بندہ اس
پر (قاتلوا وقتلوا پر) امور نہیں ہے ہمارے لوگوں
سے اس کا ظہور ہوگا۔ مغرب کی نماز کے بعد بندگی میاں
سید خوندمیرؓ نے بندگی میاں نعمتؓ کے ذریعہ عرض
کرایا کہ اگر خوندکار اس شخص کو واضح کرکے فرمائیں تو اس کا
ادب اور خدمت کیجائے حضرت مہدیؑ نے سنکر فرمایا
کہ وہ شخص سائل ہے پس بندگی میاں نعمتؓ نے خیال فرمایا
کہ بندہ سائل تھا حضرتؑ نے قاتلوا وقتلوا کو بندہ پر مقرر
فرمایا ہے پس اس کے بعد بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے عرض
کیا کہ بندگی میاں نعمتؓ نے خود پر خیال کیا ہے کیونکہ حضرتؑ
نے انہی کو فرمایا ہے آنحضرتؑ نے سنکر فرمایا کہ سائل سے
مراد تمہاری ذات تھی بندہ نمہارے لئے کہا ہے خدا تعالیٰ
قابل کو چھوڑتا نہیں اور غیر قابل کو دیتا نہیں۔
جس کسی کو دیئے دیئے دیئے

حاکم مذکور مسمی باشرف خاں پانی پتی در تعجب آمده
خود رفته دید که جملہ مرکبہا چشمہا بستہ ایستادہ اند
باز آمده تصدیق کرده تلقین شده بصحبت والا
ملازم گشت بعد ازاں بہ نگر ٹھٹھہ کہ تختگاہ ملک
سندہ است رسیدند و پیش از دخول شہر
مذکور در اثنائے راہ یک ستور کسی از ہمراہاں افتادہ
دست و پا بر سم می زد حضرت میراں علیہ السلام
فرمودند کہ تکبیر بخشید یاراں بسبب شرکاں
با یکدیگر می دیدند بار دیگر حکم شد کہ بسمل کنید
میاں عبد المجید رضہ زود از شتر فرود آمد ذبح
نمودند یاراں گوشت گرفتہ در شہر داخل شدند
و جائے خیمہ زده نزول فرمودند قضارا در انجا
راعی استادہ بود گوشت گاؤ دیدہ پیش بادشاہ
کہ جام نندہ نام داشت دستار خود انداختہ
فریاد نمود کہ طائفہ کلاں قریب شہر ستور ی
را ذبح کردہ گوشتش اندرون شہر آوردہ نزول
کردہ اند جام نندہ کافر سخت بود حکم تاراج
فرمود چوں بدریا خاں معلوم شد مانع گشت و گفت کہ
ایں کار از دو قوم شدہ باشد یا من القوم الجاہلین

ظاہر کئے تو حاکم مذکور مسمی شرف خاں پانی پتی نے متعجب
ہو کر خود جا کر دیکھا کہ گھوڑے آنکھ بند کئے ہوئے کھڑے
ہیں تو اس نے واپس ہو کر امامؑ کی تصدیق کی اور تربیت
ہو کر صحبت والا اختیار کی اسکے بعد امامؑ نگر ٹھٹھہ کو جو
ملک سندھ کا پایہ تخت ہے پہنچے شہر مذکور میں پہنچنے سے
پہلے راستہ میں ساتھیوں میں سے کسی کا چوپایہ گر کر ہاتھ
پاؤں مارنے لگا حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ ذبح کرو صحابہ رضہ
مشرکوں کی سلطنت ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کو
دیکھنے لگے دوسرے بار حکم دیا کہ ذبح کرو میاں عبد المجید رضہ
نے اونٹ سے فوراً اتر کر ذبح کر دیا صحابہ رضہ گوشت لیکر
شہر میں داخل ہوئے اور ایک جگہ خیمہ لگا کر قیام فرمایا
اتفاقاً وہاں ایک چرواہا کھڑا ہوا تھا گائے کا گوشت
دیکھکر بادشاہ کے سامنے جس کا نام جام نندہ تھا اپنی
دستار ڈالکر فریاد کی کہ ایک بڑی جماعت شہر کے قریب
گائے کو ذبح کر کے اس کا گوشت شہر میں لا کر قیام کی ہے
جام نندہ سخت کافر تھا لوٹنے کا حکم دیا جب دریا خاں
کو معلوم ہوا تو مانع ہوا اور کہا کہ یہ کام دو قوم سے ہوا
ہوگا یا جاہلوں کی قوم سے یا اس قوم سے جو مسلمانوں
میں غلبہ رکھتی ہے اور مسلمانوں کی مدد کرتی ہے اور انہیں

میاں حید رمہاجرؓ را از جائے خود وارفتہ بود نیشان
بتجسس آں ہر چند سعی رفتن کردند دیوارے
پیش خود دیدہ باز گشتہ بحضرتؓ عرض کردند
کہ ہر طرف دیوارے می نماید فرمودند خدائی را
یاد کنید ہرگز مرکب شما نرود ہر جا کہ بندہ
نزول سکنی گردد ما قلعہ مس مبشود و دیگر
چوں در منزلی آب نبودی پیش از نزول حضرتؑ
باراں باریدی تا بعد از نزول آب بفراغت
صرف می شودند بعدہٗ چوں بکابہ رسیدند
ہنوز یک ساعت نشدہ بود کہ مرکبہای
ہمراہی روبہ کشت زار نہادند مزارع کشت
پیش حاکم فریاد کرد حاکم خود آمدہ گفت تعریف
زمانۂ مہدیؑ شنیدہ شد کہ گوسفنداں و گرگاں
یکجا چرند و کودکاں با مار و کژدم بازی کنند
ہیچ ضرر بکسی نخواہد رسید برخلاف آں
مرکبہائے خداوند کشت می خورند فرمودند
اگر می خورند حاصل خود بگیر تدبیں حاکم مردم
خود فرستادہ دید کہ بسکوت ایستادہ اند
و چیزی نمی خورند مردماں باز آمدہ واقعہ فرا نمودند

میاں حید رمہاجرؓ کا گھوڑا اپنی جگہ سے کھلکر چلا گیا
تھا تو انھوں نے گھوڑے کو تلاش کرنے کے لئے دائرہ
کے باہر جانیکی بہت کچھ کوشش کی دیوار سامنے دکھکر
واپس ہوگئے اور حضرتؑ سے عرض کیا کہ ہر طرف دیوار
نظر آتی ہے۔ امامؑ نے فرمایا خدا کو یاد کرو تمہارا گھوڑا
ہرگز نہیں جائیگا جس جگہ بندہ قیام کرتا ہے ہمارے
دائرہ کے اطراف تانبے کی دیوار کا حصار ہوجاتا ہے
نیز جس مقام میں پانی نہوتا تو امامؑ اس مقام پر جانے
پہلے بارش ہوتی بعد قیام پانی فراغت سے خرچ کر
سب کابہ پہنچے اور پہنچکر ایک گھنٹہ بھی نہیں ہوا تھا
ان کے ہمراہ جو گھوڑے تھے کھیت کی طرف رخ
کسانوں نے حاکم سے فریاد کی تو حاکم امامؑ کے حضور
آکر کہا کہ مہدیؑ کے زمانہ کی تعریف سنی گئی ہے کہ بکر
اور لانڈگے ایک جگہ چریں گے اور بچے سانپ بچھو
کھیلیں گے کسی سے کسی کو تکلیف نہیں پہنچیگی اس
برخلاف خداوند کے گھوڑے کھیت چر رہے ہیں
امامؑ نے فرمایا کہ اگر چر رہے ہیں تو اپنا معاوضہ لے
پس حاکم نے اپنے لوگوں کو بھیجکر دکھایا تو معلوم ہوا
گھوڑے خاموش کھڑے ہیں کوئی چیز نہیں کھاتے لوگ واپس آ

گویانیدند کہ ما از شرع محمدی خارج نیم ہمہ
را وزن کردہ صرف میکنیم و نقد شش بقال
آں دوکان نمی گیرد شما حاکم ہستید بگیرید
پیش او زر قیمت آں بداشتند و بازگشتہ
بملازمت حضرتؑ حاضر شدند پس جام نندہ
یکی غلام مسمی عیار یادلشاد بود پیش حضرتؑ
فرستادہ گویانید کہ فلاں باغیست جای
بامسافت و حوض کلان است اقدام سعادت
در انجا برند تا بندہ ملاقات کند فرمودند
خوبست پس دراں باغ درآمدند و در کشتی
سوار شدند ملاحاں را حکم جام نندہ در پردہ
بود کہ حضرتؑ را غرق کنید ہر چند خواستند کہ
غرق کنند لیکن نتوانستند چوں جوی پار
شدند درون کوشک آمدہ بہ نشستند و حکم کردند
کہ ایں باغ را بشکنید چنانچہ چند درختہای
کلاں را بریدند پس باز آمدہ بوثاق خویش
قرار گرفتند و فرمودند کہ خندق بکاوید و باڑ
خارناک نشیت کنید ہمدراں زماں ملک گوہر
کہ جامدار خانہ سلطان بنگالہ بود الٰہ ایشاں بود

بعد امامؑ نے میاں طیب اور میاں کلین کو جام نندہ
(بادشاہ) کے پاس بھیجکر کہلایا کہ ہم شرع محمدی سے
باہر نہیں ہیں ہم نے تمام اشیاء کا وزن کرکے خرچ
کیا ہے ان کی قیمت اس دوکان کا بقال نہیں لیتا ہے
تم حاکم ہوئے لو حاکم کے روبرو آن اشیاء کی قیمت
رکھکر واپس ہوئے اور امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے
پس جام نندہ نے اپنے غلام عیار یا دلشاد کو حضرتؑ
کے پاس بھیجکر کہلایا کہ فلاں باغ بہت کشادہ ہے
اور اس میں بڑا حوض ہے وہاں تشریف لیجائیں تا کہ
بندہ آپ سے ملاقات کرے۔ امامؑ نے فرمایا بہتر ہے
پس اس باغ میں تشریف لیگئے اور کشتی میں سوار ہوئے
جام نندہ نے درپردہ ملاحوں کو حکم دیا تھا کہ امامؑ کو
ڈبو دیں۔ ڈبانیکی بہت کچھ کوشش کی لیکن ڈبا نہ سکے
جب ندی کے پار ہوگئے تو محل میں جاکر بیٹھ گئے اور
امامؑ نے حکم دیا کہ اس باغ کو توڑ و چنانچہ چند بڑے
جھاڑوں کو کاٹ دیئے اور پھر اپنے مقام میں جاکر
ٹھیر گئے۔ اور امامؑ نے فرمایا کہ خندق کھودو اور خاردار
باڑ نصب کرو۔ اسی زمانہ میں ملک گوہر کہ سلطان
بنگالہ کا توشکخانہ ان کے حوالہ تھا۔ جس وقت کہ وہ

هیچ حجت و حکمی نیست فرمودند سندھ را بادشاہ
سندھ است و گجرات را بادشاہ گجرات است
وہمیں امثال ہر اقلیمی را ملکیست پس اندک زمین
بنمائید کہ این زمین خدا است پس بد انجا
بندگان خدا بحق مشغول باشند بعدہٗ قاضی
گفت کہ دستار کسی گرفتن میخواہید حضرت
میرانؑ دستار قاضی گرفتہ بر زانوی خویش
نہادہ فرمودند اے قاضی دستار گرفتن این
نوع باشد ہمچنیں دستار از کجا گرفتیم و نیز
فرمودند بادشاہ ترا بگو کہ با ہمہ لشکر و شوکت
تو بیا انشاء اللہ بندہ بیک خدا بر تو غالب
است و این شہر را حقتعالی دادہ است
پس جام نندہ در شہر حکم کرد کہ ایشانرا غلہ
واشیاء ما یحتاج ندہند یاران بملازمت
حضرتؑ مخالفت سلطنت عرض رسانیدند کہ
ہیچکس سودا بما نمی دہد حکم فرمودند کہ یک دوکان
بشکنید و ہمہ متاع آن بیارید یاران
ہمچناں کردند بعدہٗ حضرتؑ میاں طیب
و میاں سکین را نزد جام نندہ فرستادہ

اپنی زمین پر رہنے نہ دے تو اس کے ساتھ کوئی حجت
اور حکم کام نہیں دیتا ہے ۔ امامؑ نے فرمایا کہ سندھ کیلئے
سندھ کا بادشاہ ہے اور گجرات کے لئے گجرات کا بادشاہ
ہے اور اسی طرح ہر ایک زمین کے لئے ایک بادشاہ ہے
پس تم تھوڑی زمین ایسی بتاؤ کہ وہ زمین خدا کی ہے
تاکہ اس زمین پر خدا کے بندے خدا کی بندگی میں
مشغول رہیں اس کے بعد قاضی نے کہا کہ آپ کسی کی
دستار لینا چاہتے ہو حضرت مہدیؑ نے قاضی کی دستار
لیکر اپنے گھٹنے پر رکھکر فرمایا اے قاضی دستار لینا
اس کو کہتے ہیں اس طرح ہم نے کس کی دستار لی
اور نیز فرمایا کہ تیرے بادشاہ کو کہدے کہ تو اپنے
تمام لشکر اور شوکت کیساتھ آ انشاء اللہ تعالیٰ بندہ
ایک خدا کی مدد سے تجھ پر غالب ہے اور اللہ تعالیٰ
نے یہ شہر مجھکو دیا ہے پس جام نندہ شہر میں حکم دیا
کہ ان لوگوں کو اناج اور ضروری اشیاء نہ دیں
صحابہؓ نے حکومت کی مخالفت کو حضرت کے حضور
میں عرض کیا کہ کوئی شخص ہم کو سودا نہیں دیتا ہے
امامؑ نے حکم فرمایا کہ ایک دوکان کو توڑو اور اس
دوکان کا سامان لاؤ صحابہؓ نے ایسا ہی کیا اس کے

درحال میاں نسید سلام اللہؓ آنرا در چاہ انداختند
پس مقدار دانۂ جو بر سنگ چاہ افتادہ بود
میاں مذکور برائی آزمائش آنرا بر داشتہ
بہ آتش حضرت آفتابۂ خاصہ گرم کردہ برآں
ریختند آوند پس زر سرخ شد پیش حضرتؑ
آوردہ عرض کردند کہ میرانجی چنیں چیز بود
فرمودند من دانستہ بودم کہ اکسیر خالص است
فامابہ سبب ابتلا انداختہ شد بعدہٗ آنرا
فروختہ سویت کردند پس یاراں براے
خرید رفتہ بودند چوں حضرتؑ براے نماز عصر
آمدہ دیدند کہ اندک کساں ماندہ اند فرمودند
ای میاں نسید سلام اللہؓ اندکی بود از آں واسطہ
از نظر بندۂ خدا واز صحبت بندہ واز نماز
واز بیان قرآن باز ماندند اگر آنہمہ اکسیر
بودی پس احوال شاں چہ شدی بعدہٗ
شیخ صدر الدین براے ملاقات آمدند روزے
استاد شریعت در مدرسۂ علوم نشستہ
بودند کہ مردی پیش شیخ بیامد و گفت کہ
مہدی موعودؑ آمدہ است چیزی خبر داری

تو اکسیر کو باولی میں ڈالکر آئے ۔ اسی وقت میاں نسید سلام اللہؓ
نے اکسیر کو باولی میں ڈالدیا مگر جو کے دانہ برابر اکسیر
باولی کے پتھر پر جو پڑی تھی میاں مذکور نے اس کو
اٹھاکر حضرتؑ کی اطلاع کے بغیر حضرتؑ کا پانی کا لوٹا
گرم کر کے اس پر ڈالا تانبے کا لوٹا زرسرخ ہوگیا
حضرتؑ کے حضور میں لیجاکر عرض کیا میرانجی اکسیر ایسی تھی
امامؑ نے فرمایا مجھے معلوم تھا کہ اکسیر خالص ہے لیکن
ملک گوہرؓ کی خدا طلبی کے امتحان کے لئے باولی میں
ڈالی گئی اس کے بعد لوٹے کو بیچکر سویت کر دیئے
پس صحابہؓ سودا خریدنے کے لئے بازار گئے تھے جب
امامؑ نے عصر کی نماز کے لئے تشریف لاکر دیکھا کہ تھوڑے
اصحاب موجود ہیں تو فرمایا اے میاں نسید سلام اللہ
تھوڑی اکسیر تھی اس کے واسطے سے بندۂ خدا کی
نظر اور بندہ کی صحبت اور نماز اور بیان قرآن سے
صحابہؓ باز رہے اگر وہ سب اکسیر رہتی تو ان کا احوال
کیا ہوتا اس کے بعد شیخ صدر الدین امامؑ کی ملاقات
کے لئے آئے واقعہ یہ ہے کہ ایک روز استاد شریعت
شیخ صدر الدین مدرسہ علوم میں بیٹھے ہوئے تھے کہ
ایک مرد شیخ کے سامنے آکر کہا کہ مہدی موعود آیا ہے

ہر گاہ کہ بہ نیت حج کعبہ رواں شدند بمقدار دوہم
ثار اکسیر اعظم با خود گرفتہ بودند چوں درمیان
راہ خبر سعادت اثر ظہور حضرت میران علیہ السلام
رسید بملازمت حضرت آمدہ تلقین شدہ بصحبت
کیمیا خاصیت حاضر بودند فی الجملہ در یکوقت
عرض کردند اگر رضای خوندکار باشد در عرصہ
ششماہ دوازدہ ہزار سوار با ساز و سلاح مستعد
خواہم کرد فرمودند از کجا خواہید کرد گفتند نزد
بندہ اکسیر است فرمودند بیارید چگونہ است
چوں ملاحظہ کردند فرمودند ایں را بزنید و از
حد دائرہ بیروں کنید کہ بت گرفتہ نزد ما
ماندہ است پس ملک مذکور را بیروں کردند
ملک از دائرہ بیروں شدہ بحالت تضرع و زاری
پیوستہ سہ شبانروز در صحرا افتادہ ماندند
میاں ابو محمد رضؓ درآں حال گفتند کہ وقت
نماز است ادا باید کرد گفتند کہ از درگاہ خداوند
نماز مردود گشتہ ام پس کہ نماز گزارم پس میاں
ابو محمدؓ پیش حضرت ماجرا عرض کردند فرمودند اگر
آمدن می خواہد آں را در چاہ انداختہ بیاید

مکہ معظمہ کے حج کی نیت سے روانہ ہوئے تو ڈھائی
سیر اکسیر اعظم اپنے ساتھ رکھے تھے جب ان کو راستہ
میں حضرت مہدیؑ کی تشریف آوری کی خبر ملی تو حضرتؑ
کی خدمت میں جاکر تربیت ہوئے اور آپ کی کیمیا
خاصیت صحبت میں حاضر رہے حاصل کلام اس وقت
ملک گوہرؓ نے عرض کیا کہ اگر خوندکار کی اجازت ہو تو
میں چھ مہینے کے عرصہ میں بارہ ہزار سوار سامان اور
ہتھیار کے ساتھ تیار کر دوں گا۔ امامؑ نے فرمایا کہاں
سے تیار کرو گے۔ کہا بندہ کے پاس اکسیر ہے۔ فرمایا
کیسی اکسیر ہے لاؤ جب امامؑ نے اکسیر کو ملاحظہ فرمایا
تو فرمایا کہ اس شخص کو مارو اور دائرہ کی حد سے باہر
کر دو کیونکہ بت لیا ہوا بندہ کے پاس رہتا ہے پس
ملک گوہرؓ کو دائرے کے باہر کر دیئے۔ ملک دائرہ
کے باہر ہوکر تین رات تین دن آہ و زاری کرتے
ہوئے جنگل میں پڑے رہے۔ میاں ابو محمدؓ نے
ان کے اس حال میں کہا نماز کا وقت ہے ادا کرنا چاہئے
ملک گوہرؓ نے کہا خداوند نماز کی درگاہ سے مردود
ہو گیا ہوں کیسے نماز پڑھوں پس میاں ابو محمدؓ نے
امامؑ کے حضور میں یہ ماجرا عرض کیا تو فرمایا اگر آنا چاہئے

از آن ما در خاک افتادہ ماندن نیامدہ اند بلکہ
از آن ما طالبان عقبیٰ نباشند بعد ازاں حضرت
میراں علیہ السلام بندگی میاں سید خوندمیرؓ را
و بندگی میاں نعمتؓ را و میاں عبد المجیدؓ
و میاں شیخ محمد کبیرؓ و میاں یوسفؓ را برای
آوردن عیال ہائے ایشاں بہ گجرات فرستادند
میاں لاڑشہؓ عرض کردند کہ قبیلۂ میاں
نعمتؓ بسیار است باز آمدن نہ دہند
فرمودند میاں نعمتؓ مرد ربانی اند ہرگز
نمانند بندگی میاں نعمتؓ عرض کردند کہ بندہ
اختیار زن بدست زن دادہ آمدہ است
بندہ را از ملازمت خود دور نسازند فرمودند
بروید آیندگان را بیارید بندگی میاں
سید خوندمیرؓ عرض کردند میرانجی بندہ را
عیال نیست برای چہ میفرستند فرمودند
بروید چیزے دراں مقصود خدا تعالے
است پس میاں سید سلام اللہؓ سید ست
ایشاں بمیراں سید محمودؓ نامہ نوشتہ دادہ بودند حضرت
میراں علیہ السلام تشریف آوردہ فرمودند چہ نبشتہ اید

تو ان کی پیٹھ کو کچھ مٹی لگنے پاتی ہے یا نہیں قبضہ قدرت
سے اٹھالئے جاتے ہیں پھر فرمایا جو ہمارے ہیں مٹی
میں (قبر میں) پڑے رہنے کے لئے نہیں آئے ہیں
بلکہ جو ہمارے ہیں آخرت کے طالب نہوں گے (خدا کے
طالب ہوں گے) اس کے بعد حضرت مہدیؑ نے
بندگی میاں سید خوندمیرؓ بندگی میاں نعمتؓ میاں عبد المجیدؓ
میاں شیخ محمد کبیرؓ اور میاں یوسفؓ کو اپنے اپنے گھر والوں
کو لانے کے لئے گجرات روانہ فرمایا۔ میاں لاڑشہؓ
نے عرض کیا کہ میاں نعمتؓ کا قبیلہ بہت ہے واپس
آنے نہیں دیں گے فرمایا کہ میاں نعمتؓ مرد ربانی ہیں
ہرگز نہیں رہیں گے۔ بندگی میاں نعمتؓ نے عرض کیا بندہ
اپنی عورت کا اختیار اس کے ہاتھ میں دیکر آیا ہے
بندہ کو اپنی خدمت سے دور نہ کریں۔ فرمایا جاؤ۔
آنیوالوں کو لاؤ بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے عرض کیا
میرانجی بندہ کے لئے عورت بچے نہیں ہیں کس لئے بھیجتے
ہیں۔ فرمایا جاؤ اس میں کچھ خدا تعالیٰ کا مقصود ہے
پس میاں سید سلام اللہؓ نے میراں سید محمودؓ کو خط لکھکر
شاہ خوندمیرؓ کے ہاتھ میں دیا تھا حضرت مہدیؑ نے
تشریف لاکر فرمایا کہ کیا لکھے ہو پڑھو جب پڑھنے لگے

برو تصدیق کن وگرنہ کافر مانی دست شیخ گرفتہ
رواں شدند ناگاہ مرد مذکور غائب شد شیخ
در ضمیر خود بیاوردند کہ مبادا تسویل مخاطرہ شدہ
باشد یا تشویش آسیب رسیدہ ناگاہ از
درختاں واز ہر جانب آواز شروع شد ہذا
مہدی موعود ہذا خلیفۃ الرحمٰن پس بداں آواز
بملازمت حضرت میراں علیہ السلام آمدہ تلقین شدند
و در صحبت آنحضرتؑ تا آخر حیات مصر ماندند بعدہٗ
یکی متعلمی با پسر خود پیش حضرت آمدہ التماس
کرد کہ بحق پسر ما دعا کنید فرمودند شیخ صدرالدین
ببینید خواندہ چہ میگوید اگر چہ اذن خدا تعالیٰ
باشد تا از ایشاں جزیہ بستانیم و شمشیر خود بالا کردہ
فرمودند حالا ایں ماندہ است اما بآں بندہ
مامور نیست در ٹھٹھ ہشتاد و چہار تن واصل باللہ
بحق پیوستند ہمہ را حضرتؑ بشارت برضای
حقتعالیٰ بمقام موسیٰؑ و عیسیٰؑ فرمودند و باز فرمودند
چوں بندہ ایشاں را در لحد نہد از
قبضہ قدرت برداشتہ شوند کہ پشت را
خاک چیزے میرسد یا نمی رسد باز فرمودند

کچھ تو خبر رکھتا ہے جا تصدیق کر ورنہ کافر رہیگا شیخ
کا ہاتھ پکڑ کر روانہ ہوا اور یکایک مرد مذکور غائب
ہو گیا شیخ نے اپنے دل میں خیال کیا ایسا نہو کہ
نفسانی وسوسہ دل میں پیدا ہوا ہو یا شیطانی
فکر پہنچی ہو یکایک درختوں اور ہر طرف سے آواز
شروع ہوئی کہ یہ مہدی موعود ہے یہ رحمٰن کا خلیفہ
ہے پس اس آواز پر حضرت مہدیؑ کی خدمت میں
جا کر تربیت ہوئے اسکے بعد ایک متعلم نے اپنے
لڑکے کو لیا ہوا حضرتؑ کے حضور میں آکر عرض کیا کہ
ہمارے لڑکے کے حق میں دعا کیجئے۔ امامؑ نے فرمایا
شیخ صدرالدین دیکھو تعلیم پایا ہوا کیا کہتا ہے اگر
اللہ تعالیٰ کا حکم ہو تو ہم ان سے جزیہ لیں اور اپنی
شمشیر اوپر اٹھا کر فرمایا کہ اب (کلمہ گو یوں کیساتھ)
یہ باقی رہ گیا ہے لیکن بندہ اس پر (جہاد اصغر پر)
مامور نہیں ہے (جہاد اکبر پر مامور ہے) شہر ٹھٹھ
میں چوراسی تن اللہ کا دیدار رکھنے والے حق سے
ملے (وفات پائے) ان سب کو حضرتؑ نے اللہ تعالیٰ
کی رضا سے موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کے مقام کی بشارت
فرمائی اور پھر فرمایا کہ جب بندہ ان کو قبر میں رکھتا ہے

بحضرت خوندکار بیابی بی الہ کہ ایشان نیز از
قوم نہانی بودند شوہر اول ایشان نام ملک بخن بود
فرمودند خوب است باز عرض کردند از حضرت میرانؑ
در حق خود نان و نفقہ طلب نخواہم کرد از ان ہیچ
حاجت نیست الا آنکہ امید دارم در روز حشر
در تزویج خوندکار مبعوث خواہم شد حضرت
میرانؑ میاں لاڈ و قاضی حبیب اللہ را طلب کرده
فرمودند شما گواه باشید کہ بی بی بونؓ بنده را
برای خدا خود را سپرده اند بی بی نیز اقرار کردند
ہر دو کس گواه شده باز گشتند چون یاران
مذکور بعد مدت از گجرات روان شدند راجی
سوں و راجے مرادی ہر دو خواہران محمود بیگڑه
تربیت از ذات حضرت میرانؑ شده بواسطہ
حبس سلطان محمود ہمراه حضرت رفتن نتوانستہ
بودند پس راجی سوں بدست بندگی میاں
سید خوندمیرؓ و راجی مرادی بدست بندگی میاں
نعمتؓ زر نقد و جامہا و سلاحہا و اسپاں
و شتران بحضرت میرانؑ فرستاده بودند
درمیان راه میران سید محمودؓ نیز ملاقات کردند

خوندکار کے حضور میں خدا کے لئے گذرانتی ہوں یہ
بھی نہانی قوم سے تھیں ان کے شوہر اول ملک بخن
وفات پا چکے تھے امامؑ نے فرمایا بہتر ہے پھر عرض کیں
حضرت مہدیؑ سے اپنے نان و نفقہ کا حق طلب نہیں
کرونگی اس کی کوئی حاجت نہیں مگر اس بات کی تمنا
رکھتی ہوں کہ محشر کے دن خوندکار کی زوجیت میں اٹھائی
جاوں حضرت مہدیؑ نے میاں لاڈ اور قاضی حبیب اللہؓ
کو طلب کرکے فرمایا تم گواہ رہو کہ بی بی بونؓ اپنی ذات
کو خدا کے لئے بندہ کے حوالے کی ہیں۔ بی بیؓ نے بھی گواہوں
کے روبرو اسبات کا اقرار کیا دونوں اصحاب گواہ ہو کر
واپس ہوئے جب اصحاب مذکور ایک عرصہ کے بعد
گجرات سے روانہ ہوئے تو بوقت روانگی سلطان
محمود بیگڑہ کی دو بہنیں راجے سوں و راجے مرادی
جو حضرت مہدیؑ سے تربیت ہو چکی تھیں سلطان محمود
ان کو قید کرنے کی وجہ سے حضرتؑ کے ہمراہ نہ جا سکیں
پس راجے سوں نے بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے ذریعہ
اور راجے مرادی نے بندگی میاں نعمتؓ کے ذریعہ
زر نقد لباس ہتیار گھوڑے اور اونٹ حضرت مہدیؑ
کی خدمت میں روانہ کی تھیں راستہ میں میران سید محمودؓ

بخوانید چوں خواندند کہ آنجا چہ نشستہ ماندہ اید بیگانہ گاں آمدہ بہرۂ ولایت می برند شمارا ازیں ذات و از بہرۂ ولایت محمدی دور ماندن جائز نیست در ٹھٹھہ ہشتاد و چہار کس برحمت حق پیوستند. درحق ہمہ مقام الوالعزم فرمودند و نیز فرمودند کہ خدا تعالیٰ خوان عمیم کشادہ است و بنظر رحمت خود نگریستہ ہرکہ بمیرد زہی سعادت میرندگان بعد شنیدن نامہ فرمودند کہ بدرید و چنیں دیگر نامہ بنویسید کہ سید محمد در چاپانیر است میراں سید محمود در ٹھٹھہ ہستند سہ کرت مکرر کردہ فرمودند میاں سید سلام اللہ رضی عرض کردند کہ میرانجی خوندکار ما میراں اند فرمودند بندہ میراں تا میراں سید محمود اول میراں اند چوں ایشاں بہ گجرات رسیدند در تنگ چند روز شد بعد رفتن ایشاں آنحضرت علیہ السلام روز جمعہ در مجمع زناں پاکدامناں خاتونان جنت رضی وعظ فرمودند ہرکہ از دادۂ الٰہی نگیرد و اگرچہ طلب نماید نیابد چوں ایں سخن فرمودند یکایک بی بی بونجی رضی ایستادہ شدہ عرض کردند کہ من ذات خود را

کہ وہاں کیا بیٹھے ہو بیگانے آکر بہرۂ ولایت لیجا رہے ہیں تمہارے لئے اس ذات اور محمد کی ولایت کے بہرہ سے دور رہنا جائز نہیں ہے۔ شہر ٹھٹھہ میں چوراسی اشخاص وفات پائے ان سب کے حق میں امامؑ نے اولوالعزم پیغمبروں کے مقام کی بشارت فرمائی ہے اور نیز فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عام دسترخوان کھولدیا ہے اور اپنی رحمت کی نظر سے دیکھ رہا ہے جو شخص مرتا ہے مرنے والے کی کیا ہی نیک بختی ہے اس خط کو سنکر امامؑ نے فرمایا کہ اس خط کو پھاڑ دو اور دوسرا خط ایسا لکھو کہ سید محمدؑ چاپانیر میں ہے اور میراں سید محمود رضی ٹھٹھہ میں ہیں تین بار فرمایا میاں سید سلام اللہ رضی نے عرض کیا میرانجی ہمارے خوندکار میراں ہیں فرمایا بندہ میراں ہے تو میراں سید محمود اول میراں ہیں۔ جب صحابہ رضی گجرات پہنچے چند روز کا عرصہ ہوچکا ان کے جانے کے بعد امامؑ نے جمعہ کے روز پاکدامن خاتونان جنت عورتوں کے مجمع میں وعظ فرمایا کہ جو کوئی اللہ کی دی ہوئی چیز سے نہیں لیتا ہے اگرچہ وہ طلب کرتا ہو نہیں پاتا۔ امامؑ نے جب یہ بات فرمائی تو یکایک بی بی بونجی رضی نے کھڑی ہوکر عرض کیں کہ میں اپنی ذات کو

میاں نعمتؓ نازل بودند بعدہ میراں سید محمودؓ
نزول گشتند بعدہ بندگیمیاں سید خوندمیرؓ
آمدند کسی گفت کہ میراں سید محمودؓ در فلاں جا
نزول فرمودہ اند ہمانجا نب انتقال فرمودند لیکن
پیش از آمدن بندگی میاں سید خوندمیرؓ میراں سید محمودؓ
بندگی میاں نعمتؓ را گویانیدہ بودند کہ
خدا تعالیٰ از دست شما بحضرت میراں علیہ السلام
چیزے رسانیدہ است دراں چیزی بندہ را
برائے خرچ راہ بفرستید زیرا کہ شما دراں
مبلغ ہمراہان خویش را می خورانید. آوردہ اند
کہ با بندگی میاں نعمتؓ چہل کس و از بعضے
شصت تارک دنیا و طالب حق شدہ بملازمت
عالیجاہ ہمراہ بودند جواب دادند کہ از بندہ امانت
را خیانت نباشد بداں سخن میراں سید محمودؓ
دلگیر شدہ بودند پس ازاں بندگی میاں سید خوندمیرؓ
آمدند و گویانیدند کہ بندہ بر در ایستادہ است
بخدمت رسانید جواب فرمودند بندہ را معذور
دارید براں مقام کہ میاں نعمتؓ ماندہ اند ہمانجا
بمانید از مردم میراںؓ معلوم شد کہ از بندگیمیاں

ہیں کہ اول بندگی میاں نعمتؓ نازل ہوئے پھر
میراں سید محمودؓ آئے اور پھر میاں سید خوندمیرؓ آئے
کسی نے شاہ خوندمیرؓ سے کہا کہ میراں سید محمودؓ نے
فلاں جگہ قیام فرمایا ہے تو اسی جگہ پر گئے۔ لیکن
بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے آنے سے پہلے میراں
سید محمودؓ نے بندگی میاں نعمتؓ کو کہلا بھیجا تھا
کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مہدیؑ کے لئے تمہارے
ہاتھ سے کوئی چیز بھیجا ہے اس میں سے راستہ کے
خرچ کے لئے بندہ کو روانہ کرو کیونکہ آپ ان روپیوں
میں سے اپنے ساتھیوں کو کھلاتے ہو بیان کرتے
ہیں بندگیمیاں شاہ نعمتؓ کے ہمراہ چالیس اشخاص تھے
اور بعض کہتے ہیں کہ ساٹھ اشخاص تارک دنیا طالب خدا
ہو کر حضرتؑ کے ہمراہ ہو گئے تھے جواب دیا کہ بندہ سے
امانت میں خیانت نہ ہوگی میراں سید محمودؓ بہت رنجیدہ
تھے اس کے بعد بندگیمیاں سید خوندمیرؓ آئے
اور کہلایا کہ بندہ دروازہ پر کھڑا ہے خدمت میں
پہنچاؤ جواباً فرمایا کہ بندہ کو معاف کرو جس مقام پر
میاں نعمتؓ ٹھیرے ہیں وہیں ٹھیرو۔ میراں سید محمودؓ
کے آدمیوں سے شاہ خوندمیرؓ کو معلوم ہوا کہ حضرتؓ

سبب ملاقات آنحضرتؑ آں بود کہ شبی میراں
سید محمودؓ وبی بی کدبانو رضی اللہ عنہا خفتہ بودند
کہ حضرت رسالت پناہؐ وحضرت میراںؑ ہر دو
خاتمین تشریف آوردہ دست گرفتہ فرمودند
برخیز بیدایں جائے شما نیست چوں بیدار
شدند خود را بر در خانہ استادہ یافتند
دایہ نام رتنی بائی را گفتند کہ مصحف وشمشیر ما
بدہید آنرا گرفتہ بر دہلیز نشستند وبی بیؓ
را گویانیدند کہ شما بخانہ پدر خود بروید بندہ
بملازمت حضرت میراںؑ میرود بی بیؓ
عرض کردند کہ ایں عاجزہ نیز طالب دیدار
حضرت میراںؑ است ہمراہ خود ببرند فرمودند
کہ زاد و راحلہ ندارم گفتند پای را بستہ
بستہ خواہم آمد پس تقاضائے وامداراں کہ
بود اسپاں وشتراں وغیرہ فروختہ دادہ
از قرض واز تنخواہ نوکراں آزاد شدہ
برای سواری بی بیؓ یک بہلی داشتہ
رواں شدند وپنج یا شش منزل یاراں
حضرتؑ ملاقی شدند می آرند کہ اول بندگی

نے بھی شاہ خوندمیرؓ اور شاہ نعمتؓ سے ملاقات کی
آنحضرتؑ کی ملاقات کا سبب یہ تھا کہ رات میں میراں
سید محمودؓ اور بی بی کدبانوؓ دونوں آرام فرما رہے تھے
کہ حضرت رسالت پناہؐ اور حضرت مہدیؑ دونوں خاتمین
علیہما السلام نے میراں سید محمودؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا
کہ اٹھو یہ تمہاری جگہ نہیں ہے جب بیدار ہوئے تو
خود کو گھر کے دروازہ پر کھڑے ہوئے پایا اور رتنی
بائی دائی کو کہا کہ ہماری شمشیر اور قرآن لا دو انکو
لیکر دروازہ کی دہلیز پر بیٹھ گئے اور بی بی کو کہلا بھیجا
تم اپنے باپ کے گھر جاؤ بندہ حضرت مہدیؑ کی خدمت
میں جاتا ہے تو بی بیؓ نے عرض کیں کہ یہ عاجزہ بھی حضرت
مہدیؑ کے دیدار کی طالب ہے اپنے ساتھ لے چلو
فرمایا کہ میرے پاس سواری کا خرچ نہیں ہے بی بیؓ
نے کہا کہ میں پاؤں کو چیندیاں باندھکر چلوں گی۔
پس حضرتؓ گھوڑوں اونٹوں وغیرہ اشیاء کو بیچکر
قرض کا تقاضا کرنے والوں کو دیئے قرض اور نوکروں
کی تنخواہ سے سبکدوش ہوکر بی بیؓ کی سواری کے
لئے ایک ڈولی لیکر روانہ ہوئے اور پانچ یا چھ
منزل پر حضرت مہدیؑ کے صحابہؓ سے ملے بیان کرتے

چوں خبر مقدم رسید آں روز نوبت بی بی بونجی رضی
بود حضرت میراں علیہ السلام را غایت مسرور
دیدہ پرسیدند کہ میراں را خوشحالی از
آمدن فرزند باشد فرمودند آرے پوت
پوت شدہ می آید چرا خوشحالی نباشد
بعد از ملاقات حضرت ایں بیت خواندند۔

بیت

باید شکست از ہمہ عالم برائے یار
آرے برائے یار دو عالم تواں شکست

پس از اں عرض کردند کہ میرانجی اگرچہ میاں
سید خوندمیر رضی در راہ ملاقات نہ کردے و ہمراہ
نبودے تا بندہ در راہ ہلاک شدے میاں
نعمت از بندہ چنیں بے مروتی کردند فرمودند
چہ عجب است شما و میاں سید خوندمیر برادر
حقیقی اید و میاں نعمت رضی کسانیکہ برحمت حق
لایق بودند آوردند با بھیا چناں کردند
کہ رسم عوام الناس آں کہ گویند میراث
از آبا را دوست بندگی میاں نعمت بداں واسطہ

ذرح پہنچنے سے پہلے میاں شیخ محمد کبیر رضی کو خوشخبری سنانے کیلئے
حضرت مہدی ؑ کے حضور میں روانہ کیا جب میرانسید محمود رضی
کے آنے کی خبر حضرت ؑ کو پہنچی تو وہ دن بی بی بونجی رضی
کی باری کا تھا حضرت مہدی ؑ کو بہت مسرور دیکھکر
بی بی ؓ نے پوچھا کہ میراں کو فرزند کے آنے کی خوشحالی
ہوتی ہے امام ؑ نے فرمایا ہاں بیٹا بیٹا ہوکر آتا ہے
کیوں خوشحالی نہو ملاقات کے بعد حضرت مہدی ؑ نے
یہ بیت پڑھی۔

دوست کی خاطر تمام عالم سے منقطع ہوجانا چاہیئے
ہاں دوست کی خاطر دو عالم سے منقطع ہوسکتے ہیں

اس کے بعد میرانسید محمود رضی نے عرض کیا میرانجی
اگرچہ میاں سید خوندمیر راستہ میں ملاقات نہ کرتے
اور ہمراہ نہوتے تو بندہ راستہ میں ہلاک ہوجاتا
اور میاں نعمت ؓ نے بندہ سے ایسی بے مروتی
کی امام ؑ نے فرمایا تعجب کی بات کیا ہے تم اور میاں
سید خوندمیر برادر حقیقی ہو اور میاں نعمت رضی نے
ان اشخاص کو جو اللہ کی رحمت کے لایق تھے لایا ہے
اور بھیا کے ساتھ ایسا کیئے عوام کی رسم جو کہتے
ہیں کیا اس کے آبا کی میراث ہے نہیں جانتے بندگی

نعمتؓ دلگیر شدہ اند بعد ازاں بآواز بلند
گفتند کہ چیزی خدا تعالیٰ رسانیدہ است
و نیز وقت عصر عنقریب است سرفراز فرمائند
بعد ازاں بیروں آمدند و یکدیگر را کنار گرفتہ
ملاقی شدند بعدہٗ بار مرکبہا فرود آوردند
پس از ادائی نماز شام اسباب مذکور کہ بود پیش
میرانؓ بداشتند و گفتند کہ زہی فضل ایزد
تعالیٰ بریں قاصر کہ از گجرات بمقام فرح کی
توانم برد وارث ایں متاع و وارث ایں طالبان
را ہمیں جا یافتیم بعدہٗ میرانؓ فرمودند کہ
ایں را بر داشتن حکم کنید چنانچہ خرچ کردہ
می آئید ہمچناں خرچ کناں بروید باز گفتند
کہ خوندکارا ایں را خرچ کردہ بملازمت شاہ
زماں برسید اگر ایں بنا تمت انجامد
بندہ حاضر است بندہ را فروختہ خرچ
کردہ بحضرت میرانؑ موصول شوند نہایت
بہ بلاغت حد خدمت نمودہ پیش حضرتؑ آمدند
میرانسید محمود بیشتر میاں شیخ محمد کبیرؓ را
برای مژدہ رسانی پیش حضرت فرستادہ بودند

بندگیمیاں نعمتؓ سے رنجیدہ ہوے ہیں اس کے
بعد شاہ خوندمیرؓ نے بلند آواز سے کہا کہ کوئی چیز
خدا تعالیٰ بھیجا ہے اور نیز عصر کی نماز کا وقت قریب
ہے سرفراز فرمائیں اس کے بعد باہر آے اور ایک
دوسرے سے بغلگیر ہو کر ملاقات کئے اور جو سامان
جانوروں پر تھا اتارے پس شام کی نماز کے بعد
شاہ خوندمیرؓ نے سامان مذکور میرانسید محمودؓ کے
سامنے رکھا اور کہا کیا ہی اللہ تعالیٰ کا فضل اس
قاصر پر ہوا کہ میں یہ سامان گجرات سے فرح کو کب
لیجاتا اس مال و متاع اور ان طالبان خدا کا وارث
اسی جگہ پایا اس کے بعد میراں سید محمودؓ نے فرمایا کہ
اس سامان کو اٹھانے کے لئے حکم دو جس طرح خرچ
کرتے ہوے آئے ہو اسی طرح خرچ کرتے ہوے
چلو پھر شاہ خوندمیرؓ نے کہا کہ خوندکارا اس سامان کو
خرچ کرکے شاہ زماں (حضرت مہدیؑ) کی خدمت
میں پہنچیں اگر یہ سامان ختم ہو جائے تو بندہ حاضر ہے
بندہ کو فروخت کرکے حضرت مہدیؑ کی خدمت میں
جائیں نہایت عمدگی سے خدمت کی حد ادا کرکے
حضرت مہدیؑ کی خدمت میں پہنچے میرانسید محمودؓ نے

ملازم بودند ہمچنیاں با بندہ ملازم اند چوں پیشتر
شدند درمیان راہ چند کس از جماعت تاجراں
مخوفان ہمہ ان سفید گون گشتہ پس و پیش نگراں
رواں می آمدند چوں حضرتؑ را دیدند آہستہ
شدہ فریاد برآوردند کہ خوندکار بہ ایں راہ نروید
کہ ما چہل تن بودیم ہفت تن زندہ ماندیم اکثر
یاراں بسبب ماراں ہلاک شدند درمیان راہ
آں ماراں گویا رہزنانند حضرت میرانؑ
فرمودند ایں ماجرا را چند روز شدہ اند
گفتند امروز ایں واقعہ روے دادہ است
ازینجا مقدار نیم کروہ راہ بیش بودہ است
فرمودند ہمراہ بندہ بیائید ہمراہ
حضرتؑ باز گشتند چوں بداں جا رسیدند
حضرت میرانؑ ہمونجا مقام کردند و آں کسانیکہ
زہر ماراں بدیشاں اثر کردہ بود ہمہ را
پسخوردہ خود عنایت فرمودند اللہ تعالیٰ
زہر از اوشاں دفع نمود و ہمہ کساں
ہشیار شدہ ہر چہل تن تصدیق نمودہ تارک
دنیا و طالب لقاء مولیٰ شدہ صحبت آنحضرتؑ

گئے ہے پانچ ہزار ملائک شان والے ملازم تھے
اسی طرح بندہ کے پاس ملازم ہیں. جب آگے بڑھے
راستہ میں تاجروں کی جماعت سے چند اشخاص ڈرے
ہوے حیران اور چہرہ کا رنگ اڑا ہوا آگے پیچھے دیکھتے
ہوے دوڑتے آرہے تھے جب انھوں نے حضرت
مہدیؑ کو دیکھا تو ان کی چال دھیمی ہوئی فریاد کرنے لگے
کہ خوندکار اس راستہ سے نہ جائیں کیونکہ ہم چالیس آدمی
تھے جن میں سے سات زندہ ہیں اکثر احباب سانپوں کے
سبب سے ہلاک ہوگئے راستہ کے درمیان وہ سانپ
گویا رہزن ہیں. حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اس واقعہ کو
کتنے روز ہوے. کہا کہ یہ واقعہ آج ہی کا ہے اور
یہاں سے آدھے کوس کے فاصلہ پر ہوا ہے. امامؑ
نے فرمایا کہ تم بندہ کے ساتھ چلو تو وہ ساتھ ہوگئے.
جب سانپوں کے مقام پر پہنچے تو اسی جگہ حضرت مہدیؑ
نے قیام فرمایا اور جن اشخاص کو سانپوں کے زہر کا
اثر ہوا تھا ان سب کو اپنا پسخوردہ عنایت فرمایا.
اللہ تعالیٰ نے ان کا زہر دفع کردیا اور تمام لوگ ہشیار
ہوگئے اور چالیس اشخاص نے حضرت مہدیؑ کی تصدیق
کرکے تارک دنیا اور طالب دیدار خدا ہو کر حضرت مہدیؑ

دلگیر گشتہ مسجد یکہ در صحرا بود رفتند حضرت رفتہ
دست میاں نعمتؓ گرفتہ آوردند دراں محل
ایں سخن فرمودند توں مجھ لوڑ نلوڑ ہوں تجھ
لوڑ نہار ۔ فی الجملہ قصہ یاراں حضرت بنہایت
رسانیدہ شد اما چوں از نگر ٹھٹھ سوار شدند
دراں زماں فرمودند سندھی ناپسندی دریا خاں
بالشکر خود ہمراہ شد فرمودند دریا خاں وداع
کن گفت تا سرحد قندھار خواہم آمد زیرا چہ
راہ خرابات است سہ فرسخ آمد بعد ازاں
جہد کردہ باز گردانیدند بعد از چہار منزل
میاں ولیؓ پسماندہ بودند دیسائے آں
ولایت ایشاں را طلبیدہ پرسید کہ ایں لشکر
عظیم از آں کیست و کجا می رود گفتند طائفہ
فقرا است حاکم آں مہدی موعود است گفت
دروغ می گوئی کہ چندیں فیلان قوی ہیکل توانا
چگونہ بفقیران بے نوا باشد پس میاں
ولی پیش حضرتؑ مقالات دیسائی تعریض
نمودند فرمودند آری ہمچنیں است چنانچہ
حضرت رسولؐ راحمت آلاف من الملائکہ مومنین

میاں نعمتؓ اس وجہ سے رنجیدہ ہو کر جنگل کی مسجد میں
چلے گئے حضرتؑ تشریف لیجا کر میاں نعمتؓ کا ہاتھ
پکڑ کر لائے اس موقع پر یہ بات فرمائی ۔ توں مجھ لوڑ
نلوڑ ہوں تجھ لوڑ نہار ۔ حاصل کلام حضرت کے صحابہؓ
کا قصہ انتہا کو پہنچایا گیا لیکن جب نگر ٹھٹھہ سے
نکلے اس وقت امامؑ نے فرمایا کہ سندھی ناپسندی ۔
دریا خاں اپنے لشکر کو لیا ہوا امامؑ کے ہمراہ ہو گیا
تو فرمایا اے دریا خاں واپس ہو جاؤ ۔ کہا کہ میں
قندھار کی سرحد تک آؤنگا کیوں کہ راستہ ویران
ہے ۔ نو میل ساتھ آیا اس کے بعد امامؑ نے کوشش
کر کے واپس کیا ۔ چار منزل کے بعد میاں ولیؓ پیچھے
رہ گئے تھے اس شہر کا دیسمکھ ان کو طلب کر کے
پوچھا کہ یہ بڑا لشکر کس کی ملک سے ہے اور کہاں
جاتا ہے ۔ میاں ولیؓ نے کہا فقرا کی جماعت ہے ان کا
حاکم مہدی موعودؑ ہے ۔ کہا تو جھوٹ کہتا ہے کیوں کہ
اتنے قوی ہیکل توانا ہاتھی بے سامان فقیروں کے
پاس کیسے رہتے پس میاں ولیؓ نے دیسمکھ
کی باتیں حضرت مہدیؑ کے حضور میں عرض
کیں امامؑ نے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے چنانچہ حضرت رسولؐ

بعد ازاں دعوی خود اظہار کنند فرمودند اگر
بسبب قوت شما دعوی مہدیت کردہ شدہ
باشد پس ہمچنین است ۔ واگر بقوت حق تعالیٰ
است انشا اللہ تعالیٰ معلوم خواہد شد درانجا
اخبار حضرتؑ بسیار منتشر گشت کہ سیدے از
ہند آمدہ است و دعوی مہدیت میکند
وبرآں کلام اللہ شاہد آوردہ است وانکار
خود کفر می گوید بعدہٗ ہمہ علما جمع شدہ
ودر مسجد جامع حضرتؑ را طلبیدند وحضرتؑ
نیز برائے نماز آدینہ استعداد می نمودند مردمان
علما گفتند کہ بیائید فرمودند می آیم بار دیگر
بسیار شدہ آمدہ گفتند زود بیائید فرمودند
کہ مردماں وضو می سازند می آیم باز کرت
سوم ہم بسیار شدہ آمدہ دامن کمر بند مبارک
گرفتہ گفتند کہ می آئید چرا زود نمی آئید
بعدہ حضرت امیرؑ ایستادہ شدہ چند
اقدام پا برہنہ می رفتند دراں حال کسے
گفت کہ نعل میرانؑ بیارید فرمودند تعلق
نیست بندہ ہزار میل برائے خدا برہنہ پا

تمہاری قوت کے سبب سے کیا گیا ہوگا تو مصلحت سے
کام لیا جائیگا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کی قوت سے دعوی
مہدیت کیا گیا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ معلوم ہوجائیگا
قندھار میں حضرت مہدیؑ کے متعلق خبریں بہت
پھیل گئیں کہ ایک سید ہند سے آیا ہے اور مہدیت
کا دعوی کرتا ہے اور اپنے دعوے پر کلام اللہ کو گواہ
لایا ہے اور اپنی ذات کے انکار کو کفر کہتا ہے۔
اس کے بعد تمام علماء نے جمع ہو کر قندھار کی
جامع مسجد میں حضرت مہدیؑ کو طلب کیا اور حضرتؑ
بھی نماز جمعہ کے لئے تیاری کر رہے تھے علماء کے
لوگوں نے آکر کہا کہ آئیے فرمایا آتا ہوں دوسری بار
بہت سے لوگوں نے جمع ہو کر آکر کہا جلد آئیے
فرمایا کہ لوگ وضو کر رہے ہیں آتا ہوں پھر تیسرے
بار بھی بہت سے لوگ جمع ہو کر آئے اور حضرتؑ کے
کمر بند مبارک کا دامن پکڑ کر کہا کب آتے ہو
کس لئے جلد نہیں آتے اس کے بعد حضرت امیرؑ
کھڑے ہو کر چند قدم برہنہ پیر تشریف لیجاتے
تھے اس وقت کسی نے کہا حضرت کی نعل لاؤ۔
فرمایا تعلق نہیں ہے بندہ ہزار میل خدا کے لئے

اختیار کردند چوں شب درآمد فرمودند کہ امشب نوبت
معاف است ہمہ کس بخسپید چوں نیم شب شد
بادشاہ ماراں حاضر شدہ با حضرتؑ التماس کرد
اگر حکم باشد راہ گذاریم فرمودند خوب است راہ
گذاراں را ایذا نرسد پس بادشاہ ماراں حکم
کرد آں مارہا کہ ایشاں را رنجانیدہ بودند
حاضر کنید درحال بیاوردند حکم کرد کہ ہمہ
را پارہ پارہ کنید بغیر اہمال ذرہ ذرہ کردند
چوں صبح صادق دمید با سلامتی ہمہ
کساں ہمراہ حضرت میرانؑ رواں شدند تا کہ
بہ قندھار رسیدند در انجا شتہ بیگ حاکم بود
پسر میر ذوالنون در ہنگام بست سالگی
می نوشی وے تفہیم بود دراں مقام کسے
گفت کہ میرانجی ایشاں خراسانیاں جباراں و
ما ہندیاں در اصل یکدیگر حکایت و فقہات در
اہل ہند نمی کنند اگر در مصلحت آید چندروز دعوی
خویش نہاں باید کرد ہرگاہ کہ میان یکدیگر تفہیم
شویم و ایشاں چیزی بما مائل شوند

کی صحبت اختیار کی جب رات ہوئی امامؑ نے فرمایا کہ آج کی
رات نوبت (باری باری سے اللہ کے ذکر میں بیٹھنا)
معاف ہے تمام لوگ سو جاؤ جب آدھی رات ہوئی تو سانپوں
کا بادشاہ حاضر ہو کر حضرتؑ سے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو راستہ
چھوڑ دیتے ہیں فرمایا کہ بہتر ہے راستہ چلنے والوں کو
تکلیف نہ پہنچے پس سانپوں کے بادشاہ نے حکم دیا کہ
ان سانپوں کو جنھوں نے ان لوگوں کو رنجیدہ کیا ہے
حاضر کرو اسی وقت حاضر کئے گئے تو حکم دیا کہ ان کو ٹکڑے
ٹکڑے کر دو فوراً ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جب صبح ہوئی
تو سب اشخاص سلامتی کے ساتھ حضرت مہدیؑ کے ہمراہ
روانہ ہوئے اور قندھار پہنچے۔ وہاں کا حاکم میر ذوالنون
کا بیٹا شتہ بیگ تھا بیس سالہ عمر میں شرابی اور لاپروا تھا
قندھار میں کسی نے کہا میرانجی یہ خراسانی بڑے ظالم ہیں
اور ہم ہندی ہیں اصل کے لحاظ سے آپس میں ایک دوسرے
سے ہندی بات اور دینی گفتگو نہیں کر سکتے اگر مصلحت
سمجھی جائے تو چند روز اپنا دعویٰ پوشیدہ رکھیں جس
وقت آپس میں ایک دوسرے کی گفتگو سمجھنے لگیں اور
وہ لوگ ہماری طرف کچھ مائل ہو جائیں تو آپ اپنا دعویٰ
ظاہر فرمائیں۔ امامؑ نے فرمایا کہ اگرچہ مہدیت کا دعویٰ

بیان قرآن شروع کردند تا سہ آیت بیان فرمودند
حال شہ بیگ بہ سمع آنچناں شد کہ گویا کبوتر
نیم بسمل و بحال زاری بعرض پیش آمد کہ اے میر
از من خطا شد واللہ چناں نہ دانستم اگر دانستمے
بسر و چشم پیش آمدے و گستاخی کہ کردہ شد
نکردمے بعدہ ایستادہ شدہ التماس نمود کہ
غایت گستاخی کردم عفو فرمایند ہمچنیں کم و بیش
تا یکپاس تکرار میکرد حضرتؑ بہ او التفات
نہ کردند تا کہ بیان قرآن بیک رکوع افمن
کان علی بینۃ من ربہ (جزو ۱۲ رکوع ۲)
تمام کردند بعدہ حضرتؑ استادہ رواں شدند
شہ بیگ دست مبارک آنسرورؑ گرفتہ بر دست
خویش نہادہ تا یوثاق امیر زماں آمدہ پای بوسی
کردہ باز گردید برائے مہمانی زر و نقرہ و میوہ
خشک و تر بے غایت فرستاد قبول فرمودند
چوں سہ روز شد قبول نہ فرمودند پس شہ بیگ
خود آمدہ بسی کوشش کرد آنسرورؑ فرمودند کہ
سنت مصطفیٰؐ قبول کردن ضیافت سہ روز
است من ہم بیش از سہ روز نخواہم گرفت

قرآن کا بیان شروع فرمایا تین آیتوں کا بیان فرمایا
تو بیان سننے سے شہ بیگ کا حال ایسا ہوگیا گویا کہ
نیم بسمل کبوتر اور روتا ہوا عرض کیا کہ اے سردار مجھ
سے خطا ہوئی خدا کی قسم میں ایسا نہیں جانتا تھا
اگر جانتا تو بسر و چشم حاضر خدمت ہوتا اور جو گستاخی
کیگئی نہ کرتا اس کے بعد کھڑے ہوکر عرض کیا کہ میں
نے بہت گستاخی کی معاف فرمائیں اسی طرح کم و
بیش ایک پہر (تین گھنٹہ) تکرار کرتا تھا اور حضرت مہدیؑ
نے افمن کان علی بینۃ من ربہ ایس
وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے بینہ پر ہو کے لیے
رکوع کا بیان ہونے تک شہ بیگ کیطرف توجہ نہیں
کی اس کے بعد حضرتؑ کھڑے ہوکر روانہ ہوئے شہ بیگ
آنسرورؑ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہاتھ پر رکھا ہوا امیر زماں
(حضرتؑ) کے مکان تک آکر قدمبوسی کرکے واپس
ہوا اور مہمانی کے لئے سونا چاندی اور خشک و تر
میوہ بھیجا امامؑ نے قبول فرمایا جب تین روز ہوگئے
تو قبول نہیں فرمایا پس شہ بیگ نے خود آکر
بہت کوشش کی آنسرورؑ نے فرمایا کہ تین روز کی
ضیافت قبول کرنا سنت مصطفیٰؐ ہے۔ میں بھی

خواہد رفت پس ازاں اصحابش کہ ہمراہ حضرتؑ
بودند اوشاں را منع کردند یاراں باز نماندند
بعدہٗ دست درازی کردند سید کیمیاں دلاورؓ
را چوبے رسید دراں حال روئے انور حضرتؑ
بہ ہیچ چیز تفاوت یافتہ نہ شد پس ہر گاہ کہ
بہ جامع رسیدند آنحضرتؑ بہ ہیچکس التفات
نہ کردند علمائے مذکور دشنامہا بر زبان آوردند
آنسرورؑ حلمیت و بے نیازی تمام ورزیدہ بر صف
اول نشستند بعد زمانے شہ بیگ در حال بادہ
نوش و آوندہائے شراب ہمراہ گرفتہ بیامد
دراں وقت کسے بحضرت التماس کرد کہ شہ بیگ
می آید شراب خوار و بے تعظیم بغایت اشرار و مودند
آہستہ باشید و آمدن بدہید مستان دنیا نزد
بندہ آمدہ ہشیار می شوند ایں مستی پیشاب است
تا کے بماند چوں شہ بیگ آمد و پیش حضرت امیرؑ بمقامے
نشست و مرداں کہ شور و غوغا بزبان درازی
میکردند اوشاں را منع کردہ بلکہ زجر نمودہ گفت
آہستہ باشید باری تا بشنوم کہ سید چہ می گوید بعدہٗ
ہر چہ خواہم بکنم چوں ہمہ کس خاموش شدند حضرتؑ

برہنہ پیر جائیگا اس کے بعد حضرتؑ کے ہمراہ جو صحابہؓ
تھے ان کو منع کیا صحابہؓ نہیں رکے دست درازی
شروع کی بندگی میاں لاورؓ پر لکڑی چلائی اس
وقت حضرتؑ کا رخ انور کچھ بھی متغیر نہ ہوا پس جب
امامؑ جامع مسجد پہنچے تو آپ کسی کی طرف توجہ نہیں کی
علماء مذکور گالیاں دینے لگے آنسرورؑ کامل حلم اور
بے نیازی سے کام لیکر صف اول پر بیٹھ گئے تھوڑی
دیر کے بعد شہ بیگ نشہ کی حالت میں شراب کے
شیشے ہمراہ لیا ہوا آیا اس وقت کسی نے حضرت مہدیؑ
سے عرض کیا کہ شہ بیگ آتا ہے شراب پیا ہوا اور لایا ہوا
اور بہت شریر ہے۔ امامؑ نے فرمایا خاموش رہو اور
آنے دو دنیا کی مستی رکھنے والے بندہ کے پاس آکر
ہشیار ہوجاتے ہیں یہ پیشاب کی مستی ہے کبتک
رہیگی جب شہ بیگ آیا تو حضرت مہدیؑ کے سامنے
ایک جگہ بیٹھ گیا اور جو لوگ زبان درازی کیا تھ
شور و غوغا کرتے تھے ان کو منع کرکے بلکہ جھڑکی
دیکر کہا خاموش رہو ایک بار میں بھی تو سنوں کہ
سید کیا کہتا ہے اس کے بعد میں جو کچھ چاہونگا کرونگا
جب سب لوگ خاموش ہوگئے تو حضرت مہدیؑ نے

کافراست این میگویند پس قاضی شہر کوتوال
را گویانید کہ تو با انبوہ مردمان برو و سیدی
کہ دعوی مہدیت می کند با خورد و کلانِ او
دست کردہ بیار کوتوال کسان خود را فرستاد
حضرتؑ با یاران خود بیرون حجرہا در یاد حق
نشستہ بودند اصحاب و مہاجرانؓ رخصت
بجنگ طلب کردند فرمودند بندہ تابع فرمان
حضرت رب العزت است تابع فکر خود یا
بمصلحت کسی نیست صبر کنید بعدہ کسان
کوتوال جملہ اسباب فقرا مرد و زنان تا سرپوش
زنان گرفتند پیش آنسرورؑ آمدند و طلب
شمشیرہا کردند حضرتؑ اول شمشیر خود
پیش نہادند یاران نیز متابعت آنسرورؑ
بجا آوردند حاکم و امیر قلعہ سرور
خان سروانی بود و امیر قصبہ میر ذوالنون
بود سرور خان مذکور در نیم شب رویا دید
کہ حضرت رسالت پناہؐ نیزہ بار کردہ
بر سر ایستادہ اند و می فرمایند
کہ در مملکت تو بر فرزندم کہ والی ولایت

اور ہمارا انکار کرنے والا کافر ہے یہ کہتا ہے پس
شہر کے قاضی نے کوتوال کو کہلا یا کہ تو لوگوں کے
ہجوم کے ساتھ جا اور جو سید دعوی مہدیت کرتا ہے
اس کو معہ خورد و کلاں گرفتار کرکے لا کوتوال نے
اپنے لوگوں کو بھیجا حضرتؑ اپنے صحابہؓ کیساتھ
حجروں کے باہر خدا کے ذکر میں بیٹھے تھے اصحاب
و مہاجرینؓ نے جنگ کی اجازت طلب کی امامؑ نے
فرمایا کہ بندہ حضرت رب العزت کے فرمان کا تابع
ہے اپنی فکر یا کسی کی مصلحت کا تابع نہیں ہے
صبر کرو اس کے بعد کوتوال کے لوگ فقیر مردوں
اور عورتوں کا تمام اسباب یہاں تک کہ عورتوں
کی اوڑھنیاں لیکر آنسرورؑ کے حضور میں آئے
شمشیروں کو طلب کیا حضرتؑ نے پہلے اپنی شمشیر
ان لوگوں کے سامنے رکھدی صحابہؓ نے بھی آنسرورؑ
کی پیروی کی (اپنی اپنی شمشیریں دیدیں) سرور خاں
سروانی حاکم اور امیر قلعہ تھا اور میر ذوالنون
امیر قصبہ تھا سرور خاں مذکور نے آدھی رات میں
خواب دیکھا کہ حضرت رسالت پناہؐ نیزہ ٹیک کر
سرھانے کھڑے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تیری سلطنت

پس تا دو ہفت آنحضرتؑ در قندھار سکونت
فرمودہ رواں شدند شہ بیگ سہ کردہ ہمراہ
آں سرور پیادہ وار فتراک اسپ عالی گرفتہ
رواں شد حضرتؑ فرمودند کہ باز گردید عرض
بجا آوردہ کہ مرا مرید خود سازند پس آنحضرتؑ
زیر سایۂ درختی فرود آمدہ تلقینش فرمودند
پس از انجا باز گردید مہاجراں کہ از قندھار
بصحوب آں کاشف الکروب والاسرار
بدیں اسامی رواں شدند میاں محمد
کاشانی و میاں اشرف ہانسوی و میاں
لالن خراسانی و میاں حاجی محمد
احمد آبادی میاں عبداللہ و میاں
عبدالہاشم و میاں عبدالقادر و میاں
کبیر خاں و میاں شریف محمد و میاں کمال خاں
و میاں چالاک چونکہ آنحضرتؑ بمقام فرح رسیدند
خبر فیض منتشر شد کہ سیدی از اولاد حسینؓ
آمدہ دعوی مہدیت میکند کہ من مہدی موعود
خلیفۃ الرحمن ام بر جمیع خلائق تصدیق من
فرض است مصدق ما مومن و منکر ما

تین روز سے زیادہ نہیں لوں گا پس آنحضرتؑ قندھار
میں دو ہفتے قیام فرما کر روانہ ہوئے اور شہ بیگ
بھی حضرت مہدیؑ کے گھوڑے کی فتراک
پکڑا ہوا تین کوس تک حضرتؑ کے ساتھ رہا۔
حضرتؑ نے فرمایا کہ واپس ہو جاؤ تو عرض کیا مجھکو
مرید کیجئے پس آنسرورؑ نے ایک جھاڑ کے
سایہ کے نیچے آکر اس کو تلقین فرمائی پس شہ بیگ
وہاں سے واپس ہو گیا۔ قندھار سے اس کاشف
الکروب والاسرارؑ کے ہمراہ جو مہاجرینؓ روانہ ہوئے
ان کے اسمار گرامی یہ ہیں میاں محمد کاشانی
میاں اشرف ہانسوی میاں لالن خراسانی
میاں حاجی محمد احمد آبادی میاں عبداللہ میاں
عبدالہاشم میاں عبدالقادر میاں کبیر خاں
میاں شریف محمد میاں کمال خاں اور میاں چالاک
جب آنحضرتؑ فرح کو پہنچے تو آپ کے فیض
کی خبر پھیل گئی کہ ایک سید اولاد حسینؓ سے
آکر دعوی مہدیت کرتا ہے کہ میں مہدی موعود
خلیفۃ الرحمن ہوں تمام خلائق پر میری
تصدیق فرض ہے ہماری تصدیق کرنیوالا مومن ہے

واپس گشت آنچه مذاکره بود گفت کسی که
میان ایشان فاضل تر بود گفت ای نواب
علم من پیش علم سید چون قطره پیش دریا
بود پس این خبر به میر ذوالنون کرد رنج بود
رسانیده مشورت نمودند که چه باید کرد
میر ذوالنون گفت یاری آنچه تلف شده است
باید فرستاد بعده من باشوکت و اسباب
جنگ میروم اگر طاقت نیاورده بما التفات
کنند کاذب باشند و الا ته بے نیازی
خواهند کرد و بر ما هیبت اثر کند تا ما
متوجه شویم لاشک مهدی موعود است
پس حاکم مذکور را سخنش پسند آمده رضا
داد چنانکه گفته بود همچنان کرد چون
آواز مزامیر لشکر بسمع فقرا رسید
دبدبه و تعدی بسیار بدست درازی آمد
بحدیکه کسے را به چابک کسے را ایذا رسانیدند
چونکه نظر مبارک آنسرور آمد یک بیک از
اسپ فرود آمده نیت کرده بود که نزدیک
حضرت میران رفته نشینم کسے سوی او

ان کا جواب فرمایا محفوظ ہو کر واپس ہوئے۔ امام
اور علماء مذکور کے درمیان جو کچھ گفتگو ہوئی اس کے
متعلق ان میں جو بڑا فاضل تھا کہا اے نواب
(سردرخاں) میرا علم سید کے علم کے سامنے ایسا ہے
جیسا کہ قطرہ دریا کے سامنے پس ان علماء نے
یہ خبر رنج میں ذوالنون کو پہنچا کر مشورہ کیا کہ
کیا کرنا چاہیئے میر ذوالنون نے کہا ایک بار تلف شدہ
سامان بھیج دینا چاہیئے اس کے بعد میں دبدبہ
اور جنگ کے اسباب کیساتھ جاتا ہوں اگر
کم ہمتی سے ہماری طرف توجہ کی تو جھوٹے ہیں۔
اور اگر ہم سے لاپرواہی کی اور ہم پر ہیبت اثر
کرے تو ہم متوجہ ہوں گے بیشک مہدی موعود ہے
پس حاکم مذکور کو میر ذوالنون کی بات پسند آکر
رضا دیا اور میر ذوالنون نے جیسا کہا تھا۔
ویسا ہی کیا۔ جب لشکر کے باجوں کی آواز فقراء
کی سماعت میں آئی اور دبدبہ کے ساتھ حد سے
زیادہ ظلم اور دست درازی کرتا ہوا
آیا یہاں تک کہ کسی کو چابک رسید کیا اور
کسی کو تکلیف دیا آنسرور کی نظر مبارک پڑتے

است چنین ظلم شده او با ترس و ہیبت
جواب داد کہ من نمی دانم علی الصباح تفحص
کنم بعد ازیں بدرد شکم عاجز آمده بیدار شده
کوتوال را طلب کرد و گفت کہ توچہ کار کردی
و من چنین دیدم و از درد شکم حیرانم عسس
مذکور کیفیت من وعن ظاہر نمود پس
قاضی را محبوس کرده پیش حضرتؑ گویانید
آنچہ حکم فرمایند بر قاضی اجرا کنم و نیز
بعضی علما منصف را برائے عذر خواہی و
تحقیق دعوی پیش آنحضرتؑ فرستاده گویانید
آنچہ کالائی تلف شده را تذکره کرده
فہرست بدہند تا اضعاف آں گذرانم
ایشاں آمده بسیار عذر خواہی نموده
برائے تذکرہ اسباب تلف شده
عرض کردند فرمودند از آں ما ہیچ
تلف نشده است ما بجز خدا ہیچ ندارم
خدائے من از من تلف نشده است
بعده ایشاں چند سوالہائے علمی
کردند ایشاں را جواب فرمودند مخطوظ شده

میں میرے فرزند پر جو میری ولایت کا مالک ہے
ایسا ظلم ہوا ہے تو اس نے خوف اور ہیبت سے
جواب دیا کہ میں نہیں جانتا سویرے تحقیق کرونگا
اس کے بعد پیٹ کے درد سے عاجز ہوکر ہشیار
ہوا اور کوتوال کو طلب کرکے کہا کہ تو کیا کام کیا
کہ میں نے ایسا خواب دیکھا اور پیٹ کے درد
سے پریشان ہوں کوتوال مذکور نے پوری کیفیت
بیان کی اور قاضی کو قید کرکے حضرت مہدیؑ
کے حضور میں کہلایا کہ آپ جو کچھ حکم فرمائیں قاضی
پر جاری کرتا ہوں اور نیز بعضے منصف علماء کو
عذر چاہنے اور دعوی کی تحقیق کے لئے آنحضرتؑ
کے حضور میں بھیجکر کہلایا کہ آپ تلف شدہ سامان
کا ذکر کرکے فہرست دیں تو میں دگنا سامان
گزرانتا ہوں علمائے مذکور نے حضرتؑ کی خدمت
میں جاکر بہت عذر خواہی کی اور تلف شدہ سامان
کے ظاہر کرنے کے لئے عرض کیا تو امامؑ نے فرمایا
ہماری ملک سے کوئی چیز تلف نہوئی ہم خدا کے
سوائے کوئی چیز نہیں رکھتے میرا خدا مجھسے تلف نہیں
ہوا اس کے بعد علماء نے چند علمی سوالات کئے

همچناں تا سہ کرت مکرر کرد باز بتواضع و ادب
شمشیر پیش آنحضرتؑ بداشت بعدہ یکی وزیر
دانشمند نام مولانا نورکوزگر بصوت اعلیٰ گفت کہ
اگر مہدی آمدنی است پس ہمیں ذات مہدی
موعودؑ است وگرنہ ہرگز آمدنی نیست من تصدیق
کردم میر ذوالنون گفت من نیز تصدیق کردم و مصدق
ایں مہدی ام و نوکر و ناصر مہدی و غلام مہدی ام
ہر جا کہ تیغ زدنی باشد تیغ بزنم و مخالفان
مہدیؑ را بکشم حضرتؑ فرمودند تیغ بر نفس خود
بزن کہ در گمراہی نیفگند و ناصر مہدیؑ کساں
مہدی خدای است پس تلقین شد و
ملا نورکوزگر نیز تربیت شدند و در انجا
بسیار کساں تارکان دنیا و طالبان حق
واصل مولیٰ شدند و صحبت حضرت میرانؑ
اختیار کردند اما مقام آں سرور در فرح
بیرون شہر در باغ بود میر ذوالنون
ہر چند سعی کرد کہ درون شہر بیاید
نیامدند تا زمانیکہ میراں سید محمودؓ بندگی میاں
سید خوندمیرؓ و بندگی میاں نعمتؓ و میاں عبدالمجیدؓ

حملہ کیا پھر ادب اور تواضع سے آنحضرتؑ کے سامنے
شمشیر رکھدی اس کے بعد ایک عقلمند وزیر نے
جس کا نام مولانا نورکوزگر تھا بلند آواز سے کہا کہ
اگر مہدیؑ کا آنا ہے تو پس یہی ذات مہدی موعودؑ
ہے وگرنہ مہدی ہرگز نہیں آئیگا میں نے تصدیق کی
میر ذوالنون نے کہا میں نے بھی تصدیق کی اور میں
اس مہدیؑ کا مصدق ہوں مہدیؑ کا نوکر اور ناصر
ہوں اور مہدیؑ کا غلام ہوں جہاں تلوار چلانے کی
ضرورت ہوگی تلوار چلاؤنگا اور مہدیؑ کے مخالفوں
کو قتل کرونگا حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ اپنے نفس
پر تلوار مار کہ گمراہی میں نہ ڈالے مہدی اور مہدویوں
کا ناصر خدا ہے پس میر ذوالنون تلقین ہوا اور ملا نور
کوزگر بھی تربیت ہوئے اور وہاں بہت سے اشخاص
تارکان دنیا طالبان خدا ہو کر خدا کے دیدار سے
مشرف ہوے اور حضرت مہدیؑ کی صحبت اختیار کی
لیکن فرح میں آنسرورؑ کا مقام بیرون شہر باغ
میں تھا میر ذوالنون نے شہر میں آنے کی بہت
کچھ کوشش کی لیکن میراں سید محمودؓ بندگی میاں سید خوندمیرؓ
بندگی میاں نعمتؓ میاں عبدالمجیدؓ میاں ابو محمدؓ

التفات نکرد، جای نداد در اثنا حضرت میرانؑ
فرمودند سرجا کہ بیا بید بنشینید فی الحال
در خاک بنشست حضرتؑ دعوت شروع کردند
بادب دعوت شنیدن گرفت بعدہٗ فرمودند
نزدیک بیا نزدیک آمد باز فرمودند نزدیکتر
بیا نزدیکتر آمدہ عرض کرد اگر خوند کار مہدی
لغوی باشند معقول است اگر اصطلاحی باشند
برہان باید نمود فرمودند برہان نمودن کار
حقتعالی است و بر بندہ تبلیغ است
باز میر ذوالنون گفت در حدیث آمدہ است
کہ بر مہدیؑ شمشیر کار نکند فرمودند کہ کار
او بریدن است و کار آب غرق کردن
و کار آتش سوختن است اما بر مہدی
کسے قادر نشود بیا آزمائید گفتہ
شمشیر خود پیش او بداشتند میر ذوالنون
شمشیر برداشتہ برخاست و دست بالا
کرد دستش سنج شد پس بدست دیگر گرفت و
برداشت آن نیز سنج شد رویش سبز شد بیہوش گشتہ
بیفتاد حضرتؑ دستش گرفتہ ہوشیار کردند باز

ہی یک بیک گھوڑے سے اتر کر حضرت مہدیؑ
کے قریب بیٹھنے کا ارادہ کیا کسی صحابیؓ نے نہ
تو اسکی طرف توجہ کی اور نہ اسکو جگہ دی اسوقت
حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ جہاں جگہ پاؤ بیٹھ جاؤ
اسی وقت زمین پر بیٹھ گیا حضرتؑ نے قرآن کا
بیان شروع فرمایا تو ادب کے ساتھ بیان سننے
لگا اس کے بعد امامؑ نے فرمایا کہ نزدیک آ
پھر فرمایا کہ زیادہ نزدیک آ بہت نزدیک آکر
عرض کیا اگر خوند کار لغوی مہدی ہیں تو معقول
ہے اگر اصطلاحی مہدی ہیں تو دلیل دکھانا چاہیئے۔
فرمایا کہ دلیل دکھانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے اور بندہ پر
تبلیغ ہے پھر میر ذوالنون نے کہا حدیث میں آیا ہیکہ
مہدیؑ پر شمشیر کام نہیں کریگی امامؑ نے فرمایا شمشیر کا کام
کاٹنے کا ہے اور پانی کا کام ڈبانے کا ہے اور آگ کا
کام جلانے کا ہے لیکن مہدیؑ پر کوئی قادر نہوگا آزما
کہکر اپنی شمشیر اس کے سامنے رکھدی میر ذوالنون شمشیر لیکر
اٹھا اور ہاتھ اونچا کیا اسکا ہاتھ سنج ہوگیا پس دوسرے
ہاتھ میں شمشیر لیکر اٹھایا وہ ہاتھ بھی سنج ہوگیا چہرہ سبز ہوکر بیہوش ہوکر گرا
حضرت مہدیؑ نے اسکا ہاتھ پکڑ کر ہشیار کیا اسی طرح تین بار

بہ دید چیزی مقصود خدا ہی ہست پس
ہمراہ آں زناں بہ نہر والہ رفتند ہمراہ
میاں نظام غالب قاضی و خطیب نہر الہ
ہر دو تصدیق کردہ تارک دنیا شدہ
عہدہ خود گذاشتہ بملازمت حضرتؑ
پیوستند پس چونکہ در فرح ملاقات
شد فرمودند چنیں کساں را مہدی
باید گفت پس بدانید کہ سرور خاں
حاکم قلعہ اورا درد شکم گرفتہ بود
بملازمت حضرتؑ عرض رسانیدہ کہ
میرانجی بندہ را عفو فرمایند کہ
نہایت آزاری رسیدہ است چیزی
پسخوردہ عنایت فرمایند تا از برکت
آں بعافیت رسم فرمودند ما حکیم
نیستیم کہ چیزی ادویہ بدانیم بعدہ
بندگی میاں نظامؓ عرض کردند خوندکار
رحمۃ للعالمین ہستند چیزی ستاری
کنند و پسخوردہ خویش معاونت بخشند
بعدہ پسخوردہ آب دادند بمجرد نوشیدن درد

امامؑ نے فرمایا کہ بندگان خدا بھاگ گئے تھے پھر آگئے
ہیں شام کی نماز کے بعد فرمایا میاں نظام تم جاؤ
اس میں کچھ خدا کا مقصود ہے پس ان عورتوں کے
ہمراہ نہر والہ گئے. جب میاں نظام غالب نہر والہ سے
واپس ہوئے تو نہر والہ کا قاضی اور خطیب دو نو
حضرت مہدیؑ کی تصدیق اور ترک دنیا کر کے اپنے
اپنے عہدوں کو چھوڑ کر حضرت کی خدمت میں حاضر
ہو گئے پس جب فرح میں امامؑ سے ان کی ملاقات
ہوئی تو فرمایا کہ ایسے اشخاص کو مہدی (ہدایت یافتہ)
کہنا چاہیئے پس جانو کہ حاکم قلعہ سرور خاں کے
پیٹ میں جب درد شروع ہوا تھا تو حضرت مہدیؑ
کی خدمت میں عرض کروایا کہ میرانجی بندہ کا قصور
معاف فرمائیں کہ بہت تکلیف ہو رہی ہے کچھ
پسخوردہ عنایت فرمائیں تا کہ اس کی برکت سے
صحت پاؤں۔ امامؑ نے فرمایا کہ ہم حکیم نہیں ہیں کہ کچھ
دواؤں کو جانیں اس کے بعد بندگی میاں نظامؓ نے
عرض کیا کہ خوندکار رحمۃ للعالمین ہیں کچھ ستاری
کریں اور اپنا پسخوردہ عنایت فرمائیں اس کے بعد
حضرتؑ نے پانی کا پسخوردہ دیا پیتے ہی درد کم ہو گیا

میاں ابو محمد و میاں شیخ محمد کبیرؓ و میاں یوسفؓ
در گجرات رواں شدہ بودند بیاید بعد از
آمدن ایشاں در شہر آمدند در رچ کہ قصبہ بود
دراں جا دائرہ لابدی بستند چند خانہا کہ خدا
رسانیدہ بود دراں اقامت نمودند بعد از
داخل شدن در فرح دو سال و پنج ماہ حیات
آنحضرتؑ ماند و نیز از ٹھٹھہ میاں نظام غالبؓ را
بہ نہر والہ فرستادند برائے آنکہ سہ کس پیرزناں
بودند گفتند کہ میرانجی دختران ما طلب
بسیار دارند کہ اگر شما می آئید تا ما نیز در
صحبت میرانؑ مشرف شویم فرمودند پیر
گفتند یک برادر را ہمراہ ما بدہید فرمودند
کدام کس ہمراہ شما بدہیم گفتند میاں
نظام غالب را بدہید میاں نظام شنیدؓ
ہمہ روز گم شدند مبادا کہ مرا ہمراہ ایشاں
بدہند و بفرستند تا بعید شوم چوں
بوقت عصر آمدند در بیان حضرتؑ فرمودند
بندگاں گریختہ بودند باز آمدند بعد
ادائے نماز شام فرمودند میاں نظام شما

میاں شیخ محمد کبیر اور میاں یوسف رضی اللہ عنہم
جو گجرات گئے تھے ان کے واپس ہونے تک امامؑ شہر
میں نہیں آئے ان کے آنے کے بعد شہر میں آئے
اور قصبہ رچ میں ضرورت کے موافق دائرہ باندھا
اور چند گھر جو خدا تعالیٰ نے دیا تھا ان میں اقامت
فرمائی شہر فرح میں داخل ہونے کے بعد آنحضرتؑ کی
حیات مبارک دو سال پانچ مہینے ہوئی۔ نیز حضرت
مہدیؑ نے میاں نظام غالبؓ کو نگر ٹھٹھہ سے نہر والہ
روانہ فرمایا تھا اس کا سبب یہ تھا کہ تین ضعیف
عورتوں نے امامؑ سے کہا میرانجی ہماری لڑکیاں بھی
خدا کی طلب بہت رکھتی ہیں اور ہم کو کہلا بھیجی ہیں کہ
اگر تم آئے تو ہم بھی حضرت مہدیؑ کی صحبت سے مشرف
ہوتے ہیں۔ امامؑ نے فرمایا کہ جاؤ۔ ان عورتوں نے کہا کہ
ایک بھائی کو ہمارے ہمراہ کر دیجئے امامؑ نے فرمایا کس کو
تمہارے ہمراہ کروں۔ کہا میاں نظامؓ غالب کو۔ میاں
نظام غالب یہ بات سنکر تمام دن غائب رہے اس
خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ مجھ کو ان کے ہمراہ کر دیں
اور میں حضرتؑ کی صحبت سے دور ہو جاؤں جب
میاں نظام عصر کے وقت آئے تو بیان کے موقع پر

بیان یکدیگر اتفاق کردند وقتیکه با مہدیؑ
سوال کنند بجز ملا علی فیاض دیگر کس سخن نکند
پس چونکہ بملازمت حضرتؑ رسیدند آنسرورؑ
بیان کلام اللہ شروع کردند تا سہ آیت
پس ایشان سوال کردند شما خود را مہدی
میگویانید فرمودند بندہ نمی گویاند
بلکہ فرمان حضرت عزت در رسد
کہ ترا مہدی موعود کردیم و تو مہدی
موعود آخر الزمان ہستی باز سوال کردند
شما مذہب چہ دارید فرمودند مذہب ما
کتاب اللہ و سنت محمد رسول اللہؐ باز
پرسیدند کہ بیان بکدام تفسیر میکنید
فرمودند بندہ تفسیر مراد اللہ بیان
میکند ہر تفسیری و جز آن با بیان این
بندہ موافق آید صحیح دیگر غلط است باز
پرسیدند کہ دعوی رویت میکنید
و خلق را ہم برویت میخوانید آنحضرتؐ
آیت ہائی قرآن کہ بر جواز رویت آمدہ اند
بقواعد علم بدو تطبیق دادہ بزبان

بعد تحقیق چار سوال اخذ کر کے روانہ ہوئے اور
آپس میں اتفاق کیا کہ جس وقت مہدیؑ سے
سوال کریں ملا علی فیاض کے سوائے دوسرا شخص
بات نہ کرے پس جب حضرت مہدیؑ کی خدمت
میں پہنچے آنسرورؑ نے قرآن کا بیان شروع فرمایا
اور تین آیتوں کا بیان کیا پس علما نے (۱) سوال
کیا کہ آپ خود کو مہدی موعودؑ کہلاتے ہو۔ امامؑ نے
فرمایا کہ بندہ نہیں کہلاتا ہے بلکہ فرمان خدا ہوتا ہے
کہ ہم نے تجھکو مہدی موعود کیا ہے اور تو مہدی موعود
آخر الزماں ہے (۲) پھر سوال کیا کہ آپ کیا مذہب
رکھتے ہو فرمایا کہ ہمارا مذہب کتاب اللہ اور سنت
محمد رسول اللہؐ ہے (۳) پھر پوچھا کہ آپ کس تفسیر
قرآن کا بیان کرتے ہو فرمایا کہ بندہ مراد اللہ کی تفسیر
بیان کرتا ہے جو تفسیر اور اس کے سوائے جو بات
اس بندہ کے بیان کے موافق ہے صحیح ہے ورنہ
غلط ہے (۴) پھر پوچھا کہ آپ خدا کے دیدار کا
دعوی کرتے ہو اور خدا کو دیکھنے کے لئے مخلوق کو
بلاتے ہو۔ آنحضرتؐ نے جو آیتیں دیدار کے جواز
میں آئی ہیں ان کو علمی قواعد سے تطبیق دے کر

مقطوع شد در حال آمده تلقین شده باز گشتند
و بسیار مہمانی فرستاد بعد از ثلث یوم قبول
نفرمودند پس چندان که علما باللہ مصدقان
موعودؑ بودند بشہر ہرویس سلطان حسین
شاہ خراسان نامہ ارسال داشتند که
مایان تا یک سال در دعوی مہدیت حضرت
میران سید محمد مہدی موعودؑ بحث کردیم
آخر الامر بانص و باخبر ثبوت نمودیم که این
ذات مہدی موعودؑ حق است تصدیق کردیم
سلطان مذکور چہار علما یکی شیخ علی فیاض
دوم ملا درویش محمد سوم حاجی محمد ہر دو
خراسانی چہارم عبد الصمد ہمدانی را طلب کرد
گفت که این دعوی عظیم است بخوبی
تحقیق باید کرد اگر صادق آید اطاعت باید
در زید عرض کردند که ما را نیز تامل باید کرد
و چنین حجت باید که بے انقطاع باشد
بعده فرصت دو ماه خواستند و گفتند که
کتب خانہ بما تسلیم سازند تا بخوب وجه
باید دید ہمچنان چہار سوال اخذ کرده سوار شدند

اسی وقت سرور خاں حاضر خدمت ہو کر تربیت ہو کر
واپس ہوا اور مہمانی کے لئے بہت سے اشیاء
روانہ کیا تین روز کے بعد امامؑ نے قبول نہیں فرمایا
پس جتنے علماء باللہ مہدی موعودؑ کی تصدیق
سے مشرف ہوئے تھے شہر ہرویس سلطان حسین شاہ
خراسان کے نام پر خط روانہ کیا کہ ہم سب نے ایک
سال تک حضرت میراں سید محمد مہدی موعودؑ کے
دعوے مہدیت کے متعلق بحث کیا آخر کار ہم نے
قرآن اور حدیث سے ثابت کیا ہے کہ یہی ذات
مہدی موعودؑ حق ہے ہم نے تصدیق کر لی سلطان
مذکور نے چار علماء یعنی اول شیخ علی فیاض دوم
ملا درویش محمد سوم حاجی محمد ہر دو خراسانی چہارم
عبد الصمد ہمدانی کو طلب کر کے کہا کہ یہ دعوی بڑا
ہے اچھی طرح تحقیق کرنی چاہیئے اگر صادق ثابت
ہو تو اطاعت قبول کرنی چاہیئے. علماء مذکور نے
عرض کیا کہ ہم کو بھی فکر کرنی چاہیئے اور ایسی حجت
چاہیئے کہ منقطع نہ ہو اس کے بعد انھوں نے دو مہینے
کی مہلت طلب کی اور کہا کہ کتب خانہ ہمارے
حوالے کیا جائے تا کہ اچھی طرح تحقیق کریں اور

دور بود بہ چند منازل جان بجاناں سپرد
حضرت را جنازہ سلطان در فرح معاینہ
نمودند آنحضرتؑ با جماعت صحابہ بر و نماز جنازہ
ادا کردند۔ روزے ملک گوہر ہمراہ حضرت
آفتابہ آب گرم گرفتہ در صحرا رشدہ بودند
در آنجا کوہ ہا کہ بودند ہمہ طلای خالص شدہ
بودند و ریگ جویہا تمام جواہر بے بہا گشتہ
فرمودند اے ملک اگر شما را چیزے در کار
باشد بگیرید عرض کردند واللہ مرا ہیچ
نباید پس فرمودند کہ یکمشت گرفتہ ہر ہمہ
کس را بنمائید و بگوئید کہ ہر کس را ایں
چیز حاجت باشد مباح است ہمہ ہا را
بنمودند ہمہ کس جواب دادند کہ ہیچ حاجت
نیست ملک مذکور پیش حضرتؑ عرض کردند
ہیچکس ازیں اشیا ملتفت نیست فرمودند
ہر کہ خدائے را خواہد مال را نخواہد و ہر کہ
مال را خواہد او خدائے را نخواہد پس
مہدی از زمین مال برآوردہ بکہ دہد
نادانان نہ دانند کہ ایں صفت دجال است

چونکہ راستہ دور تھا چند منازل کے بعد جان جاناں
کے حوالہ کی اور سلطان کا جنازہ فرح میں دکھایا
گیا تو امام مہدی موعودؑ نے صحابہؓ کی جماعت کے
ساتھ سلطان کے جنازہ کی نماز ادا فرمائی۔ ایک
روز ملک گوہرؓ امام مہدی موعودؑ کے ہمراہ گرم پانی
کا لوٹا لئے ہوئے جنگل میں جا رہے تھے اس جنگل
میں جتنے پہاڑ تھے خالص سونا ہو گئے اور ندیوں
کی تمام ریت جواہر بے بہا بن گئی امامؑ نے فرمایا اے
ملک گوہر اگر تم کو کوئی چیز درکار ہے تو لے لو۔ عرض
کیا خدا کی قسم مجھ کو کوئی چیز نہیں چاہیئے پس
فرمایا کہ ایک مٹھی لیکر تمام صحابہؓ کو دکھا دو اور کہو کہ
جس شخص کو اس چیز کی ضرورت ہے جائز ہے تو
تمام صحابہؓ نے جواب دیا کہ ہم کو ان جواہرات کی کوئی
ضرورت نہیں۔ ملک گوہرؓ نے امامؑ سے عرض کیا کہ
کسی صحابی نے ان جواہرات کی طرف توجہ نہیں کی
تو امام مہدی موعود آخر الزماں خلیفۃ الرحمٰن خاتم
ولایت محمدی صلعم نے فرمایا کہ جو شخص خدا کو چاہتا ہے
مال کو نہیں چاہتا اور جو شخص مال کو چاہتا ہے خدا
کو نہیں چاہتا پس مہدیؑ زمین سے مال نکال کر

اوشاں دیدن خدای را در دنیا ثابت کردند
باز فرمودند در شرع قاضی بچند گواہ راضی
می باشد گفتند بدو گواہ فرمودند اینک
محمد رسول اللہ و اینک ابراہیم خلیل اللہ
ایستادہ اند بپرسید و یکی بندہ نیز شاہد
است فی الحال مولانا علی جاذب شدہ
تصدیق کردند و گفتند واللہ مارا ہمیں
یک گواہ بندہ است دیگر ہر سہ کس نیز
آمنا و صدقنا آغاز کردند اما سہ علماء
بصحبت لازم شدند و مولانا عبدالصمد را
پیش سلطان فرستادند و اخبار تصدیق
موعود باو رسانیدند بعد سمع واقعہ
سلطان مذکور تصدیق کردہ سوار شد
و نامہ نوشتہ فرستاد کہ حسین غلام را
خدام از آن خویش پندارند بمنزل
اول نامہ نوشتہ ام اگر حیات باقی است
بملازمت خواہم پیوست و از ہر منزل جاسوس
پیشتر می دوانید ہمچنیں تا سہ منزل
بیامد از حرارت تپ متحیر گشت لاکن راہ

ان علماء کی زبان سے دنیا میں خدا کے دیکھنے کو
ثابت کر دیا پھر امامؑ نے فرمایا کہ شرع میں قاضی
کتنے گواہوں پر راضی ہوتا ہے علماء نے کہا دو
گواہوں پر راضی ہوتا ہے۔ امامؑ نے فرمایا کہ یہ محمد
رسول اللہ اور یہ ابراہیم خلیل اللہ کھڑے ہیں پوچھو
اور ایک یہ بندہ بھی گواہ ہے۔ اسی وقت مولانا
علی نے جاذب ہو کر تصدیق کر لی اور کہا کہ خدا کی
قسم ہمارے لئے یہی ایک گواہ کافی ہے دوسرے
تینوں علماء نے بھی آمنا و صدقنا شروع کیا اور
تین علماء نے حضرت مہدیؑ کی صحبت اختیار کی
اور مولانا عبدالصمد کو سلطان کے پاس روانہ کیا
اور مہدی موعودؑ کی تصدیق کرنے کی خبر سلطان
کو پہنچائی اس کیفیت کو سننے کے بعد سلطان حسین
نے بھی تصدیق کر کے حضرتؑ کی خدمت میں جانے
کے لئے روانہ ہوا اور خط لکھ کر بھیجا کہ حسین
غلام کو خدام اپنا سمجھیں پہلی منزل سے خط لکھا ہوں
اگر حیات باقی ہے تو خدمت میں حاضر ہونگا اور
ہر منزل سے قاصد کو آگے دوڑاتا تھا اسی طرح
تین منزل تک آیا بخار کی حرارت سے متحیر ہو گیا

تسلیم سازد کہ ہیچ اختیار نباشد پس آں زمانی کہ
حضرتؑ در قصبۂ رج در آمدند و اقامت فرمودند
دراں ساعت ایں نقل فرمودند مہدیؑ مہدویاں
را ہیچ جائے و ماوای و مسکن و مالوف نیست
انشاء اللہ ہمارے کوئی جائے ہمارے مریں
مہدی و مہدویان تا قیام قیامت باشند
بجز تفریط و افراط حضرتؑ برائے نماز آدینہ
سوار شدندے یک روز میرانسید محمودؓ پس پشت
حضرتؑ بودند ناگاہ بمقابلہ گشت حضرتؑ بیامدند
میرانعلیہ السلام سوی میرانسید محمود نظر کردہ
فرمودند بھایا پیشتر روید یا پستر شوید چنانچہ
نقل مذکور و مظہور است پس چونکہ نماز ادا نمودند
نیت وتر بصوت اعلیٰ خواندہ ادا فرمودند در
آں مجمع علماء مولانا گل و مولانا محمود و مولانا
عبدالشکور حاضر بودند میان خود گفتند ایں ذات
مہدی موعود حق است آئندہ آدینہ نخواہد
آمد چوں از نماز فارغ شدند علماء مذکور پیش
حضرتؑ عرض کردند نام خوندکار چیست و روز
تولد خوندکار کدام و روز رحلت خوندکار کدام خواہد شد

حوالے کردیں کہ کچھ اختیار نہ رہے پس جس زمانہ میں
کہ حضرتؑ نے قصبہ رج میں تشریف لیجا کر اقامت
فرمائی اس وقت یہ نقل فرمائی کہ مہدی اور مہدویوں کے
لئے کوئی جگہ اور جائے پناہ اور گھر اور الفت کا مقام
نہیں انشاء اللہ تعالیٰ جو ہمارے ہیں مفلس مر گئے
مہدی اور مہدویان قیامت قائم ہونے تک رہیں گے
حضرت مہدی بغیر تفریط و افراط کے نماز جمعہ کے
لئے تشریف لیجاتے ایک روز میرانسید محمودؓ حضرت
مہدیؑ کے پیچھے تھے یکایک حضرتؑ کے منہڈ سے
کے مقابل آگئے حضرت مہدیؑ نے میرانسید محمودؓ کی
طرف نظر کرکے فرمایا کہ بھایا آگے بڑھو یا پیچھے ہو جاؤ
چنانچہ نقل مذکور مشہور ہے پس چونکہ حضرت مہدیؑ
نے جمعہ کی نماز ادا فرمائی تو وتر کی نیت بلند آواز
سے کرکے وتر کی نماز بھی ادا فرمائی۔ علماء کے اس
مجمع میں مولانا گل اور مولانا محمود اور مولانا عبدالشکور
حاضر تھے آپس میں کہنے لگے کہ یہ ذات مہدی موعودؑ
حق ہے آئندہ جمعہ کو نہیں آئیگا۔ جب نماز سے فارغ
ہو چکے تو علماء مذکور نے حضرتؑ سے عرض کیا کہ خوندکار
کا نام کیا ہے اور خوندکار کی پیدائش کا دن کونسا ہے

روزی میاں عبدالوہاب پانی پتی پیش حضرتؑ
تعریف عین القضات کردند کہ بہتر عیسٰیؑ مردہ را
قم باذن اللہ گفتہ زندہ کردی و عین القضات
قم باذنی گفتہ زندہ کردند فرمودند کہ درمیان عیسٰیؑ
جز خدا ہیچ باقی نبود و میان عین القضات چیزی
نشانی ہستی باقی بود روزی میاں عبداللہ نعوذی
عرض کردند کہ در خانوادہ شہروردی برای دلاسای
نفس چیزی زر در کمر باید بست و خواجگان چشت
آنچہ خدا دہد ہمہ را ہماں روز بخورند و بخورانند
آنچہ باقی ماند آں را بزمین بدارند فرمودند مقصود
ہر دو خوب است لیکن در سخن ہر دو بوی منی
می آید اتباع کلام اللہ محمد رسول اللہ چیزی
ادا نہ کردند زیرا چہ بخل و اسراف ہر دو ناجائز است
قال اللہ تعالیٰ لم یسرفوا و لم یقتروا (جزو ۱۹ رکوع ۴)
کمال درویشی در آن ست کہ خود را سر خدا چناں

کس کو دیگا نادان لوگ نہیں جانتے زمین سے مال نکالکر
لوگوں کو دیکر گمراہ کرنا دجال کی صفت ہے[له] ایکروز میاں
عبدالوہاب پانی پتیؒ نے حضرت مہدیؑ کے حضور میں عین القضاۃ
کی تعریف کی کہ حضرت عیسٰیؑ مردہ کو اٹھہ اللہ کے حکم سے کہکر زندہ
کرتے تھے اور عین القضاۃ میرے حکم سے اٹھ کہکر زندہ
کرتے تھے تو امامؑ نے فرمایا کہ عیسٰیؑ کے درمیان خدا کے سوا کوئی
چیز باقی نہ تھی اور عین القضاۃ کے درمیان کچھ ہستی کی نشانی باقی
تھی ایکروز میاں عبداللہ نعوذی نے عرض کیا کہ سہروردی
خانوادہ میں نفس کی تسلی کیلیے کچھ زر کمر میں باندہنا چاہیے اور
خواجگان چشت کے پاس جو کچھ خدا دیتا ہے اسی روز کھاتے اور
کھلاتے ہیں کچھ باقی رہ جاتا ہے تو زمین میں دفن کر دیتے ہیں امامؑ نے فرمایا
دونوں کا مقصود اچھا ہے لیکن دونوں کے کلام میں ہستی کی بو آتی ہے
کلام اللہ اور محمد رسول اللہ کی اتباع سے کچھ ادا نہیں کیے اس لیے کہ بخل اور اسراف
دونوں ناجائز ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہ فضول خرچی کریں اور نہ
تنگی کریں درویشی کا کمال یہ ہے کہ خود کو اس طرح خدا کے

[له] - حضرت نواس بن سمعان رض فرماتے ہیں رسول خدا صلعم نے دجال کا ذکر کرکے فرمایا "پھر ایک اور قوم کے پاس جائیگا اور انہیں (اپنی طرف) بلاویگا وہ لوگ اس کا قول رد کر دیں گے تو وہ ان کے پاس سے پھر جائیگا اور وہ لوگ قحط زدہ ہو جائیں گے ان کے ہاتھ میں کچھ اپنا مال نہو گا پھر دجال ویرانہ میں جائیگا تو ویرانہ سے (خطاب کرکے) کہیگا اپنے (دبے ہوئے) خزانے نکال ڈال چنانچہ تمام خزانے زمین سے نکلیں گے اس کے پیچھے لوگ اس طرح چلیں گے جیسے کہ شہد کی مکھیوں کے سردار کے پیچھے مکھیاں چلتی ہیں الخ" (ملاحظہ ہو مشکوٰۃ شریف مصدچہارم ترجمہ قیامت سے پہلے کی نشانیوں کا بیان صفحہ ۲۴۰ و ۲۴۱) مطبوعہ کرزن اسٹیم پریس دہلی)

نیز ہماں جا حاضر بودند عرض کردند کہ در خانۂ
من بستر بر زمین است و اینجا سریر است
پیرانؒ ہمیں جا باشند فرمودند کہ حق شما است
عرض کردند کہ حق خود بخشیدم فرمودند تا خدا نہ
بخشد بعدہ حملہ کردہ ایستادہ شدند بر اورا
بر کوچکی نشاندہ بخانہ بی بی ملکانؓ آوردند
تا حضرتؑ قرار گرفتہ فرمودند نحن معاشر
الانبیاء لا نرث ولا نورث پس روز
دوشنبہ وقت ضحیٰ نوزدہم ماہ ذی القعدہ
۹۱۰ھ ہجری قد امر اللہ لحبیبہ یا عبدی
انا قائم الیک واصلی علیک واسرع
الیّ حتی اشربک شربۃ بیدی ودع
نفسک فی ذکری تعالیٰ علی اعلیٰ صدری
ثم نکس راسہ لقضاء اللہ تعالیٰ فلما قبض
ملک الموت روح المطہر اھتزت العرش
والکرسی والارض والسماء وما بینہما پس
درمیان اہل فرح و ریح اختلاف برخواست اہل فرح
گفتند قلنا کلان استیفری بریم و اہل ریح گفتند
بزمین ما واصل حق شدند ہمیں جا بداریم بعدہ

ملکانؓ بھی وہیں حاضر تھیں عرض کیں کہ میرے گھر میں
بستر زمین پر ہے اور یہاں تخت ہے لہذا میرانؒ
اسی جگہ رہیں۔ فرمایا کہ تمہارا حق ہے۔ عرض کیں
میں اپنا حق بخشی۔ امامؑ نے فرمایا ہرگز خدا نہ بخشے
اس کے بعد حملہ کر کے کھڑے ہوگئے صحابہؓ چارپائی
پر بٹھا کر بی بی ملکانؓ کے گھر لے گئے۔ حضرتؑ نے
آرام لیکر فرمایا کہ ہم انبیاء کی جماعت سے ہیں ہم
کسی کے وارث ہیں اور نہ کوئی ہمارا وارث ہے پس
پیر کے روز پہر دن چڑھے ۱۹ ماہ ذیقعدہ ۹۱۰ھ
میں اپنے حبیب کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اے
میرے بندے میں تیری طرف متوجہ ہوں اور تجھ پر
درود بھیجتا ہوں میرے پاس جلدی آ تاکہ میں
اپنی قدرت کے ہاتھ سے تجھے شربت پلاؤں اور
چھوڑ اپنی جان کو میرے ذکر میں اور میرے قرب کے
اعلیٰ مقام پر آ پس جھکایا اپنا سر اللہ تعالیٰ کے
حکم کے سامنے پس جب ملک الموت نے روح مطہر کو
قبض کی تو عرش کرسی زمین اور آسمان اور جو کچھ
ان کے درمیان ہے لرزنے لگے۔ پس اہل فرح اور
ریح کے درمیان اختلاف پیدا ہوا اہل فرح نے

فرمودند نام بندہ سید محمد بن سید عبد اللہ
و روز تولد ما و دعوت ما و رحلت ما دوشنبہ
است پس ہمہ علما بیعت نمودہ تصدیق
کردہ و ہمراہ آنحضرتؑ بیامدند ہماں
روز حضرتؑ را اثر زحمت پیدا شدہ تب
بیامد آں روز نوبت بی بی ملکانؓ بود روز
دیگر بہ نوبت بی بی بونجیؓ رواں شدند و
دست خود بر دست میراں سید محمودؓ داشتہ
تشریف آوردند بی بیؓ عرض کردند چیزی
آش بکنم میراں تناول فرمایند فرمودند
القوۃ یا لغیر لا یقال لہا قوۃ باز فرمودند
المفلس فی امان اللہ بندہ ہیچ ندارد
مگر شصت شمشیر ہا کہ از آں حضرتؑ مہاجرانؓ
را مستعار دادہ بودند اشارت بخشش نمودند
چوں وقت نوبت بی بی ملکانؓ شد فرمودند ما را
بخانہ بی بی ملکانؓ ببرید یاراں روئے
یکدیگر دیدند کہ حضرتؑ دریں وقت بسیار
معذور اند اگر ہمیں جا باشند خوب است
باز حکم کردند یاراں تامل نمودند چوں بی بی ملکانؓ

اور خوندکار کی رحلت کس دن ہوگی امامؑ نے فرمایا کہ
بندہ کا نام سید محمد بن سید عبد اللہ ہے اور ہماری
پیدائش اور دعوت اور رحلت کا دن دوشنبہ
ہے پس تمام علما بیعت اور تصدیق کرکے آنحضرتؑ
کے ہمراہ ہوگئے اسی روز حضرتؑ پر زحمت کا اثر
ظاہر ہوکر بخار آگیا وہ روز بی بی ملکانؓ کی باری
کا تھا دوسرے دن بی بی بونجی کی باری کی ادائی
کے لئے روانہ ہوئے اور اپنا ہاتھ میراں سید محمودؓ
کے ہاتھ پر رکھے ہوئے تشریف لیگئے بی بیؓ نے
عرض کیں کہ کچھ آش بنا کر لاتی ہوں حضرتؑ تناول
فرمائیں۔ امامؑ نے فرمایا کہ غیر اللہ کی قوت کو قوت
نہیں کہتے۔ پھر فرمایا کہ مفلس اللہ کی امان میں ہے
بندہ کچھ نہیں رکھتا ہے مگر حضرتؑ کی ساٹھ شمشیریں
جو مہاجرینؓ کو مستعار دی گئی تھیں انکو بخشدینے
کے لئے اشارہ فرمایا جب بی بی ملکانؓ کی باری
کا وقت آیا تو فرمایا کہ ہمکو بی بی ملکانؓ کے گھر لیچلو
صحابہؓ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے کہ حضرتؑ اس وقت
بہت معذور ہیں اگر اسی جگہ رہیں تو بہتر ہے۔
پھر امامؑ نے حکم کیا تو صحابہؓ نے تامل کیا چونکہ بی بی

خلافت کردہ جان بجانان سپردند و بعد از
وفات میران سید محمودؓ بندگیمیاں سید خوندمیرؓ
دہ سال حیات یافتند بعدہٗ قاتلوا وقتلوا
شد بعد از وفات بندگیمیاں سید خوندمیرؓ پنج
سال حیات ہر دو خلفاء الراشدین بندگیمیاں
نعمتؓ و بندگیمیاں نظامؓ شدہ است و بعد از
رحلت ہر دو خلفاء مذکور نہ سال حیات بندگیمیاں
دلاورؓ ماندہ است لیکن در خلافت ہر پنج از این
خلفاء ہزاراں طالبان حق و واصلان ذات
مطلق گشتند و یکیک ہادی خدا بینا و مرشد
اہل حق می شدند اللھم احینی فی ہذہ
الطائفۃ و امتنی فی ہذہ الطائفۃ و
احشرنی یوم القیامۃ فی ہذہ الطائفۃ
بحرمۃ الکلمۃ الطیبۃ والتصدیق
وبرحمتک یا ارحم الراحمین ۔
(تمت النسخۃ بعون اللہ الملک الوھاب)

کامل دس سال خلافت کر کے جان جانان کے
حوالے کی میراں سید محمودؓ کی وفات کے بعد
بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے دس سال حیات
پائی اس کے بعد قاتلوا وقتلوا کا ظہور ہوا بندگیمیاں
سید خوندمیرؓ کی وفات کے بعد ہر دو خلفاء راشدین یعنی بندگی
میاں نعمتؓ اور بندگیمیاں نظامؓ کی حیات پانچ سال
ہوئی اور ہر دو خلفاء مذکور کی رحلت کے بعد نو سال
بندگیمیاں دلاورؓ کی حیات ہوئی ان پانچوں خلفاء
راشدین کے دور خلافت میں ہزاروں طالبان حق
اور واصلان ذات مطلق ہوئے اور انمیں کا ہر فرد ہدایت
کرنے والا خدا کو دیکھنے والا اور مرشد اہل حق ہوا یا اللہ
مجھکو اس جماعت مہدویہ میں جلا اور اس جماعت مہدویہ میں
مار اور قیامت کے دن میرا حشر اس جماعت مہدویہ میں کر
کلمہ طیبہ محمدؐ اور تصدیق سید محمد امام مہدی موعودؑ کی حرمت
اور تیری رحمت سے اے رحم کرنے والوں میں بڑے رحم کرنیوالے
(تمام ہوا رسالہ اللہ ملک الوہاب کی مدد سے)

راقم الحروف
خاکپای گروہ امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
احقر العباد عرف گورے میاں مہدوی ساکن حیدرآباد دکن
سدی عنبر بازار محلہ پٹھان واڑی
المرقوم ۲ ربیع الثانی ۱۳۶۶ھ

(اشرف مہدی)

میرانسید محمودؓ بندگی میاں نظامؒ را فرستاده
گویانید ند نباید که منازعت کنید این
نعمت ما است هر جا که قابل ما آید آنجا
تو اهیم سپرد پس مختلفان سکوت کردند
چونکه حضرت امیرؑ را مستعد کرده بر جنازه
بداشتند و برداشته روان شدند
ما بین الفرح و رچ جای مسافت به
اشجار و انهار بود آنجا جنازه مبارک
چنان گران شد که یاران تحمل آن نتوانستند
بعده همون جا فرود آورده کسے که در ملک او
زمین مذکور بود او را طلب فرمودند و
گفتند که این زمین را به چند بها بدهی
تا حضرتؑ را بسپاریم مالک زمین بسیار
آه واه زده گفت که والله من تصدیق
حضرت مهدی علیه السلام کرده ام داین
زمین خدا رسانیده است زهی سعادت
این زمین که بران شاه جهان را مدفون میسازند
بعد از ان آنسرور را دفن نمودند بعد وفات
آنحضرتؑ میرانسید محمودؓ ده سال تمام

کہا کہ ہمارا قلعہ بڑا ہے ہم فرح کو لیجائیں گے اور
اہل رچ نے کہا کہ ہماری زمین پر داخل حق ہوئے ہیں
ہم اسی جگہ رکھیں گے اس کے بعد میرانسید محمودؓ نے
بندگیمیاں نظامؒ کو بھیجکر کہلایا کہ تم آپس میں جھگڑا
مت کرو یہ ہماری نعمت ہے جہاں ہمکو منظور ہو ہم
وہاں سونپیں گے پس اختلاف کرنے والوں نے
سکوت کیا۔ چونکہ حضرت مہدی موعودؑ کو تیار کرکے
پلنگ پر رکھے اور اٹھا کر روانہ ہوئے تو فرح اور
رچ کے درمیان جھاڑوں اور نہروں والی کشادہ
زمین تھی جہاں جنازہ مبارک اس قدر بھاری
ہو گیا کہ صحابہؓ اٹھا نہ سکے اس کے بعد اسی جگہ
نیچے اتار کر زمین مذکور جس کے قبضہ میں تھی اس کو
طلب کرکے کہا کہ یہ زمین کتنی قیمت میں دیتا ہے
اس میں ہم حضرتؑ کو سونپتے ہیں مالک زمین نے
واویلا کرکے کہا کہ خدا کی قسم میں نے حضرت مہدیؑ
کی تصدیق کی ہے اور یہ زمین خدا دیا ہے کیا ہی
سعادت ہے اس زمین کی کہ اس پر شاہ جہاں
کو دفن کرتے ہیں اس کے بعد آنسرورؑ کو دفن کئے
حضرت مہدیؑ کی وفات کے بعد میرانسید محمودؓ نے